دیوان جرأت

مصنفہ

شیخ قلندر بخش مرحوم جرأت

جسکو

سید فضل الحسن حسرت موہانی بی اے اڈیٹر اردوئے معلی

نے اپنے

اردو پریس واقع علی گڈھ میں چھاپا

اور شائع کیا

سنہ ۱۹۱۲ء

قیمت فی جلد ع
محصول ڈاک

[illegible]
عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نالۂ سوزوں سے مصرع آہ کا چسپاں ہوا
نقد یہ پہلا مطلع دیوان ہوا

صاف ظاہر ہو گئی بیتابی دل شکل سے
وہ بہو کا اپنی نظروں سے جو کچھ پنہاں ہوا

آگئے جو رقیب چکر سے سو مکدر ہو گئے
خاک ہو کر بھی غبار خاطر یاراں ہوا

اشک کے بدلے یہ دلیں آنکھ سے بہہ جائے
سیج یاں بستر یہ ایک اپنا ہی گریباں ہوا

گرچہ ہر قالب میں بجز اعضائے ذاتی ہیں
پر بنا جو درد کا پتلا وہی انسان ہوا

رتبہ بلبل بازیگا والا کا بس شب نہ پایا تھا
ہاتھوں سے جو گرتا تو وہ آنکھوں سے اٹھاتا

تھا تاکی یہ اپنے نہولنے نہ شکستہ میاں
آئیگا جو پیو نام تو رونا نہیں آتا

بیسیری و سے ہنوز اسکا بھور آہ
میں اسلئے روتا تھا کہ وہ مجھ کو ستاتا

تا ماقی دل اگر ایسا نہ گراتی
تو صدمہ غم کو تو میں خاطر میں لاتا

ہر چند کروں نالہ شبگیر بہت
پر مجھ کو تھی ہوک بجز نہ سوہ منہ دکھاتا

کون دیکھا بلا اسمیں ہوا سوائی کیا
خواب میں آنے کی بھی تم نے قسم کھائی کیا

شیخ جی ہم تو ہیں نادان پہ انکے لئے دو
ہم بھی پوچھینگے ہوئی آپ کی دانائی کیا

واہ میں اسنے آئے کو کہوں تم تو
میں تو حیراں ہوں نہ بات آپ کو سمجھ آئی کیا

حرف مطلب کو مرے شک بعد تا زیبا
ہم سمجھتے نہیں کہتا ہے تو سودائی کیا

دیکھئے کام کرو ان کے ہیں
مجھ میں جلوہ سے کہاں کیا

کچھ بھی مجھ کو نہ تیرا بد گمان بد لا
تیر سے سوجا مکان بدلا

قسمت نے ہم کو آخر لا دام میں پھنسایا
صیاد کے آشیان بدلا

الکدم وصال دیکر فرقت کے غم نے مارا
آخر لیا یہ خوب اسکا جہان بدلا

چپ چپ کے جیتا وہ اب پہچان ہی گیا
اپنا ہی دل نہیں وہ اس بن اگر و جنت

آہ کیونکر وہ خدا ہے وہ پیارا ہوتا
جسکے پاؤں ابھی ہو بیٹھ دیا وصل کی رات
محفل یار میں ایک ایک کا کیوں نہ تکتا منہ
شکر ہم سے نکل کے نہیں تو پیارے
شکر ہم آ گئے گھبرا کے نہیں چھپتے

ابر غم اے چشم گریاں جب بہا کر کھل گیا
تا ہوا [illegible] سے نہ پایا جب سے صیاد نے
جب سے پہلے جشن کو میا میں بیٹھا ہوا
پھر وہیں صیاد نے رفتہ کو محکم کر دیا
اشک سرخ آتے ہیں شاید دل کا پھوڑا آبلہ
بند سا کچھ ہو رہا تھا دل [illegible] سو آج
عقدہ دل نہ کھلا اس پہ انشا کو ضرور

غم روز [illegible] کہتا ہوں کچھ اس سے اگر اپنا
کر بیٹھتے ہیں محفل خوبان میں ہم عشق بہت
لاتا ہی تو ہمدم لگے آ جلد کر ہمسکو
کر رہ [illegible] کسی تو ارکو پہنچے
دکھا کہو نہ کہتا ہی عجب مشکل سے مجکو
کیا کیا اسے دیکھا تو [illegible] جرأت

تر [illegible] بستر سے یاں [illegible] نہیں سکتا
تھا [illegible] اس [illegible] دیکھا
بہت [illegible] ا بھرا

گو لاکھ [illegible] تمام وقت [illegible]
نہ کچھ زمین بدلی نہ آسمان بدلا

وہ نہیں ہم ہیں کہ جس سے وہ جدا ہوتا
اور کچھ کیونکہ بھلا اسکو گوارا ہوتا
بات کہنے کا اگر مجکو بھی یارا ہوتا
بیقراری نے ابھی میں سے پکارا ہوتا
سر اٹھا کر ابھی دیوار سے مارا ہوتا

[illegible] ہمارا آہ سب پھر کھل گیا
بلبل اٹھا ہی [illegible] قفس کا کسطرح در کھل گیا
وائے قسمت اپنی ہی کشتی کا لنگر کھل گیا
بیقراری میں مرا اگر ایک بخیہ [illegible] گیا
یار سے یہ عقدہ تو لے اے دیدہ تر کھل گیا
تجھے ہی سینہ پر آ [illegible] ایک [illegible] کھل گیا
جس کی اک انگلی [illegible] چھپ کر کھل گیا

[illegible] اپنا
سر زانو سے اٹھتا نہیں [illegible] اپنا
احوال نظر آئے ہے [illegible] اپنا
کچھ حال سناتا ہوں میں با چشم تر اپنا
کچھ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں منہ پھیر کر اپنا
یاں بس [illegible] آتا ہی [illegible] اپنا

گر بن [illegible] چوں [illegible] اٹھا نہیں سکتا
قدم آنے کو [illegible] اٹھ نہیں سکتا
کہ [illegible] اس [illegible] اٹھ نہیں سکتا

گر کیا تھا بار عشق اک دن جو اُسنے پشت پر اپنے　سوا اُسکے مرد میں سے آسمان کا اٹھ نہیں سکتا

خدا شاہد ہے اسکا دو جہاں سے بل اُٹھا سکتے　خیال ایسے سے پر کوئی بتان کا اٹھ نہیں سکتا

علیل ایسا ہوں جگر افسردہ ساں یوں ناتوانی سے　کہ کچھ ویسے دہاں شور فغاں کا اٹھ نہیں سکتا

چلا جاؤنگا کہ وہ کب سے جو آفت ہے کالی　ادب سے ہاتھ بھی مجھ بلبلا تھا اٹھ نہیں سکتا

ہوا ایجاد جو یہ نقشا ترے بیمار ہجراں کا　کہ جسنے کہو کر منہ اُسکا دیکھا بس یہی تھا

جنوں نے دیکھ یہ رتبہ میرے حال پریشاں کا　قدم بوسی کو آیا چاک تا دامن گریباں کا

خدا جانے کریگا چاک کس کس کے گریباں کو　ادا سے اُسکا چلنے میں اُٹھا لینا یہ دامن کا

گیا وہ ملنے دو ساں جو خو بو کے محلہ میں　وہ کس کس نے نہ اُسکو دیدن یار سو جانا

قفس میں ہم صفیر کچھ تو مجھے بات کہو آہ　بلائیں ہی کبھی تو ہنسنے والا تو گلستان تھی

تڑپ کر بستر اندوہ پر ہم مرگئے آخر　کسی پر غم ہوا ظاہر نہ اپنے درد پنہاں کا

لکھا تھا یہی کہ جیتے ہو وہ نہیں اُسکے ترا خوف تھا　تو تاج پر گیا تھا جسے دل آخر خراب جانا

ہوا وہ خوش قدم اب اگر سنے اُسکی پندو کی　شوال جا وہ کونڈیا اُسکا جو آنا ہو کوئی صفا

کیا اس عشق کی وحشت نے کیا دیوانہ جنت کو　عجب احوال دیکھا جسنے کل اُسنے دیوانہ تھا

ست پہ کبیرا گر ہوا اب ہمارے بندہ جائیگا　کوئی مر جائیگا صاحب آپکا کیا جائیگا

اب خبر آنے کی سنکر اُسکے یہ دھڑکا لگا　دیکھئے جی میں گذر گیا آکے فرما جائیگا

کرم محبت جب تلک ہے نہ ہوگا یہ وہ　ہمدم کوئی تکرار ہو ٹھنڈی سانس بھر جائیگا

مجھے وقت جنگ کہتا ہے یہی وہ مجھ　جب کہیں تو رہیگا تب یہ جھگڑا جائیگا

ما نے آیا ہی جواب خدا کوئی سنیو ذرا　میں نہیں ہوں آپ میں مجھ سے نہ سمجھا جائیگا

یوں اُٹھو وہ بزم میں تعظیم کو غیروں کے لئے　ہمنشیں تو بیٹھیاں مجھ سے نہ بیٹھا جائیگا

بیٹھے ہیں لوگ کچھ پوچھ تو عجب احوال　دہ پر وہاں شوخی کب مجھے بولا جائیگا

اب حقیقت کیا کہوں تیری مریض عشق کی　ماجرا اُسکا مفصل کب سنایا جائیگا

دیکھکر جسکو طبیبوں نے کہا منہ پھیر کر　حال اس بیمار کا ہم سے نہ دیکھا جائیگا

لوگ کہتے ہیں جو وہ بیدار ہی تو سمجھو لوگ　تیر سے کھنچ رہنے سے کچھ اک فرق پر آجائیگا

لیک سچ تو یہ ہے وہ مرتے تھے تو مجھ پہ
معتبر از بزم میں جرأت کو ہو آتش زباں

دل مرا بس میں نہیں مجھ سے نہ رہا جائیگا
لے کچھ آتش دل کی اسکی ہجر کا جائیگا

ٹک اب پہونچا یا کرے نکل کر آتا
صبح با نیکا کرتا ہوں میں اُس شوخ کے پاس
بعد مرنے میری ستائش کو رقیبا سے بہولو
اُسکا پوچھو نہیں ہے یہ چمن سے باہر
بعد مرو یہ کوئی رونا ہے کہ طوفاں ہے آہ
واسطے اوس دل بیتاب کو کب آتا ہے
جرأت عاشق کہوں کیا تجھ سے لیا دیں

یاد وہ راتوں کو سدا ہمیں پر تلک آتا
تیغ ابرو یہ کھنچے ہے کہ سنبل کر آتا
کہیں والا جائے کچھ اور خلل کر آتا
گل مرے سامنے اتہو نے مسل کر آتا
دیکھیو چشم سے دریا کا اوبل کر آتا
اور جو آتا ہے تو سوجا یہ نکل کر آتا
جاتا جب اٹھکے تب اک رد پہ ٹلکر آتا

کیا قیامت ہے یکہ ربط اندنوں پیدا کیا
میری عادت اُس شوخ کی جتا سلامت جب لگی
وہ گیا اٹھکر جدہر کو میں اُدہر حیران سا
جبتلک کرتے رہے سب ذکر اوسکا بیرنگ
عشق بازوں میں کہا جرأت کو سب نے میکر

صبح ہی ہو دم ہی ہمکو کہ سمجھے کیا کیا
وہ ملاقات نے کیا وہ سمجھے تو مجرا کیا
اُسکے جانے پر ہی کتنی دیر تک سکتا کیا
تھا میں کچھ سوچا کیا میں اور دل ٹہر گیا
یہ مزا اپنے ہمیشہ جان پر کہیلا کیا

دل پر لگا اٹھنے وہیں تیر آہ کا
خیمہ کس مزے سے ہیں لذت کہا ہوں
سوتا ہوں ناقوں کی طرح جاگتے ہیں میں
لگتی نہیں پلک سے پلک آہ کیا کریں
وہ ماہرو تھیں اوٹھاتے ہیں ظلم یار
یہ محنت سہنے کے کتنے ہیں یہ انکو بھی
جرأت جواب تیرے تو الیسوں کو کہو آ
پوچھو نہ کچھ سبب مرے حال تباہ کا
سمجھے ہیں جسکو اہل جہاں پنجۂ قضا

جوں یاد آگیا وہ پلٹنا نگاہ کا
کچھ دل ہی جانتا ہے مزا دل کی چاہ کا
اور بسکہ محو ہوں کسی غفلت پناہ کا
قسمت میں کیونکے وصل ہو اس کج کلاہ کا
اپنا جو ایک مزاج پڑا ہے نباہ کا
وہ دیکھنا جو خواب میں تھا گاہ گاہ کا
جاروب نظرت سے شہر سے واہ واہ کا
اللہ کل فخر ہے نتیجہ ہے جاہ کا
جاروب کش ہے سوز مری قتل گاہ کا

میں اور بدی کرونگا اعتماد کسی سے غیر
تیرے سر لقب عمر کی دبان ہے نہیں کہا اور
ہے وہ دولتِ وصال سے ہم اسکے بادشاہ
سو اب خراب پھرتے ہیں یہاں اسکے حجیں
آوارہ صدبدر ہوں میں جو آفاق قبول ہیں

اچھا مزاج ہے کہ تر اس بے خبر جواد کا
اک تار بندہ کیا ہے کہ آفواہ کا
جب تک کہ وصل تھا ہمیں اُس کجکلاہ کا
جیسے گدا کا رد ہے بس بادشاہ کا
خانہ خراب ہو جیو اس دل کی چاہ کا

کل جو روتے پھر رہے ہیں سیلاب اُسکا پڑ گیا
جب تک ہو لی کیا کہوں اسکی کہ کل پہ پہنچ آہ
سوزش دل کچھ نہ پوچھو ترک سینہ ساتھ
جیتے جیتے آپ سے کر بیٹھا ہوں یہ گناہ
ٹک گیا ایسا ہی وہ جو پہرہ آیا کل جو ٹک
میں قبلہ ساق اپنے پڑا ملتا ہوں ہاتھ
گریہ ہوں میں عالم کو جو آفتاب کی طرح

ہنس کر یوں کہنے لگا پھر آنکھیں کیا پڑ گیا
صبح ایک ہو وہ تو پانی رہی کہ جھگڑا ہو گیا
ہاتھ سے کہتے ہی سینہ میں پیچ و تاب پڑ گیا
پاؤں پڑنے کا جو اُسکے مجھ کو چسکا پڑ گیا
ہاتھ اُسکے پاؤں پڑ ہوئے سے میرا جی بھر گیا
اور سارے شہر میں کچھ اور چرچا پڑ گیا
آنکھ اٹھا سکا نہیں [illegible] پڑ گیا

جو دم لب پہ گھبرا کر آنے لگا
کیوں کہوں اسکے [illegible]
یہ جانا جب اُسے [illegible]

تو شاید ہم اپنا دل نکالنے لگا
اسے روتے مجھ کو اٹھانے لگا
تو ہوا [illegible] بار لگا
دیا [illegible] لگا

[illegible]
[illegible]
ستانا [illegible]
تو [illegible] لگا

[illegible]
[illegible]
[illegible]

اچھا بیٹھے ہو وہاں ہر بار اٹھنا بیٹھنا
اور کیا شغل ہے ہجر میں تیرے مگر
کیا کہیں ہم ہارتا ہے اور جاتا ہو نہیں
کچھ الم کچھ صدمے کچھ ہو رہے کچھ ہو رہے
اُسکے گھر آؤ اور سن لیویں ہم اٹھتے بیٹھتے
ہو قیامت فتنہ ہوئے ترا نام خدا
بیقراری سی تری رونا ہے [illegible] کل

یاں ہمارا شہرت سے تمہارا اٹھنا بیٹھنا
[illegible] کی بیتابی سے [illegible] اٹھنا بیٹھنا
[illegible] محفل میں تیرا بار بار اٹھنا بیٹھنا
بھول جاتا ہو ترا بار بار اٹھنا بیٹھنا
[illegible] اٹھنا بیٹھنا
[illegible] اٹھنا بیٹھنا
[illegible] اٹھنا بیٹھنا

ترے بن اب مجھے کل ہے قرار اے فتنہ گر آتا
تو بیتابی سے پھر ہمکو ادھر جانا ادھر آتا

خدا جانے کدھر جاتے ہیں ہم ہو کر خود رفتہ
یہ کہنا جب کسیکا یاد آتا ہے ادھر آتا

جواب خط کی جا اب وہ نہیں مدعا کہ آتا ہے
کہ شاید اس گلیں جا کے ہوا تا مہ بر آتا

مری گھر میں جو وہ آیا تو پھر گھبرا کے یوں بولا
یہ جانا تھا کہاں میں اور ہوا میرا کدھر آنا

خدا کیواسطے کچھ فکر کر جلد اپنی اے جرأت
یہ سمجھا چاہئیں ہو غش نپٹ معذور آتا

درد فرقت کا الم ہر دم ہمیں گھیرے رہا
ہم کو گھیرے ہوا اس طیش میں یاں تم ہمیں گھیرے رہا

تھا تصور رات کسکو کان کی بالیکا آہ
صبح تک ایک حلقۂ ماتم ہمیں گھیرے رہا

غیر گھیرے بیٹھے ہونگے جرأت اپنی یار کو
کنج تنہائی میں بھی یہ غم ہمیں گھیرے رہا

خاک میں اب ننگ و نام اپنا بہر سو مل ملا
یعنی ہم خانہ نشیں و سیار ہرجائی ملا

جا نکلا تھا جسکو عندلیب نغمہ سنج
سو وہ مرغ دل ہمارا کو پی سخت فغانی ملا

بھی وہ ظاہر تا ہے کچھ آج اسکی آمد پر مرا
بوئے گل کے ساتھ کسکی بو صبا لائی ملا

قطع بیتابی کا جامہ گو ہوا ہم پر وسلے
ہمنے جانا خلعت صبر و شکیبائی ملا

بیٹھنے کی اسکے پہلو میں ہم جرأت جب کہا
زور یہ تیرے سبب اے ناتوانائی ملا

اس بن جو اٹھا تھا ایک لحظہ جسکو سونا
تو جو گئے ہی اپنے اشکوں سے منھ کو دھوتا

گو حسن پر ہیں نازاں سو یہ گوری پٹھے
لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا

عالم بیاں کری ہے جو سخت وہ عالم
اس سے کسیکو اپنے ہو دل کا ایک کونا

انکو اثر نہیں کچھ اے چشم تر نہ لے بس
منظور ہے تجھے کیا میرا فقط ڈبونا

اسیر ہوا گلشن دیکھ آئے کیوں نہ رونا
کیا قہر ہے اسیکا اسوقت میں نہ ہونا

جرأت اسوقت آخر تو چاہیے یہ کیسے
ہوشیار ہو کے یوں ہی یوں سخت جان کھونا

تو وہ مریض الفت ہے سو کہ بقول سودا
کہنے لگا کہ تادم کیا یہ جیتا ہی ہونا

شب وصل مرگئی جو خوا ہیں صبح کو سینہ لگا تو
ہمیں بس خیال تھا وہ ستم کہ ابھی تو پاس پڑا تھا

دم تھا کوئی یہ بول اٹھا تو خجل ہو کیا وہ خفا ہوا
ابے ذبح تو نے جو شیخ کیا یہ تمہارا شکر گذارتا

جسے یاد اپنے گلے لگا کے سکھاتے ہو بسے بلائیے
تمھیں یاد ہو کے کچھ ملائی ہی ہے سے قول و قرار تھا

مجھ کو اک عاشق خستہ کہیں جو کل نظر پڑی
نہ کسی سے کوئی لگا تو بھی یہ کہتا ہوں عاشق تھا

غزل اور تھا فیکو یہ دل میں سناؤں یار کو پھر محل
ہوا مختصر یہ یک غزل کہ ہوا فسانہ کہہ تا

اگر یہ دل کو بہلا سکو تو میں کہتا نہیں جاتا
وے لے جو دہیان ہو دل کو سو وہ اسطے نہیں جاتا

تماشا ہو کہ پاس اپنے وہ بٹھلاتا نہیں ہم کو
اور اس بیچک جدا جیتے تو پھر جیا نہیں جاتا

پھر کر کوئی مرتا ہی ترا ہارا رہا اُس تک
تو کیا شوخی سے کہتا ہو وہ بھی پہونچا نہیں جاتا

قفس کو ہمصفیرو کر دکھاتے رشک گلشن ہم
وے تا طاقتی سی کیا کریں ترا پھا نہیں جاتا

تری بن لے نے بیجے جرأت کی یہ حالت ہوئی
کہ اپنے سے تو اسکو بہ نظر دیکھا جاتا

سر تن سے میرے تو نے ستم گار اُتارا ہما
آخر کو محبت میں سبھی مارا و تھا نا

کیا مار کے حقیقت میں ہو کون پہ حق تے
انسان کے قالب میں سبھی یار او تھا لا

پھر گئے اُسکے تو سر بام پہ وہ شوخ
بیچے اسے گردوں نے نہ زنہار اوٹھالا

اک گر مری فریاد سے ہمسایہ پہ پہلے
کس شخص نے یاں لاکے یہ بیمار او تھا لا

اُس شوخ سے کل باتوں ہی باتوں نکالا
سمجھا نہ جانا یا مجھے سو بار او تھا ما

ڈوبا ہی تھا میں بحر محبت میں پہ جرأت
اس دیدۂ گریاں نے مجھے پار او تارا

جو دل وحشت زدہ پھرتا تھا آوارا پڑا
کہتے ہیں جرم محبت پھر وہ کل مارا پڑا

ایکدن اُس پہ وحشی کی دیکھے جو جھلکی تو
آجتک گردوں پہ کا پھر ہو ہوا ہوک تھا ما پڑا

تھا جو طفل دل قضا را آگئی اُسکی قضا
سانس کا خالی ہی اب جیتے ہی کچھ لا پڑا

کوئی بھی کہتا نہیں اتنا کہ ای بیدل شکن
یاں لو تری ہو تری ست ایک دو کیا مارا پڑا

بجگ حسن و عشق میں کیا کہیں جرأت حیف ہے
تھا جو دل [illegible] سر صف میں ملا پڑا

حسن ایمان نہیں رہنے کا	پھر وہ احسان نہیں رہنے کا	یہ محبت [illegible]	پھر یہ احسان نہیں ہونے کا
[illegible]	اب وہ مکان نہیں رہنے کا	آنکھ اپنی امانت لیجا	پھر مجھے دھیان نہیں ہونے کا
[illegible]	اب یہ دامان نہیں رہنے کا	[illegible]	کسی عنوان نہیں رہنے کا
گل کو کیا رونق [illegible] بلبل	یہ گلستان نہیں رہنے کا	پھر کے [illegible]	اتنا حیران نہیں رہنے کا

پھر کو [illegible] جو [illegible] کیا کچھ نہ تھا
پھر دل اُسکا پھر گیا ایسا کہ گویا کچھ نہ تھا

سب اسیران ستم کی ہو گئی کب خلصی
میری اور اسکے محبت بتا کا ہو سزا بگاڑ
رات بھو نکا شمع بھر دو اور رہتی بزم طرب
پر پہونچنے سے پہلے جو آئے ایسی [illegible]

آہ قاتل کی گلی میں شور و غوغا کچھ نہ تھا
چاہتا جب کچھ نہ تھا تو جھگڑا کچھ نہ تھا
کچھ بچنے از باب عشرت سے دیکھا کیا کچھ نہ تھا
سر نگوں بیٹھو تو ہم گویا کچھ جانا کچھ نہ تھا

آہ ہم تم چھوڑ کر لوٹنے پا بکریں کیا
صیاد مگر منع کر گلشن کی ہوس میں
احوال کہے بن نہیں بنتی ہے کسی طرح

پھر پھر کے سیہ لی سے ہیں نا چار کریں کیا
تڑپیں نہ تو یہ مرغ گرفتار کریں کیا
اور کہتے تو ہوتا ہے وہ بیزار کریں کیا

شعلہ جانے دل آتش اگر اُس نگار کا
ملتی نہیں ہے ایک وصل میں ہی [illegible]
جماعت اب اسکے آئینے باطل ہو گئی ہو

تعویذ کر رکھوں اسے اپنے مزار کا
آنکھوں کو پڑ گیا ہے مزا انتظار کا
احوال کیا کہوں دل امیدوار کا

اٹھ گئی آتش مرے دل اور جگر کو کیا ہوا
ملک دل میرا سدا سنسان ہی رہتا ہے آہ
اپنے کوچہ میں مجھے دیکھا تو یوں کہنے لگا

اشک بھر کیوں آ گئے ہیں چشم تر کو کیا ہوا
سب نگر بستے ہیں یارب اس نگر کو کیا ہوا
تو جو یہاں رہتا ہے [illegible] تیرے گھر کو کیا ہوا

کیوں اٹھ چلا جلسے سے دل زار کیا ہوا
بیٹھے ہی دل کی ہے ملاقات ترک کی
جماعت کرو ہو کیسلئے تو نالہ و فغاں

بیٹھے بٹھائے تجکو یہ آزار کیا ہوا
پہلا وہ ربط اسے بتا یار کیا ہوا
کیوں ضبط چھٹ گیا ہے تجھے [illegible] ہوا

عشق کب ہیار سے [illegible] گیا	سبزہ [illegible] جیسے [illegible] گیا	یا [illegible] گی [illegible] دل	آہ [illegible] جیسے [illegible]
[illegible] کہا ہوں [illegible] اس وقت	کر [illegible] یار جیسے [illegible] گیا	اس [illegible] آہ [illegible] نصیب	[illegible] گلدار جیسے [illegible]

دیکھا اس کو جو شعلہ سا جگر سے چمکا
شاید آیا دل سوزاں بھی ہو ہمراہ سرشک
ہوتے دیکھے ہیں ادھر سیکڑوں پامال بتا
کبھی [illegible] آیا وہ مری غیرت [illegible] حرکت
[illegible] مرے کیا [illegible] کیا رو [illegible] یار [illegible]

کیا مرا داغ کہن پھر نئے سر سے چمکا
شمع ساں کچھ تو مرے دیدۂ تر سے چمکا
تو سن ناز کو نکلا وہ جو گھر سے چمکا
آج کچھ بخت کا تارا تو ادھر سے چمکا
[illegible] نام لئے جس کا وہ آزار لگا

ہنستے کبھو گزرے نہ اُسے بادشہ کشورِ حُسن
آنکھ بھر [illegible]

کر جہاں جا کے وہ [illegible] دربار لگا
آنکھ [illegible] کیسا ہے آزار لگا

صبح ہوتی ہی رہی وہ غائب ہوا مہتاب سا
دل ہی یار ہو یا تھا جانے کو کیا آفت ہوئی یہ
لگ گئی کیسی ہوا جو ہو گیا پژمردہ آہ
آہ کیا کیا کچھ نہیں ہے عالمِ امکان میں
ہے گئی کس [illegible] پہ تیری نظر

وصل کی یہ رات تھی یا ہے دیکھا خواب سا
نکلا جاتا ہے تڑپتا پہلو میں جو سیماب سا
ورنہ اپنا غنچۂ دل تھا ابھی شاداب سا
چھپ رہے ہیں سب ایک [illegible] نایاب
جرأت آنکھوں [illegible]

داغ جو پردیسی ہے رشکِ قمر کا نکلا
اٹھ گیا بزم سے دامن کو وہیں جھاڑ کے وہ
صحبتِ یار تھی اور عیش کا [illegible] عالم
شمع میں بھی تری [illegible] ہوس

نہیں معلوم کہ یہ چاند کدھر کا نکلا
ذکر یا تو نہیں جو [illegible] خاک بسر کا نکلا
ہوش بس اُڑ گئے چرچا جو سفر کا نکلا
مر گئے [illegible] نہ ارمان نظر کا نکلا

جب تلک ڈھونڈا ہے وہ ہمنشیں جاتا رہا
دیکھو ہوں [illegible] سے اُٹھتا [illegible]
درد دل کہتا ہوں [illegible] تو وہ سب کے [illegible]
کیا کہوں اب میں اپنی حالت دل ہوتا ہے ایک
[illegible]

جان تو ہم پاس ہے پر دل کہیں جاتا رہا
پر نظر اپنی بچا کر پھر وہیں جاتا رہا
راست گوئی کا تو دنیا سے یقین جاتا رہا
دیکھ کر وہ بھی ہے اندوہگیں جاتا رہا
[illegible] آپ ہی اس دم کہیں جاتا رہا

بزم میں کبھی [illegible] وہ محبوب نہ ہوتا
اسلام سے [illegible] ہم
خوباں جہاں کا ہے ترے حسن سی خوبی
ہیں لازم و ملزوم یہ ہم حسن و محبت
[illegible]

گر نام خدا یا سرِ مکتوب نہ ہوتا
گر عشق بتاں [illegible] کی مرغوب نہ ہوتا
وہ خوب نہ ہوتا تو کوئی خوب نہ ہوتا
ہم ہوتے نہ طالب جو وہ مطلوب نہ ہوتا
تو سامنے اُس شوخ کے محجوب نہ ہوتا

اب بتا دل سا ترے [illegible] بیمار ہو گیا
ہوتا کیوں نہیں دل لیکے تو بیزار کیا

تجھ بن بہت تغیر ہے وہ آپ ہی [illegible] / تو نے دل جگر کو دیا جو وہ ستمگار ہو گیا
[illegible] / کوئی پوچھے تو کہ اس شخص کو آزار ہو گیا
دل جگر تک مرے پہونچے ہے خبر کیا ای یار / نوک مژگاں پہ ذرا دیکھ نمودار ہو گیا
دیکھتا ہی ہو سنے جیسا سا [illegible] / جرأت اب بات بھی کرنا تجھے دشوار ہو گیا

رات کیا کیا مجھے ملال نہ تھا / [illegible] ہم تمہاری [illegible]

خواب [illegible] خیال نہ تھا / تب کہا [illegible] حال نہ تھا / [illegible] جرأت

آج کیا جانے کیا ہوا [illegible] / [illegible] / ابھی دامن ترا [illegible] نہ تھا

[illegible] ایسا تو [illegible] / پہلے کہتے تو کچھ محال نہ تھا

پیام جب نہ صبا وصل یار کا پہونچا / کہ دم لبوں پہ اب اس بیقرار کا پہونچا
رکھا جو سر پہ قدم یار تو نے از رہ لطف / دماغ عرش پہ اس خاکسار کا پہونچا
تری سی بزم کو [illegible] کسی کی ای گل رو / میں گلشنوں میں بھی دیکھا ہزار کا پہونچا
شب جدائی میں غفلت کو مست سمجھے / تو صبح پھر کی جب صدمہ خمار کا پہونچا
جہاں ہو یار خبر کس کو پہونچے [illegible] / نہ [illegible] کوئی یاں [illegible] یار کا پہونچا
رہے قفس ہی میں ہم اور چمن میں پہونچ کر / ہزار مرتبہ موسم بہار کا پہونچا
[illegible] کہ جرأت کو موت سمجھے [illegible] / پیام وصل نہ اس گلعذار کا پہونچا

جنگ میں کونسے دن آه وه [illegible] نہ تھا / شب کو پہ صلح میں بھی ہے ہم آغوش نہ تھا
وا لگوں جام رہے شیشے رہے مہر بلب / [illegible] وه [illegible] سے [illegible] نہ تھا
یا افسوس تب آیا تھا مرے بالیں پر / [illegible] ذرا ہوش نہ تھا
میرے [illegible] کیوں [illegible] / [illegible] کبھی [illegible] نہ تھا
آج اس کوچے میں کیا [illegible] / جرأت ایسا تو کبھی [illegible] نہ تھا

دل تجھ سے جو [illegible] میں یار لگایا / اک جان کو سو طرح کا آزار لگایا
یوں روٹھ تو بیٹھا تھا [illegible] دل / [illegible] لگایا
دنیا [illegible] بس اک دم میں [illegible] / اچھا [illegible] قاتل نے [illegible] لگایا
اللہ ری شہرہ تری خوبی کا کہ جس نے / گھر [illegible] ہے دروازے پہ [illegible] لگایا

خط کا کہنا یہ آیا تھا کہ جرأت جیسے تو نے
کھینچ کر آہ جو بس ہاتھ جگر پر رکھا

بانکپن بلا بے فراکی جو تھا ابرو پہ نگاہ
دیکھئے کیسی ہو آہ یہی دن کا تسلی
آج کی رات کٹو دیکھئے کس شکل سے
ہاتھ جرأت کی ہو مشکل سو دلدار کا

مرتے ہیں جسکے خاطر دلخواہ وہ نہ آیا
ہم چاندنی میں رو رو کہتے ہیں تجھ سے
مقصد بر آ سکے پر حیف یہ کہ یار وہ
آنے کی آس ہو کچھ تصویر تھا لب بجان
حسرت سے کہتے ہیں ہم گذری ہو اتفاق جو
سب آنکے وقت رحلت پھر رہ گئی یہ حسرت
یکبار نیچے بیٹھو جو اک اُٹھے جرأت

ہوا مست جو شعلہ نمایاں ہے آگ کا
یوں شمع اپنے دل پہ سلطانیاں ہو آگ کا
کھینچ آہ سرد تا طپش دل کی قدر ہو
چنگاریاں ہیں جسکے اوپر سینہ سبب
سوز فراق ہو دل صد چاک میں کہ آہ
یہ سینہ گشت دل ہو گیا خاک ہیں ہوں
جرأت غزل وہ گرم سی کہہ تو کہ سب کہیں
گویا تنور دیدۂ گریاں سے ہے آگ کا
جاری ہو سیل اشک تو افزوں ہو سوز دل
سوزش شتہ ہے دیکھی سو یہ جگر [illegible]

اک دم میں اُٹھا آنکھوں سے [illegible] لگا لیا
دامن اُسنے یہی اُٹھا دیدۂ تر پر رکھا
اُسنے بس ہاتھ اُٹھا تیغ و سپر پر رکھا
رات جو سنتے قدم یار کے در پر رکھا
اُس نے پھر وعدۂ دیدار سحر پر رکھا
کبھی چھاتی سے لگایا کبھی [illegible] لگا . .

وقت اپنا آن پہونچا پر آہ وہ نہ آیا
جس سے کہ تو غرض آیا کیوں آہ وہ نہ آیا
جسکی بہار سے دل کو تھی چاہ وہ نہ آیا
پھر کہتے کہ میں جو تھا ہر گاہ وہ نہ آیا
اس کا رہا نکلے یہی حسرت آہ وہ نہ آیا
جسکی کہ تک رہے تھے ہم راہ وہ نہ آیا
یوں اپنے گھر میں کا ہی نالہ وہ نہ آیا

تنہا بغل میں کیا دل سوزاں ہے آگ کا
نوک زباں سے درد نمایاں ہے آگ کا
خیاباں ہر اک بغل زستاں ہی آگ کا
سوزش سے میرے حال پریشاں ہی آگ کا
قندیل میں جو شعلہ فروزاں ہے آگ کا
پایاں جوش اشک گرم سے باراں ہے آگ کا
ہر حرف اسکا اخگر سوزاں ہی آگ کا
بچے ہی جو سرشک سو طوفان ہی آگ کا
یہ طرفہ ہے کہ آب نگہباں ہے آگ کا
گویا طلسم اک رخ جاناں ہے آگ کا

طاؤس آتشیں کی طرح تجھ پہ شعلہ نو / شعلہ ہزار رنگ سے قربان ہے آگ کا
اگر نسیم صبح بھی ہو جائے یاں سموم / جسکا دل مرادہ بیابان ہے آگ کا
کیا پوچھتے ہو یہ کس کی برق آتشیں کا خوف / شعلہ ہوا سطح سے گریباں ہے آگ کا
جو آتے ہیں لگے الیسو جالی یوں چاندنی / گویا کہ چرخ پر یہ تاباں ہے آگ کا

ہے قرب مرگ احوال اب تیرے رنجور کا / موسم بہار ہے یہ سا فراب قیامت دور کا
ہو دیاں وان محبت دل وحید مصر تا / اب زبان خلق پہ ہے ذکر اس منصور کا
جسکو گھر والوں نے صاحب کے نکالا گھر سے / ہو خدا کے اختیار تا اب اس مجبور کا
دنی سے جو گذرا کچھ بھی نہیں حسب موم وصل / جا زمین سے بھی لا لا شد اس مجبور کا
اضطراب اللہ رو تیرے زخمی مضطر کا لے / ہو گیا کافور یا مرہم کا در کا
صبح اسکا بام تھا یا قصر جنت کب کہیں / اس جگہ تک سے نظر آتا تھا کچھ اور کا
وعدہ وفا پہ جو آتے کیونکہ جا دوں اسے / ہے بہت نزدیک اپنی روز قیامت ور کا

جسکے طالب ہیں وہ مطلب کہیں بیٹھ رہا / منتظر ہمکو بٹھا خوب کہیں بیٹھ رہا
دیکھیں کیا آنکھ اٹھا کر کہ نہیں وہ ناصح / آنکھ دکھلا کے وہ محبوب کہیں بیٹھ رہا
بسکہ لکھی تھی یہ حالت دل گم گشتہ کی / کھو کے قاصد مرا مکتوب کہیں بیٹھ رہا
خامہ نے جیسے بتاں ہر ہوس وصل کی نعت / منہ چھپا کر وہ خوش اسلوب کہیں بیٹھ رہا
اہل عشق میں صورت یہ نجات کی / ہو کے آخر کو وہ محبوب کہیں بیٹھ رہا

کیا اس گھر میں پھر جا کے میرے آہ و زاری کا / آہی صبر اسکی جان پر اس بیقراری کا
خیال بدگمانی ہمکو لیتا ہے کس کس جا / نظر آتا ہے جب اس مہ پہ شکار سواری کا
کھلنے کی بات وہ پردہ نشین / حجاب عشق سے بالغ ہے پردہ

دم کا ہے کیا بھروسا کب تک وفا کرے گا / اسکے در تک ... بھی کیا کرے گا
سمجھا جو کوئی تجھکو دل ہے نگا تو باقی / میری ... سے ... کر
گر حسن کی تو اپنے دے گا زکات ... / تو یہ ... [illegible]
اور پیاسے جو آکر ... باتیں لگے تو / [illegible]

کیونکر نہ سے گا عالم شہرت تہجرہ جرأت — آنکھوں سے تیرے یونہی دریا بہا کریگا

دام میں صیاد نے جب مجھکو پر بستہ کیا — یاں تلک تڑپے کہ بال و پر کو گلدستہ کیا

گاہ گہ ہوتا جو پہر سے اسکے کوچیا گذار — بند اودھر کا اب کسی بیدرد نے رستہ کیا

اک نگہ پیر دیکھو جیتے نہیں ہیں اے فلک — تو نے اس جنس گرانمایہ کو کیا سستا کیا

سیکڑوں کے دل جگر سینہ میں ٹکڑے ہو گئے — ظلم اسکے تیغ ابرو نے عجب دستہ کیا

اس غزل کا تیرے جرأت کیا کہیں ہم ۔۔۔ — تو نے ہر اک شعر جب مضمون نوبستہ کیا

وہ زلف دیکھی ان آنکھوں نے اس سے خدا یا — شرارت سے کیا جب ضمیر اچھالا یا — شب ہجر ہو کوئی ایسے شب نالا — مرا جانا ہو خاطر میں لایا

دیکھے سے دیکھے کر کوئی آنکہ — مرا یاد کرتا ہی جیسے ہوالا یا — گئی فلک اثر سے نکلیں لالا — ہماری گلی کو دیکھے بچایا

وہ بیچیں ہو کر اب ۔۔۔ — سر دیا ہی پر نظر میں لایا — پہر کی جستجو میں ابکر ۔۔۔ — ہے جیسے گھر ہیں بیٹھا ہایا

وہ دوش ہوا ابیاں پاس سے گھری — ۔۔۔ بیٹھے ۔۔۔ کر کے کہا یا — ہر بات کی اللہ ۔۔۔ — ۔۔۔ کیا تو سہار گھر کے لایا

رکھیں ہے حکمت اٹھا کے چہرے — ۔۔۔ بھی پاس سے پہر کے جایا — سرو سا ہے جیکے ۔۔۔ — کہیں جو جہنک وہ مکھڑا یا

جا بجا ہے جیتے ہیں گستے — ۔۔۔ ظالم کرو عشق بنا یا — کسی کا کہ حسرت نالہ ۔۔۔ — اسے گر ہو ۔۔۔ کیا لیکن پچھایا

۔۔۔ ہی کر کر پر کو ۔۔۔ — ہر اک گیا ۔۔۔ — ہر تیر ۔۔۔ جرأت غزل کو — کہ ۔۔۔

کل جو ہم حسرت زدوں نے سیر گلشن الصبا — بیٹھے ہر گل کے حوالے سے دامن الصبا

کیا تماشا ہو کہ ہو تا ہے ہوا سو گل چراغ — اور چراغ گل کو کرتی ہے روشن الصبا

ہو جیسے ہوا اڑا دیا نسیم سحر خدا — جل بجھیں گر سوز دل سے ہم گلشن الصبا

دیکھ کیا آیا ہو کا سا وہ جو بن الصبا — ہر کلی تنکا پہنے ہو جدا جو بن الصبا

کہکے وہ گستر کو ٹھنڈا وہاں اوڑہ لیا ہو — جس زمین پر وہ ٹوٹا ہے آسماں دامن الصبا

کہکے جرأت گوشہ گل میں کہا ۔۔۔ — لاگ پر ہیں یاں ہزاروں الحاصل من الصبا

شب خواب میں جو اسکے دہن سے دہن لگا — کھلتی ہوا آنکھ کا نخجہ سا ما بدن لگا

جو چاہے اپنے بندے کی حق میں تو کرے — بے درد سے الٰہی کسی کا نہ من لگا

مدت میں اپنے طور پہ ٹہری یہ جو وہاں نشست — گردش نئی دکھائی یہ جیسے فرخ گبن لگا

آخر ہوا دہ صورت پروانہ جل کے خاک — اس شمع رو سے اور وہاں کو لگن لگا

پڑ جاوے نظر آپ کی جو اس وقت میں ذرا   ہو جب لب سو لب اور تنگ بدن سے بدن لگا

کیا لذت بے پایاں ہے صورت نادان کا   بھولی بھولی صورت اور تس پہ وہ بانکپن کا

کیا مزہ تھا یہ تصور ہے کہ دم میں لاکھ بار   چپکے سے لینا بوسہ اس لب و دندان کا

یہ شخص قہر ہے پیارے یہ دیوان جمال   ناز کا شوخی کا غمزے کا ادا کا آن کا

یاد آتا ہے تو بس رو رو کے ستاتا ہے شبا   اسکا ہنس دینا اور اپنا گڑگڑانا رات کا

پھر کبھو سوتے میں کیوں لی بوسہ لیا تو نے مرا   گو ہی تہمت پر مزہ کیا تھا اسی بہتان کا

کیا کبھی یہ شعر جرأت پڑھ اب لیا ریختہ   جمع ہونا جسکو سن دشوار ہو اوسان کا

دوستی کا ہو نہ ہو یوں ہو اگر جو چشم دشمن بجا   آہ میں حسرت زدہ کشتہ ہوں اس ارمان کا

آہ یہ باد خزاں یارب ہو دیتا ہے ہوا   دم میں نقشہ اور ہی کچھ کر دیا بستان کا

میرے افسانہ کو یوں چپکے سنا بیٹھے ہوئے وہ   ذکر جیسے کوئی سنتا ہے کسی انجان کا

چھینکی کیا سیر جب کہ گل جو لیکر آئینہ   دیکھتا تھا عالم اپنے وہ مسی و پان کا

یعنی سینے دیکھ پھر سو ہو گئے پھر بے اختیار   آپ بوسے لیا اپنے لب و دندان کا

بالفعل کر فن میں جرأت آج قسم کھا کے کہیں   سامنے ہو جائے اب جو مرد ہو میدان کا

بتا دانی ٹکریاں تک کر منعم گھر بنانے کا   کہ ہے یہ رہگذار دہر رستہ آنے جانے کا

اگر ہیں واں قصد کیونکر مطلب دل جتا دیگا   کسی صورت ہو مقدور جس جا لب ہلا دیگا

سبب مجنے وحشت میں بکتے دیکھ کر کہتا زمانے سے   کہا منہ سیر کر کیا سر پھرا ہی اس دیوانے کا

مریض غم سے اپنی ہو کے غافل ستمگر تم   ابھی بیٹھے ہو کیا واں فکر ہو اسکے اٹھانے کا

مسیحا وقت آپہونچا جو آتا ہو تو آ پہونچو   لگی ہچکی نہیں ہے وقت اب دم لگانے کا

تنور سا برق وش کی اپنی یہاں جسکو آگئی ہو   کھلے عقدہ اسی پر آہ اپنی تلملانے کا

قلم کو ہاتھ سے رکھ کے ابھی کس مشکل سے جرأت   کہ فکر طبع لازم ہے سخن کے [illegible]

گئے وہ دن جو ہم پھرتا رہا ہے در با در   پیام اب تو لگا وہ بھیجنے ہمکو بلانے کا

تو وہ بیٹھے ولی ایسے سر کر ہم بھی شک کھاؤ گے   پیش لو تم کرو ڈیرا ہمکو بھی جلا دیگا

نہ آوسے تو دیکھو گے کہ آ بیٹھوں گا میں سبب   مگر نی یہ حرکت بھی مطلق نہیں تمکو اٹھا دیگا

یہ کیوں نہ کہتے ... [illegible] ... مجھ آزردہ بیٹھے
اگر ... کی طلب ہووے تو ... [illegible]
دکھاؤ شکل تم اپنی ... [illegible]

جواب لیکے قاصد جو پھر اشتاب الٹا
تری دوری میں ہو بیکس ... [illegible] ... تیر
وفا کی میں نے تسپر مجھے کہتے بیوفا ہو
کسی شعر میں پڑھے تھا وہ مقام دلنوازی
غزل اور پڑھ تو جرأت ... [illegible]
میں تڑپ کے ... [illegible] ... بصد اضطراب اٹھا
شب ... [illegible] ... وہ سو گیا تو ...
یہی ہے خیال اسکا کہ جو آیا خواب میں وہ
... [illegible] ... سے کل جو ... کی تڑپا ہوا میں ...
کسی تذکرہ میں ... [illegible]

دیوانہ ہوں ... [illegible] ... تو ...
میں فتنہ ... [illegible] ... نہیں جیسے چھپا بیٹھا
کرو کچھ فکر پیارے اپنی جرأت کی بلا لیگا

میں زمیں پہ ہاتھ ملتا بصد اضطراب اٹھا
وہ ... [illegible] ... جوں دھرا ہو قدح شراب اٹھا
میری بندگی پہ صاحب یہ ملا خطاب اٹھا
مجھے آتے جوں ہی دیکھا ورق کتاب اٹھا
... کلام سننے ... [illegible] ... پر شتاب اٹھا
مری قبر تک وہ آکر جو پھر شتاب الٹا
... [illegible] ... نقاب اٹھا
تو وہاں ... [illegible] ... خواب اٹھا
مجھے شوخ نے دکھا کر قدح شراب اٹھا
تو ہوا نے ... [illegible] ... جرأت ... اٹھا

... [illegible] ... وحشت ...	سینہ ... [illegible] ...	مگر کچھ سبب ... [illegible] ...	نہیں ... [illegible] ... گا
... [illegible] ...	منت سے وہ بات نہ ... [illegible]	... [illegible] ...	اب ... [illegible] ... سمجھائیے گا

تھا ... [illegible] ... سمجھ کر ...
تیری طرف ... [illegible] ... آنکھ
بولا یہ ... [illegible] ... دیکھ کے میری طبیب آہ
جاتا ہوں ... [illegible] ...
جرأت ... [illegible] ... حال دل
جان کر اسے گرفتار ... [illegible] ... کیا
... [illegible] ...
... [illegible] ... نیند

کہتا ہے ... [illegible] ... تو بڑا بھلا
... نہیں ان کی تو ... [illegible] ... بھلا
ایسے مریض کی میں کروں کیا دوا بھلا
کہتا ہے کس ادا سے وہ دیکھیں تو جا بھلا
بس وقت گفتگو کا ہو چکا ہے کیا بھلا
ہم آئے چشم تصور میں نظر بند کیا
... [illegible] ... کو اگر بند کیا
... [illegible] ... بند کیا

ہم سے جب کل کسی کاکل کی باتیں جرأت   حال جو صبا نے تو سر شام سو دھند کیا

کل وہاں سے آتے ہی جو ہیں ہوا بےجا گیا   دیکھا تو پہر وہیں دل بیتاب ہے لے گیا
دیکھیں سو کیا کرا ادھر ہی عالم میں ہم کو آہ   بن انکے عالم شب مہتاب لے گیا
کیا کیا فرنگ نشہ غیرت کی آئی جب   شیشہ میں پھر کہیں وہ سے نہ جانے گیا

دل کے گھبرانے سے ہی تن سے بیمار نکلا   دل لگا نکلا تھا ارمان سو با رسنے نکلا
پھر کسی دیکھ کے ہم اسنے لگے جوں خورشید   صبح وہ گھر سے جو صبح کو سنوار کے نکلا
کیا کہیں وصل ہونے پر بھی زبان سو اپنے   حرف مطلب نہ کوئی منہ سے ہمارے نکلا
آپ کس شخص سے رکھتے تھے نہیں ہمدردی   اک گنہگار ہی گھر سے تمہارے نکلا
کیا کہیں دل کی طپش جب خنگی لاتا ہے   پاس سے ہو کے بھبھوکا وہ ستمگر نکلا

رنگ اپنا جب غضب گھر شی اٹھا کسنے کھایا   کھوا جو فرصت سے چمن چالاک نے کھایا
شمشیر بکف آیا وہ قاتل تو خوشی سے   کیا زخم پہ زخم اس دل صد چاک نے کھایا
اب میں جو قفس میں ہوں تو پھر ہی گر باغ   جھونکا صبا کا غضب ناک سے کھایا
رو دے جو تصور مژہ یار کا گذرا   کیا تیر سا اک دیدۂ نمناک نے کھایا
یاران گذشتہ کی کہا یاد ہی جرأت   ساتھ اپنے جو کھایا تو ہمیں خاک نے کھایا

پروانہ صفت جو کہ ترا مست جان گرا   جوں نقش پا وہیں کا ہوا بس جہاں گرا
لالہ ولا زبان پہ نہ جوں شمع سوز غم   ورنہ وہ کاٹ کر ابھی دیکھا زبان گرا
اب اضطراب دل سے یہاں گھر میں پہنچا ہے   گر ذرا تو لرزی ہی زر سا تھا مکان گرا
گلشن میں دست رحم صبا شب پہ پھیر لو   ہو وے پٹرا تو غنچہ شہر وہ حسن ان گرا
آواز جرأت لب پہ یکسی ہو جاہ میں   بولے ہو کو سن سے کوئی ہے لیٹ ان گرا

دیکھا جو اسکی ذرا آنکھیں دکھا نکلا مزا   چھوٹتوں میں ہی ہوا اسکی زبانے کا مزا
اسکے ڈرانے کے بھی صدقے کہ تو آتا ہی   عین رنجش میں عجب آنکھ لڑانے کا مزا
یاد آتا ہے تو جاتا ہوں خدا جانے کہاں   وہ لگاوٹ کی نگاہوں میں بلا نیکا مزا
جو اس پردہ نشیں کو ہو تو جامشا بلند   شعر اسوقت ہی جرأت سے پڑھا نیکا مزا

پابوس میسر نہیں یہ بہات نہیں اب
وہ چوری چھپے کے بھی ملاقات نہیں اب

عاشق مجھے سمجھا ہے تو کہتا ہے یہ ایسا
تو موردِ تعظیم و مدارات نہیں اب

باطن میں وہی لاگ ہے ظاہر میں اگرچہ
جاسوسوں کے خطرے سے ملاقات نہیں اب

وہ خط نہ کنایت ہے نہ پیغام ہے باقی
اس دل کی تسلی کی کوئی بات نہیں اب

شاید کہ لگی آنکھ کہیں اور جو ہم سے
وہ ہونٹوں میں باتیں وہ اشارات نہیں اب

اللہ ہی پہ روشن ہے دلوں کی تو حقیقت
ظاہر میں یہ کچھ حرف و حکایات نہیں اب

جرأت نہ شبِ وصل کو کیوں روز میسر
ویسی تری قسمت میں کوئی بات نہیں اب

سرشک گرم ہیں میرے بہ زبانِ آتش و آب
ہیں جوش گریہ سے بر دل میانِ آتش و آب

رواں جو رنج یہ ہے اس شعلہ رو کی ہجر میں تو
عجب طرح کی ہے یہ داستانِ آتش و آب

جگر سے نکلے ہیں نالے سرشک آنکھوں سے
چلا ہے لے کے کہاں کاروانِ آتش و آب

جدھر کو ہیں ترے عشاق محوِ گریہ و آہ
نظر پڑی ہے ادھر اک جہانِ آتش و آب

برنگِ شمع یہ پیچھے ہی جل کر اے جرأت
جگر کا داغ ہے میری زبان و آتش و آب

جس سے کہ جو گھر اسکے ہیں لاکھ نصیب
بات کرنا بھی نہ قسمت میں ہوا ہائے نصیب

ایک شب اسکو اکیلا جو کہیں پاتے آہ
ایسے سے قسمت جب ہمیں کہاں پائے نصیب

آہ قسمت میں نہ ہو یار سے ملنا تو بھلا
کیا کرے کوئی کہاں جاکے بدلوائے نصیب

قول ہمارا نہ ٹھہرا وہ تو بد عہد ہے
نہ کہا جسنے بری ہی ٹھہرائے نصیب

ربط و مخصوص میں سنتے ہیں یہ لوگ جرأت تا
سر کو ٹکرا کے بھی کہتے ہیں ہم ہائے نصیب

مہ رخسار ترا آتا ہے یوں خال سے خوب
گر لگا دیجئے ہونٹ اپنا ترے گال سے خوب

یہی شوخی ہے کہ پوچھے ہے ترا حال ہے کیا
باوجودیکہ وہ آگہ ہے مرے حال سے خوب

جو ہوں مشتاق انہیں سیرِ گلزار سے بند
نکلی گلشن میں نئی رسم ہے اس سال سے خوب

رونے والا ہوں غضب ایسا کہ مقابل ہو تو پھر
دامنِ ابر مخمل ہو مرے رومال سے خوب

جرأت: شعار کرا اب اور بھی میرا انشا
لیکن آئندہ غزل ہو غزلِ حال سے خوب

منفعل کیونکر نہ ہوں اسکے مرا سمان سے خوب
بیٹھا ہو سکے وہ منہ پونچھے رومال سے خوب

پیرہن تن پہ ہمارے نہیں ثابت تو نہو
کسی بخیے میں ہو اک شوخ نے کر رکھی بتہ
تیغ سے اُسکے گلے کٹنے کی ہو کیا ہی ہوس

بلائیں ہاتھوں نے میری جو لیں تمہارا [illegible]
پلک ذرا نہ جھپکتی تھی دل دھڑکتا تھا
جدا جو ہوں جو اٹھیں لب سے تمام [illegible]
بہانے اب تو وہ صحبت نہیں ہے خواب میں بھی
شب فراق کٹے کس طرح سوا ہی جرأت

پوچھو جو محفل میں چلی اُس بت خونخوار کی بات
اسکی کیا حال کہوں اب تو یہ حالت ہے کہ آہ
کو بعہد ننگ کہا یک صبا نے لیکن
کیا کہا اُسنے یہ ہم تو نہیں کہ دل سے کہے لئی
ختم ہوا اسپہ سخن جرأت کی یہاں تک گفتگو

جادو ہی نگہ چتون پہ غضب قہر ہی [illegible]
اور چنچل ہی رفتار میں گفتار کی کیا بات سو ہے جگت
وہ بال بکھرے جو بکھرے پہ دھر اُنہی کی شعلہ
ابرو خونریز ہیں زیبا اُسکے غضب طاق شمشیر ہے خم
کمان ایسی کہ کانوں سے لگے ایسی نہ آنکھوں سے
بیٹھی ہے خوش اسلوب کہ تکتی ہے پھڑک کے [illegible]
وہ انتولی کی صفا کیا کہوں تو ڈالی کی جھڑی ہے [illegible]
دل خون کرے ہے دست حنا بستہ ہیں [illegible]
اجل ہی جرأت کے کیا بات جس کی سب آتا لی ہیں
گلشن سے کبھی پلک تو دیں آتش گل گری عرق ہو

جیسے دیوار سے لگ رہتا ہے سایہ ہی قریب
ہو جو کچھ پائی ترے عطر مخفی خیال ہے خوب
جتنو واقف ہوں ہے جرأت کو کل احوال [illegible]

بلائیں ہاتھوں سے لیتا رہا میں ساری رات
کسی کے وعدہ پہ حالت تھی یہ ہماری رات
میسر آئی ہے ایسی ہی لاکھ باری رات
اسی خیال میں ہم جاگتے ہیں ساری رات
یہ رات وہ ہے کہ کہتی ہیں جسکو بھاری رات

گذرے اس وقت تو کیا کبھو دل زار کی بات
کچھ ہی کبھی نہیں جاتی تری بیمار کی بات
گوش گل نے نہ سنی مرغ گرفتار کی بات
سمجھا کچھ نہ کبھی اُس بت عیار کی بات
سو تماشے عیاں حسرت دیدار کی بات

غارت گر دیں وہ بت کافر ہے سبحان اللہ کی قدرت
اور سنگ سے چھپا رہے گویا کہ سبھوں کا ہے پہ ملاحت
حسن بت کافر ہے خدا کا جگرا دیکھ کے حیرت
آنکھوں کا یہ عالم ہے کہ آنکھوں نے دیکھا [illegible]
پلکے تصویر بھی کھینچے ہے گویا - ایک حلقہ حیرت
ہوا اسکو لب زرد کہ بوسہ کی تمنا - ارمان حسرت
بسی ہے یاقوت ہی پہ لگا لالہ سو شوخ سے رنگت
ہے وضع تو سادہ ہی پہ کیا نہیں پیدا فرخ شرارت
آئی بہاری ہے یار ہیں گردنکا وہ ٹوٹا - ہے دام محبت
ہر گام پہ چلنے میں بلا مرگ ساری ہی لگا - [illegible]

ہیں قہر سرین گول وہ اور [illegible] — فرق ایسیں [illegible] بجث [illegible]

ہیں [illegible] انداز و ادا [illegible] کرشمہ [illegible] — ہر عضو [illegible] آئینہ [illegible] [illegible]

[illegible] ہم نام لیں تو [illegible] — پاس بیں [illegible] یہ کہنا [illegible]

جرأت یہ دل [illegible] — پہ کہنے کے وہ اشعار [illegible]

[illegible] نہیں ہے کوئی [illegible] — افسوس [illegible]

سو بار زبان [illegible] — پر [illegible]

[illegible] — افسوس [illegible] کیا [illegible] محبت

[illegible] — [illegible]

[illegible] — اب [illegible]

[illegible] — اور کوئی [illegible]

[illegible] — [illegible]

نہیں تو حیران ہوں خفا یار ہوا کس باعث — [illegible] دل سے آزار ہوا کس باعث

[illegible] مجھکو کہ تو — خون [illegible] میں [illegible] ہوا کس باعث

گر لگا یا نہیں [illegible] اسکو [illegible] تو سہلا — دم میں [illegible] ہوا کس باعث

سینے کب بزم میں دیکھا [illegible] حسرت — مجھ پہ برہم [illegible] رہا کس باعث

مرض عشق ہے آئینہ وہ دیکھے جرأت — پوچھتا ہے کہ تو بیمار ہوا کس باعث

کوئی دم میں اسکے جا نکلی [illegible] آج — چل [illegible] [illegible] آج

کل تم [illegible] تو رات [illegible] بیمار کو [illegible] — اب ہو تو دیکھ [illegible] دم میں [illegible] آج

[illegible] ادہر کو بھیجو قربان جاؤں [illegible] — کیا ہی بیمار [illegible] خدا آپ [illegible]

جرأت کچھ آپ میں نظر آتا نہیں ہے تو — کیوں غیرت [illegible] مجھکو ہوا کیا [illegible]

دل کی طپش کا کاہش جاتا نہیں علاج — کیا ہے ترے [illegible] کا نہیں علاج

کافر ہوں تجھ سا جو کسی کا خیال ہو — ای بدگماں [illegible] تیرے گمان نہیں علاج

افتادہ گان خاک کی سنتا ہی کب تھا — [illegible] آسمان کی گردش [illegible] کا نہیں علاج

احوال کیا بیان میں کروں ہائے اے طبیب
ہے درد اس جگر کا جاں کا نہیں علاج
اب وصل ہی تو ہجر کا ڈر لگا مجھے
جرات کچھ اس تری خفقان کا نہیں علاج
چین وقت شام ہی نہ بستر پہ نہ آرام صبح
گر یہی غم ہے تو کام آخر ہے اپنا شام صبح
وہ کہاں راتیں جو پیتے تھے اسکے ساتھ ہم
پیتے ہیں لبریز خون قہر ہم اک جام صبح

زورا بکر داغ جتا ہو حسین بند
گویا کہ شمع ناز و ادا ہے حسین بند
دیکھے نے کس نگاہ سے تھا آپ ہی نے ہاتھ کو
پہنا جو اسکو نام خدا ہے حسین بند
ہو بیچ بند پیر جسکے ہیرے بلور میں
پہنے وہ عشوہ گر تو بجا ہے حسین بند
اب دام دل کہوں میں سلسلے یا کہ زنجان
حیران ہے عقل میری کہ کیا ہے حسین بند
آتی نہیں ہے دام محبت میں کل مجھے
جرات تو وہ جسے پڑا ہے حسین بند

بجانے ہیں جو سو بار کی دختر رز نے گھر آکر
سنا دیتا ہے سب اک بات میں پیغامبر آکر
چھپنا ہی رنگی اب اس تک جا نہیں سکتی
کر چھپا تی سے گھسا جاتا ہے اکثر خنجر آکر
نکلوایا گیا ہے جو تمہارے گھر سے وہ مضطر
یہیں فریاد رہتا ہے کھڑا در در آکر
خدا کے واسطے پیغامبر کہدو یہ بات اسنا
پکارا تم کرو گھر سے کسیکو بام پر آکر
کہاں آئی کہاں بیٹھے سبھی جانے کہ پیچ و تاب
یہ سمجھاتا ہے ہمکو بیخودی سی ہاں ابر آکر

اس گل کی سی باری بہار آسمان پر
ہے سر اپنے نہیں چڑھا یہ ہوا آسمان پر
داغوں کا دھکے ہوئے تھا رات بھی گویا
تاروں کا کر دکھائے شمار آسمان پر
گر جرات یہیں کو فلک پر کوئی بچھائے
اندوہ کا بہا سے دیا ہے آسمان پر

روز حیران سا بیٹھا ہوں میں جو یہاں آکر
رہ گئے تم جو کسی شب مرے گھر میں آکر
سانس لیتے ہیں جو اب آہ تو لگجاتی ہے
ایک برچھی کی سی نوک اپنے جگر میں آکر
جیسے دریا میں نظر عکس شفق آتا ہے
خوش دل جسکے ہی یوں دیدۂ تر میں آکر
ستے بھی آنکھ فراق کہیں ہم تار گئے
اب کہاں جائیگا آپ نظر میں آکر
جرات آیا تھا نظر ہمکو یہاں اک جلوہ
مٹتے پھرتے ہیں اس انجمن میں آکر

دوڑے کل جنے اشک آہستہ کو دیکھ کر
رو دیا کر غمزدوں سے آسماں کو دیکھ کر

کچھ نہ کیا آنکھ اٹھا کر سرنگوں بیٹھے رہے
شام فرقت یا الٰہی یہ کدھر سے آگئی
جان بلب ہے جرات اب ایک عاشق تا کر گئے

اب خاک تو کیا ہی دل کو جلا جلا کر
یہ جی کوئی ستم ہی یہ بھی کوئی کرم ہے
کوئی آشنا نہیں ہے ایسا کہ یاد آتا ہو
جرات نے آخر اپنی جیکو بلا ب گنوایا

جو ڈرے اُس بت عیار کا وتا بہو ہو کر
جواب برسوں نہیں جاتے تو کچھ پروا نہیں اسکو
تری فرقت میں جرات نے اپنی جان دی ظالم

نہ جیکو دل کی خبر ہے نہ دلکو جی کی خبر
وہ شکل دیکھتے ہی محو ہو گیا ایسا
جو زندگی مری منظور ہے تو اے ہمدم

اس ڈھب سے کیا کیجئے ملاقات کہیں اور
کیا بات کوئی اُس بت عیار کی سمجھے
پھر اسکو بلا نذر کیا دل تو وہ جرات

بڑھکے ہی آتش غم یوں اپنے تن کے اندر

ہم اسطرح رہے یاران رفتگاں سے دور
خیال باندھے ہی کیا وہ بزم خوباں نہیں
پڑے ہیں خاک پہ نا طاقتی سے ہم اللہ
ہم بایہ باس صبا چمن کے دکھاتے ہیں بہار
بکہ ترکش شعلہ سوز زبان جرات دیکھ
آتش زن ہیں ہم وہ صفت اُسکا کیونکہ بیان لگا کر

محفل خوباں میں ہم اُس بدگماں کو دیکھکر
مرچلے ہم اس بلائے ناگہاں کو دیکھکر
سخت ہی کرتا ہوں اپنا امتحاں کو دیکھکر

کرتے ہو اتنی باتیں کیوں تم بنا بنا کر
غیروں پہ لطف کرنا ہمکو دکھا دکھا کر
کہتے ہو تم یہ باتیں ہمکو سنا سنا کر
ان بیمروتوں سے دلکو لگا لگا کر

تو کچھ دل میں سمجھ کر بات وہ ہنستا ہو قہقہ کر
کہو وہ دن جو بیٹھا تا تا وہ دامن کو لیکر
بچھوا کہ ہی رہنا اسکی جا دیکھ بیٹھ رہ کر

ترے بغیر کسیکو نہیں کسیکی خبر
نہ اسکو اپنی خبر ہے نہ آرسیکی خبر
خدا کیواسطے اوسے لگ اس گلیکی خبر

دلکو تو ملو ہمسے رہو بات کہیں اور
بھلی ہے جو ہمسے تو اشارات کہیں اور
ہوا کہ یہ بس کیجئے مدارات کہیں اور

ہر دم نئی طپش ہے داغ کہن کے اندر

غریب جوں کوئی رہجائے کاروان سے دور
جو بیٹھتا ہوں میں اُس شوخ بیحیا سے دور
برنگ نقش قدم کوچۂ بتاں سے دور
وہ پہونچے برگ گل اب صورت خزاں سے دور
رہے یہ آگ الٰہی مری زباں سے دور
ہر گل مری بات کو سنے کان لگا کر

لگ گئے یکسو داغوں کی عجب سیر دکھائی
سینہ پہ مرے غم نے گلستاں لگاکر
ہر بار جو سہتے ہو کسیکا ہے تجھے دہیان
کمرتی زخمی نگہ کو ہے ہفتاں لگاکر
کیا مفت میں اپنے تئیں رسوا کیا تو نے
اُس شوخ سے جی اے دل ناداں لگاکر
کیا جانئے جیتا ہی کہاں جا کو وہ جرأت
اک چاند سی صورت کا بہو دہیان لگاکر

ہم اہلیں ما نشا صاحس در کو نچوڑتے پتھر
وا ای حسرت ہوئے کیوں ہم بھی نہ روڑی پتھر
اے پری ہیرو نہ گا سنگ جا مدے زیاد
تیرے دیوانے نے کیا کیا نہیں ہیں جھوڑی پتھر
ابتو اُس کو ہیچ میں یہ حال ہی جرأت پاتا
ٹھوکریں کھاتے ہیں یوں بات کی روڑی پتھر

ہاں جب کوئی قصور میں گذار آئے نظر
جس طرف دیکھیں وہ ہی صورت یار آئے نظر
ایک طرف مور موندھیروں پہ کریں کیا کیا شور
ایک طرف ابر میں بگلوں کی قطار آئے نظر
ہار سو نغمہ سرائی میں ہوں مرغان چمن
شاخ در شاخ عجائب گل و بار آئے نظر
ہو گئے اطراف سے گنگہور گھٹا گھر آئی
کوندہ بجلی کی ہوا اور پڑتی پھوار آئے نظر
گردش جام ہو جیوں گردش چشمان بتاں
ہاتھ میں مطرب سرخوش کے ستار آئے نظر
ما غنغنا غزل اب پڑھ کوئی جرأت ستدار ✽
سنتے ہی تار ہے یارو نکو یار آئے نظر

جن دیکھے اُسکے جائے سخ و عذاب کیونکر
وہ خواب میں تو آئے پر آئے خواب کیونکر
پاس اُسنے تو بٹھایا دل اور تلملایا
اب جائیگا خدایا یہ اضطراب کیونکر
سینہ پہ پاؤں آسکا ہو وقت ذبح اے دل
دیکھیں تو اب کرے گا تو اضطراب کیونکر
کہتی ہیں چھپتے یوں جن شوخ کہ جب وہ نکلے
اب دیکھنے کی دیکھیں لاوے گی تاب کیونکر
اول ہی جا نکنی ہی پھر آخر یہی غالب ہونگی
آ ہر دم کہیں نہ جرأت پاتو عذاب کیونکر

رخش بیتابی پہ ہم وہ ہیں سوار آئے نظر ✽
جا لگی ہے جیب در جاناں پہ کنار آئے نظر
اپنے توسن کو ہو کا جو وہ کا وی پلائی
آتش حسن کا یک طرفہ حصار آئے نظر
دل کو یوں پھونک دیا آتش غم نے جرأت
جلکے جوں خاک سیہ کوئی دیار آئے نظر

نشست تا کسی صورت سی نہیں دہاں ہر روز
پہروں ہوا کئے لیئے پھرتی کہاں کہاں ہر روز
پیام اب وہ نہیں بہیجتا زبانی بہی
کہ جسکے لیتے تھے ہو تترس ہیں ہم زباں ہر روز

فراق میں کسی پیرو نشیں کا ہو حرکت
جگر پہ گھٹتے ہیں سوز نہاں کا فشاں روز

کچھ بھی نکلی نہ دل زار کی ہی یار ہوس
جی کی جی ہی میں رہی چاہنے کی بیمار ہوس

اور ما تم آئے ہیں یادار تہاں سے کیا شے
ہاں مگر آگے خریدیں ہیں خریدار ہوس

کہتے ہیں گلشن عالم سے مرغان اسیر
کھینچ لاتی ہے ہمیں جانب گلزار ہوس

کاش چھپ جائے وہ دم قتل تو کہنے ہر روز
ایک بوسے کی رکھے ہی یہ گنہگار ہوس

غم بٹانے کو جو بیٹھوں کسی غمخوار کے پاس
بیقراری بھی کہتی ہے کہ چل یار کے پاس

شرم کہلواؤ مرا پیچھے رہو جانے دو
آپ چپ چاپ نہیں جاتی ہر اغیار کے پاس

ہم اسیران محبت کو چمن سے ہے کیا
جائے ہیں جو نہ اپنے گل بیمار کے پاس

ہاں جو گھبرا کے بغل میں ترے کانٹا آئیں
چند اوقات کسی مرغ گرفتار کے پاس

دور سے دیکھ نہیں سکتے ہیں جرأت ہائے
جی یہ چاہے ہے کہ رو رو بات کریں ان کے پاس

جھکا وئے سے نہ لیجاؤ مگس اور طرف
کر سو آپکے اپنا نہیں دھیان اور طرف

وہ گیا کس طرف اٹھ جانے سے جسکے یارب
دل کسی اور طرف جائے ہے جان اور طرف

ہر طرف ناوک غم ہوتے ہیں ہم صید زبوں
جبکہ جاتا ہے وہ بے تیر و کمان اور طرف

یاں تلک بزم میں تنگ رہتے ہیں اسکو عشاق
کہ وہ منہ پھیر کے بیٹھے ہے نداں اور طرف

گر ہو منظور ملاقات نہ جرأت تیری تو کیونکر
کیا کروں میں کہ بتا جائے ہے دھیان اور طرف

پھر رنگ بدلتے ہیں یہ اپنا تو کیا رنگ
دیکھئے کوئی چہرے کو تو ہر دم ہے نیا رنگ

گرمی سے جو محفل میں بھبھوکا سا وہ آیا
تو ہیں رخ شمع سے کافور ہوا رنگ

جب چہرہ پہ میرے نہ رہی نام کو سرخی
تب ہنس کے کہا اس نے کہ لو اب تو کھلا رنگ

رنگت کو تری دیکھ کے کہتے ہیں یہ خوباں
ایسا تو کہیں ہم نے نہ دیکھا نہ سنا رنگ

جرأت مکر اب ہے تو انکار محبت
الفت کا ترے چہرے سے ہے ہے ہویدا رنگ

سیر کر دکھ ذرہ پردہ سے منہ یار نکال
دیکھتے لایا ہے کیا شمع خزہ یار نکال

ذکر محفل میں ہوا اس کا برہ پھر غم کا چلا
ایک ہر ایک لگا وہ جو نے تلوار نکال

جی میں ٹھہری ہے یہی بات کہ جب روز جزا
بھیجیں گے نامہ اعمال کو سب یار نکال

آنکے اُس وقت تیرے سامنے رکھ دونگا میں — چاک کر سینہ کو اپنا دل افگار نکال
زور آئی ہو زمیں ہاتھ یہ تیرے جرأت — اور بھی جی کا بخار اپنے تو اے یار نکال

عید قربان کو بھی دے گھری ہمیں یار نکال — جی میں آتا ہی گلا کاٹنے تلوار نکال
ابھی آجان شتابی سے کسے آیا ہے — جان آنکھوں میں ترا طالب دیدار نکال
دوں جواب سخن اسکو تو یہ جھنجھلا کے کہے — چل بے چل مجھسے نہ ہر بات میں تکرار نکال
مشتبازی ہو گر اُس شوخ سے بڑا استقلال — دل سے تو اپنے کہیں تو وہ چار نکال

آنکے آواز انچا جب وہ پرسنا جاتے ہیں تم — لب پہ میرے پھر خاموشی تکا جاتے ہو تم
کیا کہوں کیا کیا مجھے سوجھی ہے جب تھی صباح — میری آنکھ نے ذرا آنکھیں ملا جاتے ہو تم
روز و شب تا مہر میں اور دکھیہ ہو گئے ملال — چلتے چلتے اس لئے آنکھیں لڑا جاتے ہو تم
کچھ نہیں رہتا ہی پاس آشنائی تمکو آہ — ایسے ہو کر یک بیک نا آشنا جاتے ہو تم
اک غزل تو اور بھی پڑہے کہے ہم سخن — اے میاں جرأت ابھی گھبرا کے کیا جاتے ہو تم

میں تو سب کچھ چھوڑ بیٹھا ہوں تمہارے واسطے — چھوڑ کر تنہا کہیں پھر مجھکو کیا جاتے ہو تم
اپچلاہٹ سے گئے یاد اے حضرت دل آپ ہی — خود بخود جو بیٹھے بیٹھے تلملا جاتے ہو تم
آپ میں پھر وں نہیں آتا سمر کھلتے ہی آنکھ — مجھکو جو یک خواب میں جرأت کو آ جاتے ہو تم

دل و جگر جان تم عشق میں کھو بیٹھے ہم — جیسی دیکھیو کس طرح سے ہو بیٹھے ہم
لالہ خوں کے دریا کا کہیں قصل بڑا — بیٹھی ہی سی میں میں کچھ یار ڈوب بیٹھے ہم
وہ ڈر دونا ہا سا تیں ہر لگت تا تھا — اب نہ آ سینگے میاں خوش نہ ہو بیٹھے ہم
جب تلک دل نہ دیا تا تو پھر کچھ نہ خوش — اپنے دل دیتی ہی بس فرزدہ ہو بیٹھے ہم
دیکھو اُس شوخ ستمگر سے لگا کر جرأت — اپنے سب راحت و آرام کو کھو بیٹھے ہم

جو وہ ملاقات ہی سو جہان گئے ہم — اے خضر تصور تیرے قربان گئے ہم
اُس گھر کے تصور میں جو شب بند کیں آنکھیں — صد شکر کہ بدمنت دربان گئے ہم
منصب جو حسن آپکا سب پھر ہوئی ظاہر — جس بزم میں با حال پریشان گئے ہم
ایک واقعہ کا ما سے پہنے سے کہتا تھا وہ سنا — جز نسخہ کہ جو ہر بات کو ہم جان گئے ہم

کیا جانئے کم بخت نے کیا ہم پہ کیا سحر
جو بات نہ تھی ماننے کی مان گئے ہم

دریائے محبت نہ صدف آسا گہر کا رہے ہم
کبھی ہیں اس کنارہ اور کبھی ہیں اُس کنارہ ہم

مری وحشت سے رک کر دل میں لیلیٰ یوں کہتا ہی
الٰہی لگ گئی کیوں ایسی دیوانگی پیارے ہم

اُٹھاتا باغباں کیوں فصل گل میں تو ہے ظالم
پڑے رہتے کنج گلشن میں سمٹ بیچ کنارے ہم

یہی حالت رہی اپنی تو بس معلوم ہوتا ہی
یوں ہی مر جائینگے اک روز بیتابی کے مارے ہم

جنون خیز اور ہی پڑھئے غزل کی ہے یا برات
کہ ہو مشتاق اس لئے شعر آئے ہیں تمہارے ہم

تصور باندھتے ہیں اُسکا جب وحشت کے مارے ہم
تو پھر کرتے ہیں آپ ہی آپ کیا کیا پیار اظہار ہم

کئی یار نے دیکھا آج چشم قہر سے ہم کو
سزاوار عتاب بہت تو ہوئے [illegible] بدبخت ہم

وہ جب آئینہ دیکھے ہے تو کیا کیا [illegible]
سمجھ کر بیٹھتے ہیں [illegible] پیار [illegible] ہم

ملال علت سخن کیا [illegible] محفل میں
اگر چپ بیٹھے رہیں [illegible] ہم

نہ کہئے غیر سے آنکھوں [illegible] رخصت
نہیں نادان ایسے سب سمجھتے ہیں [illegible] ہم

بہک آئی ہیں الفت کی پیچ و تاب سے ہم
جو بر نہیں تو چھٹیں [illegible] عذاب سے ہم

ہے دیکھنا ہی نصیب [illegible] وصل میں بھی
اُٹھا لئے [illegible] سب سے ہم

کیا سوال جو اُس سے کہ کیوں تم آتے ہو
تو [illegible] منہ دیکھا جواب سے ہم

اگرچہ دل میں ہزاروں ہیں مدعا لیکن
زباں پہ لاتے نہیں [illegible] حجاب سے ہم

جو دیکھنے کو ہمارے وہ دیکھو ہو جرأت
[illegible] لیتے ہیں شتاب سے ہم

یاد آوے اُسکے گھر سے آتے ہیں تو اپنے گھر کو ہم
یا اب اپنے گھر میں بیٹھے دیکھتے ہیں در کو ہم

جب نہیں پاتے کوئی ہمدرد وقت اضطراب
تب لگا چھاتی سے روتے ہیں دل مضطر کو ہم

[illegible] نظر [illegible]
یہی ہیں [illegible] کو ہم

[illegible] دل [illegible]
[illegible] جب کسی [illegible] کو ہم

[illegible]
[illegible] گو ہم

جلتے دنیا [illegible] ہم
[illegible] ہم

[illegible]
[illegible]

ہو بستے رہتے ہیں ارمان رہا دلمیں کر آہ
ہو۔ ملاقات میں شوخ نزاکت کی پڑ جاتا فرق
گرد بہانہ پہ پھر پھر کے نہ آتے جرأت

جیسی محفل میں مہر یہاں یہ جا بیٹھے تم
گھر کی بستی لگا آسنے لگی ویران مجھکو
خوبرو آگے مرے آتے ہیں گو بن ٹھن کر
گیا ہے دینے تئے نام سہرا لے نے تم

قلق دل سے بدن آتا ہی تپش میں تمام
آنکھ خدا آنسو جدا ہیں کیونکر پیر ہوئیں ہم

بھڑا بھی فقط اُسکا نہیں نام خدا اکرم
جو نہ شمع بظاہر حرکت کم ہے یہ ہر دم
وہ سوختہ عشق ہوں جرأت کہ جگر پر

جوں اُٹھے پاس سے اس شوخ دلآرام کے ہم
گھر میں جاتا تو کہاں اُسکے میسر ہے گھر
سن سفارش کسی جرأت کبھی چھوٹی ہوں

ہو کیونکر رہیں یہ کب تک ستم ای یار دیکھیں ہم
لپٹ ہی جا گلے سے آ کر یکبار اے پیارے
سنا دیں کیونکہ جرأت پیر تری زوالِ قصہ

ہو ہیں مشکل جو ملیں اُس بت مغرور سے ہم
جان و ایمان و دل و دیں صبر گنوا یا ہے
نہیں معلوم کہ کیا دل پہ غضب ٹوٹ پڑا
بھیجے ہر چند کہا پر نہ وہ آیا یاں تک
اپنے پہلو سے وہ جب اُٹھ کے چلا اے جرأت

جا کے اُس پاس کسی شغل سے رہ جاتے ہم
گر نہ بیتابی سے وہاں شام و سحر جاتے ہم
وہ بدر رکھتے پھرے پہنچے جو نہ گھر جاتے ہم

یک بیک یوں جو رہے یا دہلا بیٹھے تم
خانۂ غیر کو جس دم سے بسا بیٹھے تم
دیکھوں کیا مجھکو تو بہبوت بنا بیٹھے تم

پھر مری چاہ کی کھل جاتی ہے کھل کھیلے تم
بیٹھے بیٹھے جوں ہی یاد آتے ہو البیلے تم
تو بغیر جو تنہا ہیں اُٹھو کہ چلے میلے تم

کا فرو سراپا ہے بہو کا سا بلا گرم
چھینٹے پہ پڑیں ہم رہ رو راہ فنا گرم
ہر داغ ہے خورشید قیامت سے سوا گرم

اُٹھتے ہی بیٹھ گئے اپنا جگر تھام کے ہم
صدقے جاتے ہیں تصور سے سرِ بام کے ہم
آشنا ہوتے ہیں ایسے کسی بدنام کے ہم

کہ غیر سے ہنسے بولے تو اور تماشا دیکھیں ہم
کہاں تک دیدۂ حسرت سے سو ہا دیکھیں ہم
جو تیرا نام لیتی ہیں ہما سے بیر دیکھیں ہم

دل تیرے دیکھ آتے ہیں گھبرا ہوئے ہم
دیکھو کر بسیت فزوں نا عشق میں مقدور سے ہم
یک بیک ہو گیا ابطال جو رہ دور سے ہم
کیا لیں نہ فقط کہ دل مجبور سے ہم
اُسکا منہ دیکھ کے بس رہ گئے مجبور سے ہم

تک ملا سکتے نہیں آنکھ نڈر تم سے ہم

لائے تشریف جو ہم پیش کی تم افسوس
وصل کی رات بھی چھپ چھپ کے ملے پیارے
تم تو رک جاتے ہو اک بات کے کہتے ہی سے
جا و جہ سے کہ کہنے کو تو جرأت ہیں یا ولے

اور یہ خواہش کہ ملیں آ کے پھر تم سے ہم
پوچھنے پائے تمہاری نہ خبر تجھ سے ہم
یہ مفصل کہیں گے وقت سحر تجھ سے ہم
ہم بھی ہو جاتے خفا ہو کے اگر تجھ سے ہم
تک ملا سکتے نہیں آنکھ نڈر تجھ سے ہم

گر غم عشق سے تیرے نہ غمیں ہوتے ہم
جب کے قمر پاس ہی وہ ماہ کہیں جا بیٹھے ہے
چھپ باعث وہ خوشی سی ہیں اکدم گذر راہ
رو رو کہتے ہیں وہ آ وے کہیں غم جرأت

بے اجل کا ہے کو رستے کے قریب ہوتے ہم
جی میں گذرے ہے کہ اے کاش یہ جیتے ہم
کاش پیدا ہی نہ اے جان حزیں ہوتے ہم
جب وہ آتا ہی تو اس وقت نہیں جیتے ہم

اظہار کہاں جب بر سر یار ہو گئے ہم
بد مست وہ جسم کہ چمن میں تھا اکیلا
بے یار نہ بیٹھتے ہیں نہ مرتے ہیں کہ جیسے
گو کام دو عالم سے رکھا چھٹ نہ ملا کام
کیا مرد نہاں تھا کہ گئی دل کی بھی جرأت

کچھ دیکھتے ہی نقش بدیوار ہو گئے ہم
افسوس نہ اس وقت بگلزار رہے ہم
تھا خوش ہو اجل اپنے گنہگار ہوئے ہم
پر کار محبت سے نہ بیکار ہوئے ہم
ظاہر ہے یہ شور و روز بیمار رہے ہو ہم

تک جو پردے میں جھلک اپنی دکھا جاتے ہو تم
میں تو سب کچھ چھوڑ بیٹھا ہوں تمہارے واسطے
اچپلاہٹ کسی یاد آ ہے حضرت دل آئی ہو
روز و شب تا بہ پیرامو روز بیٹھی ہو جگنو بدل
بجلی ڈر کے چپکے کیونکر کہ آگر کوئی دم
آپکے جانے سے کافر ہوں جو کچھ بیٹھی ہوش
آپ میں پھر نہیں آتا سحر تک کبھی آنکھ

اور جو پیک سر سے دلکو لگا جاتے ہو تم
چھوڑ کر تنہا کہیں پھر مجھکو کیا جاتے ہو تم
خود بخود جو بیٹھے بیٹھے تلملا جاتے ہو تم
چلتے چلتے اپنے آنکھیں لڑا جاتے ہو تم
یاد کچھ لے رابطہ مجھکو پھر دلا جاتے ہو تم
ایسی بیہوشی کہ دارو کچھ پلا جاتے ہو تم
شب کو دو تک خواب میں جرأت کو آ جاتے ہو تم

دم میں مجھکو لوٹے ہو تم دل اٹھا ہے اور کہیں
دیکھ کر مجھکو جو کہتے ہو تم آ دے شوخی ملت کرو

شعر پڑھتا نا ہم سے اور مضمون گٹھا ہوا اور کہیں
باتیں یہ سب ظاہر کی ہیں پر لڑنگ گٹھا ہوا اور کہیں

باتیں کرکے لگاوٹ کی یہ کافر ہوں گو بہت شاید
دل کو میرے لیتے ہو چوری نہ تم خدا ہو اور کہیں
چھیڑنا اُسکے ہو تو پھر یاد کرو تم فکر کو بان
جرأت میں جو نہیں ہے ایسے بات اور کیا ہو کہیں

یاد کرو وہ حسن سبزہ اور وہ آنکھیں پانی سے نوانیاں
کھلتے ہی رہ گئے ہیں سارے رنگ رس جن کا نیال
کچھ نہ کچھ کر بیٹھتا ہوں بات اُسکے برخلاف
تا کسی صورت وہ دے جھنجھلا کے مجھکو گالیاں
وقت اظہار ہ تا محفل میں رشک کی جب سب کچھ کہہ
ملگئی تو بس وہ باتیں سب کی پڑ ڈالیاں
ہاک جانب اُسکی کہوں کیا میں کہ لٹتی ہیں جتیں
اُسکے ہاتھوں گھر کے دیوار و در میں پڑ گئیں جالیاں
کاش جرأت وصل کا دن ہو ملد نصیب
ہجر کی تو کٹ نہ سکیں جاتی ہیں راتیں کالیاں

کیونکہ تم پاس سے ہم جائیں بھلا اور کہیں
یہی تو گت ہی نہیں یاں کو سوا اور کہیں
کیا قضا ہی ہو کر اب آتے ہیں تم پاس جو ہم
آپ جا بیٹھتے ہیں آنکھ بچا اور کہیں
یاں جو آتے ہی چلا دم تو یہ آواز سے تھے
یاں کا اخلاص چھپا رہتا ہے اور کہیں
دیکھے ہو سب کچھ جو نہیں جاتا ہے وہ شوخ
ایسا پایا ہے مزا تو نے بھلا اور کہیں
خاک تک بھی اُس کو جو ہیں جرأت ہے خوب
یا نصیبے لیجائے اوڑا کے صبا اور کہیں

کوچۂ جاناں سے جاتے ہیں پہ جا سکتے نہیں
گو اُٹھاتے ہیں قدم پر دل اُٹھا سکتے نہیں
کیا ہوئے وہ دن جو پیغام آتے تھے ہمیں
اب تو صدمہ ہجر کی اپنا اُٹھا سکتے نہیں
صورت اپنی تم کسی صورت دکھاؤ ہمیں
ہیں پرائے بس میں ہم ہم آ سکتے نہیں
میرے آنے کی منادی اُسکی گلیوں کرا
پاس مجھکو اُسکے ہمسائے بٹھا سکتے نہیں
اک نئے انداز کی ہے یہ بیاں جرأت غزل
اس سے بہتر آپ کیا مضمون لا سکتے نہیں

حال اپنا اُسکو محفل میں جتا سکتے نہیں
دل پہ ایسا تڑپے ہے وے ہم ہم تلملا سکتے نہیں
کیا کہیں کیا سینہ میں دل پھنس گیا ہے ہو
[illegible]
لوٹتا ہے دل قدمبوسی کو لیکن کیا کریں
ہاتھ اُسکے پاؤں تک مطلق لگا سکتے نہیں
پھر مرا اُسکے جا کے کس کو [illegible]
[illegible] بیٹھ سکتے نہیں
وہ بیٹھے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیونکر اب اس سے ملاقات ہو یارب کہیں — دل دیا اسکو کہ آیا تھا جو مہمان کہیں
دل مجروح کی کیا پوچھتے ہو مجھ سے خبر — خاک و خوں میں وہ پڑا ہوگا غلطاں کہیں
تیری بیتابی سے محفل میں یہ [illegible] — اٹھ کے بیٹھنے نہ لگے یہ مری قربان کہیں
جا بجا پھرتے ہیں ہم لیک نہیں ہوتا آہ — دیکھنا اسکا میسر کسی عنوان کہیں
آج کی تیری قلق سے مجھے ڈر ہے جرأت — کر نکل جائے نہ گھبرا کے تری جان کہیں

گھر سے نکلا وہ نازنیں نہ کہیں — ورنہ ہم دیکھتے کہیں نہ کہیں
کچھ بہت ہے چراغ چشم سے ربط — کر گئے گل اسکو آستیں نہ کہیں
درد دل بھی بہت کہا لیکن — اسنے باتیں نہ کچھ سنیں نہ کہیں
وعدہ وصل اس سے ہوں کیونکر — ڈر ہے کر بیٹھے وہ نہیں نہ کہیں
رہ گیا ہے ہاتھ سے تیرے جرأت — ہے گرفتار یہ کہیں نہ کہیں

جو ہوتا تاثیر پیدا کچھ بھی اپنی آہ و زاری میں — تو پھر کیا کیا قرار آجاوے دل کو بیقراری میں
تمہیں تو بار بار آتا ہمارا یاد غفلت میں — ہمیں سوجھے ہے کب نیک و بد اپنی [illegible]
کوئی گر مسکرا وے مجھ پہ آ دیا سیر تو [illegible] — کبھو ہے دیکھ لے یہ فائدہ ہے تیری یاری میں
جو دیکھا مضطرب مجھکو تو محفل میں کسی نے وہ — یہ کہتا تھا کہ ہے لطف محبت رازداری میں
کہ شب کو تو بھی [illegible] — پھرے وہ [illegible]

اب اسکے پیکاں نے مجھ ناتواں پہ ترس — تم تو زمین پر ہو ہم آسمان پہ ہیں
بندہ کی بس سفارش ہو لو وہیں کسی سے — عاشق یوں ہی تو صاحب رہبان پہ ہیں
دیکھ اسکو دور سے سب پیر و جواں کہے ہیں — ابتو لڑائی جھگڑے اس نوجوان پہ ہیں
ذکر جو سو جگہ سے آیا تو کہیں کہیں — وہ سب کہیں کے قصے جو قصہ خوان پہ ہیں
جرأت وہ قصہ سنو جو اپنی بھی کہانی — سب پھوٹ پھوٹ رو بیٹھے تری داستان پہ ہیں

ہے وقت خوش انہوں کا کیا لطف ہو رہے ہیں — دل بیچ کے جو رہے ہیں اور پاس پاس جو رہے ہیں
ہر جا میں یہ قلق سر سامنے اسکے کہیں — جو چاہیے سو کیجے پڑے ہم آپ پر ہیں
کس مضطرب کو پیارے تم ذبح کر کے آئے — جو دونوں آستینیں یکدست خون سے تر ہیں

بہ خدا [illegible] معصوم حسن لیجو — یہ آنکھوں سے دیکھئے جرأت ہوا اسکی بیداد نہیں

دیکھ آئینہ وہ اپنی ایڑی کو دیکھ بولا — حق تو یہ ہے کہ ہم بھی کیا ہی بہار پر ہیں
ہم دونوں کو کچھ اُس بن مشہدہ نہیں ہے جرأت — دل ہم سے بے خبر ہے ہم وہ سے بے خبر ہیں

کچھ بن آتی نہیں اس راہ میں لاچار ہیں — قید قسمت میں ہیں وہ جنکا گرفتار ہوئیں
جلوہ گر ہے وہی ہر جنس میں اللہ اللہ — طرفہ وہ شی ہے کہ جس شے کا خریدار ہوئیں
مجھکو در پردہ سُنانے ہو عبث آوازیں — فقط آواز کو سُنے کا گنہگار ہوئیں
مضطرب گرد تری گلی کے پڑا پھرتا ہوں — نظر آجا کہ میاں طالب دیدار ہوئیں
نام ہے فرقہ عشاق میں جرأت میرا — کھینچے تیغ کہ سر دینے کو تیار ہوئیں

منہ چھپیں وہ جھجک کی جو قدموں سے جا لگوں — کیا قہر ہے بھلا کہ میں ایسا بُرا لگوں
دن عید کے جو مجھسے وہ بیٹھا الگ تلک — ظاہر یہ تھا اُس سے کہ گلے اسکے کیا لگوں
جرأت یقین ہو تو بھی کنارہ کرے وہ شوخ — گر منہ سے اُسکے گور کنارے میں جا لگوں

مجھسے مت پوچھو کہ دمساز کسے کہتے ہیں — میں تو محرم نہیں ہمراز کسے کہتے ہیں
خانہ پرورد قفس ہم ہیں اسیر ای صیاد — تو بتادے ہمیں پرواز کسے کہتے ہیں
کہکے فیروزے سے مرا رانده بہر سو مجھے ہے — مجھسے پوچھے ہے کہ غماز کسے کہتے ہیں
بعد مرنے کے مری لاش پہ لانا اُس کو — ابھی مت پوچھو کہ اعجاز کسے کہتے ہیں
شعر جرأت تو نہ پڑھ اس سے کہ مانا لب کر — جو سمجھتا ہو انداز کسے کہتے ہیں

بھلا دیکھو تو ہم تم ایک ہی بستی میں بستے ہیں — سو تس پہ یہ غضب ہی دیکھنے کو بھی ترستے ہیں
کیا ہے ذبح ہم کو آپکے تیغ تغافل نے — اگر ہم بسملوں کے قتل پر کیا آپ کستے ہیں
سنا کرتا تھا جو اشعار اپنے رو رو شب جرأت — سو اب آواز بھی ہم اسکی سننے کو ترستے ہیں

چوٹ کھاتا جو رہا میرے گلے آکے کہیں — ورنہ دل میرے سے نکل جائیگا گھبرا کے کہیں
صحبت یار ہے اور خوف ہے جا سو سو کا — دل سو وہ زدہ مت جا بیٹھ چلا کے کہیں
ضبط وحشت ہے تجھے ای دل دیوانہ ضرور — آشنا آتا ہی نہ وہ چھوڑ دے جھنجلا کے کہیں
خوف اُس بزم میں دسکے خفقان سے ہے یہی — کہ نکالو یہ زبان سے نہ کچھ اکتا کے کہیں
کی وحشت میں یوں تحریر لکھے جرأت سے تھا — جوں چلا جلنے کسیکو کوئی بہلا کے کہیں

... [illegible] تاب اب ... نہیں
... [illegible] لب جنوں
آیا جو اپنے لیا وہ انہیں ہم کو ہجر میں بھی
آنکھوں کی راہ نکلے ہے کیا حسرتوں سے دم
حیرت ہی ہمکو کیونکہ ہے جرأت وہ چین ہو

ہے ہے خدا کے واسطے مت کر نہیں نہیں
بس بس پرے ہو شوق یہ اپنے تئیں نہیں
یوں اور کیا جانیں کوئی حسین حسیں
وہ رو برو جو آپہنچے دم واپسیں نہیں
جس بن قرار جیکو ہمارے کہیں نہیں

تفرقہ ایسا بھی کم دیکھا ہے ای ہمدم کہیں
اب جو ربط انسے ہوا افزوں تو یہ دہر کا شک
ٹک ادھر کو دیکھیو اللہ رے عالم ترا
ہے زباں پر اپنے جرأت اب یہ مطلع زار کا
چھوٹ جاویں غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں

دل کہیں ہے جی کہیں ہے وہ کہیں ہم ہیں کہیں
آہ یہ اخلاص انکا ہو جو جاوے کم کہیں
سارے عالم میں سین کیا ہے یہ عالم کہیں
درد فرقت سے جو کل پڑتی نہیں انکو کہیں
خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں

ایک گھر میں بھی کبھی ملکے نہیں بیٹھتے ہیں
دیکھیو ہم خاک نشینوں کو وہ بولا کہ کہیں
اٹھتے ہی چھٹتے ہیں آنکھوں کے تو فوارے سے
بیچ قطرے دیکھتے ہیں آنکھ اٹھا کر کیا خاک
دیکھو منت سے مرا کوئے بٹھانا جرأت

ہم کہیں بیٹھتے ہیں آپ کہیں بیٹھتے ہیں
اور جا کہو نہیں کیا یہ جو یہیں بیٹھتے ہیں
جب جا تجھے ہم لے ساتھ ہمیں بیٹھتے ہیں
وا نوٹے ہم یہ دھرے سر کو یہیں بیٹھتے ہیں
اور اس شوخ کا کہنا کہ نہیں بیٹھتے ہیں

چشم پر نصیبا کی آنکھیں
مے کے پینے کا مست کردہ تھا
کیا کہوں سب سے جھیلتی ہے جگہ

ہیں قیامت بہار کی آنکھیں
تیر چھٹتیں خمار کی آنکھیں
اس مرے گلعذار کی آنکھیں

ورنہ تیری وہ اپنی تھیں
برچھیاں سی گڑ گئیں مجھ سے
جسکی آنکھوں سے لگ نہیں سکتیں

اس مرے خاکسار کی آنکھیں
جو ہوا سامنے دو چار کی آنکھیں
ایک سو لے ہزار کی آنکھیں

شکل دکھلا کے کہیں تو ہیں
ہم ہم دیکھ دیکھ رہتا ہے

نیچ کرجائیں نہیں تو ہیں
وہ سے وہ لے دو ... تو ہیں

جسجگہ چین کا نہیں ہنگام
ایک دن ہو ... جرأت

ہم سو چین ہر جگہ نہیں
آہ یہ آہ آتشیں تو ہیں

دیکھیو شوخی کہ رہتا رو نا تواں پار رہیں
دسترس مجھکو نہیں پر ہے ہوس پابوس کی
جن دنوں وہ تو لطف سے آنکھ ہی ...

دور سے صورت دکھا جاتا ہے وہ آ کر ہیں
ڈال دی پاؤں پہ اس کے کوئی لیجا کر ہیں
دیکھ لیتا تھا وہ کیا لطف سے شرما کر ہیں

بات منہ سے اُسکے محفل میں نکلتی دمبدست
وہ کسی جا گر نظر آیا نہ ہمکو اور آہ
اسکو قد موزوں تو اے جرأت جہاں ڈھونڈے تھے ہم

فدا ہیں اُس سے لگ چلنے کی سو تو ہو بہو ہیں
نہ رہنما تمہیں جو نظروں سے نظر ہی کمال ہو
خدا شاہد ہے وہ یہیں جان میں لیجان آتی ہے
مناسب گر جو جانا بار بار اُسکا نہیں جرأت

دیکھ اے غنچہ رنگ سے غنچے تو صبا یاں
خواب میں بھی وہ نظر آتا نہیں مدت ہوئی
اس سے اودھر میں غافل تو اے جرأت نہ بیٹھ

برنگ مہر جو گردش میں ہمکو سارے دن
رہو تو تا ہے ہم آغوش جبکہ وہ پیارا
شب وصال میں پیدا نہ سامان تمام ہوئے
بوصل کیونکر سہل ہوں نہ ہجر کے ایام
لگایا غم نے جوانی میں کیوں میاں جرأت

ضعف ایسا کہ چلیں واں تو چلا جائے کہاں
رفتگی سے دل پہ جو دکھے یہ اندیشہ ہے
رو برو جبکے خموشی میں کلیجہ تھرائے
یعنی جو چاہیے تبھی سہنے کا روادار نہیں
دل سے ہوویں تو پھر پاس نہ بیٹھے تو کیا
ماجرا اپنا عجب قصہ جانکاہ ہے آہ
صورت نقش نگیں صفر بدنامی پہ
کب بیٹھتے ہیں چین سے ایذا اٹھائے بن

آہ اے بیتابی دل یاں نہ رسا کر رہیں
مار ڈالا دل کی بیتابی نے وہ جا کر رہیں
کاش عالم جانتا اپنا تو کہتا یا پکار کو ہیں

ساقی جو نہیں پاس تو کیا کیا تلملاتی ہیں
کبھی ہم التفاتاً اک جھلک سی دیکھ پاتے ہیں
کبھی صاحب ہم آواز اپنے بندی کو سناتی ہیں
وہ لے کیا کیجے بیتابی سر ہم اٹھا جاتی ہیں

کرتے ہیں تیرے لئے کس کس کی خاطر داریاں
جاگتے ہی جاگتے کٹتی ہیں راتیں ساریاں
ہو رہی ہیں چار سو جانبی کی تیاریاں

جو تم پہر آؤ تو پیارے پہریں ہمارے دن
عجب مزے کی تہیں راتیں عجب تھے پیارے دن
فراق یار کا دیکھا نہ جیسے بار ہو دن
مگر خدا ہی یہ بگڑے ہوئے سنوار ہو دن
ابھی تو سیر تماشے کی ہیں تمہارے دن

اور قلق یہ ہو کر رہیے تو رہا جائے کہاں
اب خدا جانے یہ جوں پیک صبا جائے کہاں
حرف مطلب کہو پھر اُس سے کہا جائے کہاں
رہیں اک لحظہ گر اُس بن تو رہا جائے کہاں
دور سے آنکھ لڑانے کا مزا جائے کہاں
گریباں سیجئے رو رو تو پھٹا جائے کہاں
جرأت اب بیٹھ گئے ہم تو اٹھا جائے کہاں
لگتا نہیں ہے جی کہیں لیکا لگائے بن

جب تلک نہ بیقرار ہوں پڑتا نہیں قرار
بن آہ و نالہ منہ سے نکلتی نہیں ہے بات
زنداں لگے ہے گھر جو کسی کے ہوں اسیر
دیوانہ گر ہوں تو پھریں ہر دم کہیں سیر
جنبش نہ دست و پا میں ہو اور شورش جنوں
افگار سیکڑوں دل ہیں اگر ہو فن عشق
قاتل سے گر دو ٹلے تو جرأت ہماری کیا

آتا نہیں ہے چین رہیں تلملائے ہیں
حیراں بیٹھے رہتے ہیں آنسو بہائے ہیں
آتی نہیں بجز کہیں ہم آپے جائے ہیں
کہتے ہے بات حال پریشان بنائے ہیں
افسردہ طبع رہتے ہیں در ہو میں چھائے ہیں
وابستگی کہاں ہے کہیں جی پھنسائے ہیں
جوں گل شگفتہ ہووے کوئی [illegible]

دیکھا کل لیلیٰ و مجنوں کی وہ تصویر کو
ہمیں کہا دیکھے ہی میں نے خواب میں یوں گیا
دامن نہ کور کو سنا تھا وہ قاتل کہیں
ملکے بھی دینے کا جرأت تمکو نہیں تقصیر ہی

ابر تئیں دیکھے تماشہ اور گاہ مجید تکبیر کو
دوستو مجھے کہو اس خواب کی تعبیر کو
آن ہو پہنچا سر پہ میرے تیغ کر شمشیر کو
کی بہت تدبیر لیکن کیا کروں تقدیر کو

آہ اس شوخ ستمگر کی ادھر ہو کہ نہو
ہم وہ اسکی جو ملاقات میں ہو فرق تو آہ
پہنچے و فراق جیسے صدمہ جیسے [illegible]
جرأت اب بیٹھ کے جوں حلقہ دیا انشا اٹھو

گذرے ہے ہم جی ہی سے اب اسکا گذر ہو کہ نہو
حال ہر لحظہ مرا نوع دگر ہو کہ نہو
دلمیں اس شخص کے درد اثر ہو کہ نہو
پھر خدا جانے کہ اس رہ سے گذر ہو کہ نہو

گو وہ دن [illegible] تھے خوشی سکھ و استاکو
خداوندا مری اور اسکی ہیں اشنا کے خلق
جیا کی پاس بیٹھو یہ جو آنکھ اسکی نہیں ملتی
تصور ذبح کرتا ہے اب اس مرغان بسمل کا
ملا علم گریہ ہے احوال اس [illegible] کا
یہ وحشت ہے کہ جرأت جب [illegible]

ہم اپنی مہربانوں کو تم اپنے ناز دا پ کو
مٹا دی تھی گرانی صحبت [illegible] آل انکی بہار کو
تو کیا کیا سوچ [illegible] کہ ہم بہ [illegible]
بحسرت تکتے ہی ہیں ہم قفس میں آشیانوں کو
پڑا دیکھ جو دیکھے آسمان نے [illegible]
و کد [illegible] بند کر لیتے ہیں باز [illegible]

حسن نظارہ کو نہیں نہ دیکھے وہ آنکھ
جسکو سیر چمن حسن نہ ہو مد نظر

جوں گریباں ہم عشق ہو پھٹے وہ آنکھ
دست مژگاں سے سدا سینہ کو کو ڈو وہ آنکھ

دیکھتے دیکھتے اُس شوخ ستمگار کی راہ
آگئی جان [illegible] دیدار کی راہ

جان بلب گو ہوں پہ ہو تو مری [illegible]
دیکھیے [illegible] کی راہ

[illegible] آ گیا قافلہ اشک رواں
[illegible] کی راہ

پلکے تنہا [illegible] اُسکو یہ مانگوں [illegible]
[illegible] نہیں تو [illegible] اُسکی راہ

اتنا پیغام تو اب اُسکو سنا دے کوئی
آج [illegible] دیکھوں [illegible]

جلد آ جاؤ کہ سب دیکھتے ہیں راہ کچھ اور
[illegible] دیکھوں [illegible] اگر [illegible] کی راہ

مسکراتا ہی عجب ناز سے شرما کر وہ شوخ
چاہ کی آنکھ سے [illegible] پیار کی راہ

[illegible] سخن نکلی یہ جرأت ہو کر [illegible]
شعرا ہو [illegible] اشعار کی راہ

اللہ اللہ رے [illegible] پردہ نشیں کا پردہ
[illegible] کا پردہ

جنبش ہر چند کیا [illegible] وقت وداع
کھنچ گیا اپنے دل صبر گزیں کا پردہ

[illegible] ہے کہ چمک جا [illegible]
لطف رکھتا ہے یہ اُس ماہ جبیں کا پردہ

[illegible] ہو کر اغیار سے ملتا نہیں یار
ایک ظاہر میں یہ رکھا ہو [illegible] نہیں کا پردہ

[illegible] بیتابی اگر [illegible] فنا [illegible] جرأت
زلزلہ آئے [illegible] کا پردہ

[illegible] بیقراری اور کچھ
دمبدم ہوتی ہے [illegible] حالت ہماری اور کچھ

[illegible] کر دیا کرے
اسکے [illegible] تیر [illegible] اور کچھ

دیکھو [illegible] ورنہ جان
کیفیت [illegible] بادہ خواری اور کچھ

[illegible] کس طرح صحبت [illegible]
[illegible] اور [illegible] مرضی تمہاری اور کچھ

عشق میں [illegible] ہوں تبدیل [illegible]
[illegible] جرأت [illegible] نظر آتی [illegible] اور کچھ

[illegible] کہ غیر پاس نہ بیٹھ
خدا کے واسطے مجھ پاس تو آ اُس پاس نہ بیٹھ

چل [illegible] دیکھتے ہیں بزم میں غیر
[illegible] سب تیرے آس پاس نہ بیٹھ

نہیں ہے خوب دل اُس [illegible]
کیا [illegible] اور کچھ قیاس نہ بیٹھ

دل [illegible] باغ جہاں وہ جا ہی کیا
گل [illegible] آتی ہے بوئے پاس نہ بیٹھ

پھر اُس سے وہ دل اپنا بیان کر جرأت
شب وصال میں آتا تو ہو اداس نہ بیٹھ

[illegible] / [illegible] کیا گل کرتے

[illegible] / [illegible] پانی

تو سمجھ [illegible] ہر دم [illegible] حالت پانی / اے صبا [illegible] پانی

سمجھا اس ابر و محبت کی [illegible] ہے / مجھ [illegible] پانی

ایک تو پانی ہے [illegible] / [illegible] پانی

[illegible] عیادت کو [illegible] سے / حال دل کیونکر کہیں [illegible] طاقت پانی

جرأت بیمار محبت تو عبث کرتا ہے / کہ سخن میں تری [illegible] پانی

یہ وضع نئی تم نے اب اے یار نکالی / ابرو پہ نظر کرتے ہی تلوار نکالی

پھر اس نے لگے وعدۂ وصل [illegible] / ہر بات پہ سو طرح کی تکرار نکالی

نظارہ کا گر شوق نہیں اسکو تو [illegible] / کیوں بام پہ [illegible] کی سر بازار نکالی

ہر گام پہ ہو جائے ہے اک حشر سا برپا / یہ تم نے نئی چال کی رفتار نکالی

پڑھ تازہ مضامین کی جرأت غزل اک [illegible] / یہ طرز [illegible] تو نے نئی یار نکالی

ظلمات کی اک راہ [illegible] نکالی / اے آئینہ [illegible] جو کیا [illegible] نکالی

[illegible] / سچ دیکھو کیا [illegible] نکالی

اب نہیں [illegible] / [illegible] اپنے کلیجہ کی [illegible] نکالی

جب بند کیں آنکھیں [illegible] / کیا [illegible] کی [illegible] نکالی

[illegible] جرأت سو [illegible] / دل لگتی [illegible] کی [illegible] نکالی

[illegible] لیجائیے / گر [illegible] اٹھا لیجائیے

ایک دل تھا سو تو اسکو [illegible] دل ہی [illegible] / اب [illegible] کہ اسکی نذر کیا لیجائیے

[illegible] آہ سے کھلتی ہے [illegible] / گر [illegible] لیجائیے

[illegible] / [illegible] کیونکر [illegible] لیجائیے

[illegible] / [illegible] لیجائیے

[illegible] / [illegible]

سن تو وہ معانی اور جرأت کی غزل
خوش ہو تو مضمون بہم ملک پر الیلیے

بیٹھے ہی دل کو نہ صاحب نے کہاں لیجا ہے
جب ہوا مردہ تو پھر ہوا اچھا لیا ہے

اک نظر دیکھوں تو یوں کہتی ہے وہ چتون شریر
آنکھوں ہی آنکھوں میں کیفیت اڑا لیتی ہے

صاف بیگانہ نظر آنے لگے ہے وہ ہمیں
واں جسے اپنا سمجھ کر آشنا لیتی ہے

آنکھ والا وہ شوخ ہے جسکو دیکھے سو یوں کہے
کب ہے وہ دل کا رالیتی ہے منہ ناز اپنا لیتی ہے

منہ ہی منہ میں کہتی ہے جرأت ان تنگ کے
ہائے مجھے اب سلا کیونکر زہر دیا لیتی ہے

سنا ہے وہ خفا مگر وہ ہے بیمار کیا کیجیے
عیادت کو بھی جانا ہے یہی دشوار کیا کیجیے

خیال اسکے جو بیخوابی کا گذرا ہے ترے ہم شبکو
لگا لے نہ بہانے سے آنکھیں بیتی ہے بیدار کیا کیجیے

طبیبوں پاس جانا اسکا ہم جیسوں سے کیسے ہے
تو جا کر بیٹھ رہتے ہیں سر بازار کیا کیجیے

کسی کے بیچ بھی سکتے نہیں احوال پرسی کو
مگر یہ چپکے چپکے کہتے ہیں بیمار کیا کیجیے

کہیں افسوس ملتے ہیں کہ جرأت ہم نے سمجھا تھا
نہیں تو اپنے کو سہلائے گہری دیوار کیا کیجیے

بھول گئے تم جن دنوں ہم پر بہ انداز کی تھی
ہو رہتے تھے کیا کیا کچھ چھپے عیش ہنسانے جاتے تھے

بے خبر جو ستمگری تھی اور سکت لطیفہ ہمارے کی
ہو کر کبھی ہو خفا تھے ہم ہو تو مانے باتی تھی

کیا کیا کچھ تمہاری طرفداری کی پیاری باتیں
کس کس ڈھب سے چاہتا کر رہا بڑا مچاتے تھی

یاد کیا تمکو سو جیتی تھیں اور کیا کیا ہمکو جیتی تھیں
ڈھب ہے کہ جب آپس میں کچھ ٹھہر کر ملتے تھے

کوستے ہیں تم انکی خوشی آمد جو تھے ہمراز
ہر ہر بات پہ کیا کیا انکے ناز اٹھاتے جاتے تھے

وصل کی شب ہوتی تھی جب صبح تو دل کی [illegible]
ہم کہتے تھے تو گھبرا تے ہیں تم گھبرا سے جاتے تھے

سلتے ہیں ہم ہاتھ اب اپنی یاد ... [illegible]
اپنی ہاتھ جب ملتے تھے ہم گلے لگانے جاتے تھے

پیٹتے ہیں اب سر جو جگر ہم [illegible]
اپنے سر کی دیکھے سہیں [illegible] جاتے تھے

تنگ ہے اب اس ناطے ایسا جب [illegible]
یا پڑ بیٹھے کو جرأت ہی کے [illegible] تھے

ازبسکہ ضبط محبت نہیں چھپتا ہم سے
سب پہ ہے راز دل اپنا وہ پوچھتا ہے ہم سے

مریض عشق ہیں ہم جسکی کیا تماشا ہے
کہ اپنے درد کا پوچھے ہے وہ دوا ہم سے

غضب ہے جسکے لئے ہم جہاں سے پھر بیٹھے
سو یوں کہے ہے وہ نادان دلربا ہم سے

ہر دم ہشغلہ گریہ جسکی قسمت میں ہے
شور و زار ہو تم سے پڑی ہو بہتا وُ تم
کبھی دکھائی ہے فال اور کبھی ہزار شگون
سمایا اُسکے یہ دل میں تو سچ ہو حرکت

کہے ہے روکے اپنا وہ ماجرا ہے
ہو گیا سبب کہ دل اُسکا بھر گیا ہے
کہ کبھی ہے دیکھو تو ہوگا وہ آشنا ہے
کہ کیونکہ ہوگا وہ پھر آشنا پہلا ہے

(۱۱)
گر کہیں ہم ایکے دل تم جانو خواہاں ہوئے
حیرت افزا حسن جو اپنا دکھایا آپ نے
پاس بٹھلائے مخمل اور آپ ہو شوخ خفا
بل بیٹھ شوخی بن سنور کر اپنی کرسی جب کہیں
(۱۲) تو بدن جنبش میں لاکر کہتے ہیں کیسی نازسی
جو تمہارے سب حال شاعر ہوں پہ بے طلب

جی ملا کر خاک میں ہمکو ملایا آپ نے
اک مرقع بزم خوباں کو بنایا آپ نے
آہ روز وصل بھی کیا کیا ستایا آپ نے
تھے گئے جانے ہیں تب یاں بلایا آپ نے
ہم تو ہیں ایسے ہی پھر کیوں دل لگایا آپ نے
ریختہ یہ کیا میاں جرأت سنایا آپ نے

پہلے تو اے میرزا الفت کو بڑھایا آپ نے
یا ہمارے ملنے والوں کی تھی یہ ہستی چھٹی یاد
یا پھر عالم ہماری خوشی منظور تھی
یعنی پہلے پر تکلف پاس بٹھلایا اور آہ
یا وہ بن بن اپنا عالم ہمکو دکھلاتے تھے تم
یا ہمارا دھیان رہتا تھا تمہارے جی میں چڑھا
یا ہمارے پاس پہروں بیٹھتے تھے آپ
یا ترقی پر تمہارا وہ مدام اخلاص تھا
ہائے یہ سودا کہ بے مد پھر وہ کچھ یہاں
چھوڑ بیٹھے تب ملاقات آپ بھی ہر کسی کی

پھر گیا جب دل تو پھر در در پھرایا آپ نے
یا ہماری یاد کو دل سے بھلایا آپ نے
یا رلا کر ہم یہ عالم کھینچایا آپ نے
لگ گیا جب دل تو اک پھر ڈھلکایا آپ نے
یا بگڑ کر نور ہی عالم دکھایا آپ نے
یا ہیں اب اپنے تئیں تلوار سے گرایا آپ نے
یا بہ رنجش پاس سے ہمکو اٹھایا آپ نے
یا بڑھا کر ربط اب بالکل گھٹایا آپ نے
یا رہے ہیں جو تھا خفا سا دکھایا آپ نے
جبکہ بنتا سارے عالم کا چھوڑا یا آپ نے

ہیں یکجو سیر وہ جیتا تھا اور ہم اُسپہ مرتے تھے
وہ سوز دل سے پھر آتا تھا تک شرع آنکھوں میں
[illegible] وصلیں ہو سکتے [illegible] بعد پھر [illegible] مرتا

ہیں تنہا میں بیٹھا [illegible] کیا عشق
اگر ہم کبھی بیچینی سے آہ سرد بھرتے تھے
تو وہ کہتا خدا شاہد ہوا اسکا ہم بھی مرتے ہیں

[illegible] پر ہی
[illegible]
[illegible] الفت [illegible] سو آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس [illegible] بالا [illegible]
[illegible] اور [illegible] غالب [illegible]
[illegible] آن نئی [illegible] سب باتیں
[illegible] گر اسکا [illegible] سے [illegible]
[illegible] دکھا کر چلے گئے
[illegible] سب کی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دکھا کر [illegible] اور تم [illegible]
[illegible]
[illegible] کرتا تھا تو اسے [illegible]
[illegible]
[illegible] ان کو [illegible] کہ وہ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] اسکو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آفت [illegible] شوخ
[illegible] وہ ہر شکل چھپا لیتا ہے

میں بھی در پہ ترا ہوں [illegible] تو
بس کبھی تئیں جلدی سے بلا لیتا ہے

لیجیو ہو کوئی اس پاس جو تجھ مضطر کو
پہلے کیا کیا نہیں باتیں وہ سکھا لیتا ہے

ضبط گریہ سے [illegible] دل [illegible]
پانی جیسے کہ کوئی زخم چھپا لیتا ہے

وقت [illegible] چمکتا ہی ہر رنگ غنچہ
چپ کے جب وہ [illegible] گلرنگ مزا لیتا ہے

وصل اب ہی تو [illegible] گھبرا کر آہ
[illegible] وہ [illegible] اٹھا لیتا ہے

[illegible] جا کر آہ
گھر میں میرا [illegible] وہ کب مجھکو بلا لیتا ہے

ہاں کوئی [illegible] سے [illegible] تو بندہ
اُسکے آنکھوں نے تک آنکھوں کو ملا لیتا ہے

سو طرح کا سوچ اپنے دل میں [illegible] آتی ہے
[illegible] اُسکے کوئی جب آ کر کچھ کہتا ہے

جسکی [illegible] میں آتی ہے
یک بیک آیا [illegible] کس طرح [illegible] ہے

اچھا ہے [illegible] دیکھ کر [illegible]
آسمان [illegible] کس طرح جھکاتی ہے

عشق کی [illegible] جلا جاتا ہے
[illegible] سینہ میں [illegible] آگ سی [illegible] ہے

ساقیا [illegible] رکھ جام زمرد فام کو
سبزہ صحن چمن کس کس روش لہراتی ہے

کیا غضب [illegible] نہیں [illegible] دل
بات کرتی ہی اُس سے [illegible] ہے

[illegible] جب [illegible] سے اُس ظالم کی آتی ہے صبا
[illegible] سر تا قدم [illegible] ایک [illegible] ہے

ہر شگفتہ یہ غزل [illegible]
دیکھیں مضمون [illegible] ہے

[illegible] اُس شوخ کا یاد آتی ہے
جب [illegible] ہے

ناصح مشفق نصیحت اپنی بس [illegible] کرو
میں اُسے [illegible] جیسے [illegible] ہے

وعدہ [illegible] وہ اور میں [illegible] اب آہ
اُس سے [illegible] اور [illegible] ہے

عقل [illegible] گم ہو [illegible] اور [illegible]
[illegible] انجمن میں [illegible] ہے

کیا [illegible] ہو اسباب [illegible]
جی کہیں لگتا نہیں جب دل کہیں [illegible] ہے

[illegible] ہم اُس سے [illegible] کہ [illegible] کے
پر [illegible] ایک [illegible] پھرا گئے

بیٹھا نہ جب [illegible] آ کے [illegible] پاس
[illegible] آہ [illegible] گئے

بن دیکھے اُسکے گھر کو پھر آئے تو کیا کہیں

کیا مضطرب ادھر کو اُدھر ہم پھرا کئے

بیکسی کا شغل تھا جیسا میسر یار سے
کچھ جنونِ عشق سے بیہوش ہیں گھبرائے ہوئے
گر کہوں میں جاں بلب ہوں خواہش یا رب نہیں
چشم سے طوفان اشک اُٹھتا ہے جب آتا ہے یاد
عاشقی میں ہم پسندگی جرات عبث

خون کی آئی سب پہ اب ویاں دردِ ناک
کا متے چار سو رہ جانے دیں تا پیار سے
تو کہے جو نہیں وہ مجبوری بیزار ہے سے
وہ بیٹھا تا اُسکا اور آنکھیں ملاتا پیار سے
کوئی بھی ما نہ ہوا ہے آہ اس انکار سے

شب وہ نہ بیٹھا اس شوخ کی آنکھ نے ستم ہے
کیا ستم جوانی میں یہ سیکھیں عجب ادائیں
اب صد شمار اُسکا ہو مجھسے شمار آہ
مشکل ہے بیگر ہوا ہے میں جرات

پھر آنکھ جو کھل گئی تو عجب سوچیں ہم ہیں
کچھ تم تو لڑکپن میں ہی ایجاں ستم ہیں
مت پوچھ شب ہجر یا جو ہم پہ الم ہیں
ہیں زندگی جب تک تو ہزاروں ہی غم ہیں

لپٹ ایک اپنے منہ سے خاک کو میں یار کر لیجئے
کہیں ہیں یہ تنہائی قدسیوں میں کھو بیٹھیں
کہاں اب وہ کہ جو گزرے یا تھی نہ نکل آئے
جو کہ بجا دست قدرت پہ خود بے نگاہ
ہم آغوشی میسر گر نہیں ہر جائی جرات

کبھی تو یا رب ان ہاتھوں سے اُس عنبر کو ملئے
خدایا تو نہ ملے اس وقت اغیار کو ملئے
ہزار احباب [illegible] فتنہ کا اس دیوار کو ملئے
تو پھر دیں جان کے کیا کچھ دلدار کو ملئے
تو کیا کیا کچھ گلے سے پھر لگا کر یار کو ملئے

دو غصہ میں جو کھینچ کر شمشیر بولے ہے
دیوانہ ہوں ولیکن بلبل تصویر ہوں گویا
مزہ ہوا انجمن میں اپنی رسوائی کرانا سے
فغاں سنکر جو وہ ہوگا یاں میں کیا ہوں
وہ جب کرتا ہے باتیں مجھسے [illegible] ہوتا ہے لب
صحبت میں جو آئی خود اکثر کیا غزل [illegible]
کر دیا کچھ اس سے [illegible]
[illegible]

یہ میرے قتل ہونے کو مری تقدیر بولے ہے
نہ غل میری زباں سے ہو کچھ زنجیر بولے ہے
وہ کیا کیا دیکھ میرا رنگ اور تغیر بولے ہے
یہ میری آہ نے تاثیر کی تاخیر بولے ہے
گر گویا تو صورت منہ سے ایک تصویر بولے ہے
[illegible] آج کیوں دلگیر بولے ہے
[illegible] تقدیر بولے ہے
[illegible] تقدیر بولے ہے

پڑا ہی کچھ عجب صورت سے تجھ بن جی آنکھیں
نہ کچھ ہی ہر دم آنکھیں نہ وہ دلگیر ہو رہے

گور و تیغ تیرا جدا افلاک سے باندھے
پر شرط نہ اس دیدہ تمناک سے باندھے

دو طرح نکلے ہیں کبھی اپنا ترتیب کا
گر یار ترے موٹے تن چالاک سے باندھے

جرأت کو ہے کیا آہ میرے صید زبوں بھی
گر فتنہ یہ مجکو کوئی فتراک سے باندھے

چاہ دکا اب اُسکے کیا مست پیکے یہی ہو مجھ زبون
جب وہ دل بیہے طرح سے سوط صلہ دکھا ہی

تم جو غیب لب کیا کہوں بیاری دکھلایان
ایک یہ آثار مجکو لاکھ آزاروں کا ہے

درد دل سوز جگر شیریں لبوں سی دفع ہو
لیجیو مجکو وہیں درمان ان آزاروں کا ہی

کیا بچارے سرنگوں بیٹھے ہیں اسکی بزم میں
فرقہ عشاق بھی فرقہ گنہگاروں کا ہی

جس جگہ رہتے ہیں جرأت ہم وہ قتیل چشم یار
وہ محلہ شہر میں مشہور بیماروں کا ہی

بسکہ نکلیں ہی تو سدا عشق کی ہم بہتا مجھے
ہوئے کے لوگ رہی تو اب محبت خانے کے

وعدہ پہ کل تیرے تو شام سی سحر تک
آئے ہیں ہیرا کیا ہی گھڑیاں گن گیا ہے

جینے سے اسکے وصلے کیا ہوا ناسل
آپس میں ایسا جھگڑا اکثر ہوا کیا ہے

برنگ شمع گر آتش ہو استخوان پہ ستے
جو کچھ ہے جی میں ہمارے وہی زبان پر تو

کیا یہ بام پہ کون اب کہ صحن میں کوئی
گھبرا ہی اور کوئی بیتاب نردبان پہ ہے

یہ دور حسن میں تیرے کہیں ہوا ہو جہاں
جو کچھ ہو آج زمیں پر کب آسمان پہ ہے

جو گرم ملا کے کیا اشتعال جرأت کا
رہا کہیں بھی یہ بیداد یاں پہ ہے

چمن سے پھر کے یکہ وہاں جی ہی جاہوں کہا تھا
دل تو چاہے ہی کہ خوب اُس سے لپٹ کے

یاد آتا ہی یہ کہنا جب تو اٹھ جاتی ہو نیند
اپنی ہٹ تو کر کہو ایسے کہ اب تو پٹ کو سر کیجیے

ایک شب ساتھ اُسکے گر سونا میسر ہو تو آ
شام سے صبح تلک کیا کیا نہ پٹ کو سوئیے

وصلی شب نیند ہو گر تمکو آتی ہو تو جان
روز و شب منہ سے منہ کو انکے سوئیے

تم جو کہتے ہو نہ جرأت سو سکینگے ہم ترے پاس آئے
تو رہا اب ہم خدا اب یہ پلٹ کے سوئیے

جیدن سے کہ تم پاس نہیں جان ہمارے
نہ ہوش ٹھکانے ہیں نہ اوسان ہمارے

قاصد جو گئی تھی سو گئی راہ میں مارے
خط بھیجے نہ وہاں تک کسی عنوان ہمارے

جہاں جا بیٹھے ہم وہیں آتا یار جرأت
کب تلک کریں ہم [illegible] آ سکتے [illegible]

آخر دل [illegible] گشتہ کو سب ڈھونڈھتا ہے
ڈھونڈا جو مرے قتل کو آئی تو وہ بولا
خوں بہا کر [illegible] دل اپنا تصدق
کر ظلم [illegible] دل [illegible]

سو خرابی سے ہم یار کو دیکھ بیٹھے
خوف آتا ہے [illegible] کرے اس قاتل کو
آشیاں بلبل [illegible] جس پر کھینچی تیغ
کیا بیاں کیجے جرأت [illegible] آنکھ سب
ہے یہ حال اسکا کہ بستر پہ ادھر جو ادھر

[illegible] آنکھیں کہو [illegible] تھا ہی کوئی
اسکے [illegible] کا تصور [illegible]
جسنے دیکھا [illegible] کہا
اسکے [illegible] آنکھ [illegible]
جرأت گر [illegible]

ہم جان طلب ہوں [illegible] اسکی [illegible]
اٹھا سکے بیٹھا ہوں [illegible] زندگی [illegible]
بغیر اسکے بڑا ہی خراب ہے کشور دل
تھا بغیر اسکی [illegible] کیا عالم
عجیب ہی [illegible] جرأت [illegible]

[illegible] سر [illegible] وہ [illegible]
[illegible] آئی مری

آنکھ جو اٹھا کے گئے کیسے پھر دل اسکا [illegible]

ٹکڑا ہے مری چاک ہو [illegible] سے ٹکڑے
کوئی کیا [illegible] ٹکڑے
ایسے کر کر کئی [illegible] ٹکڑے
جو چاند کے ٹکڑے ہیں [illegible] ٹکڑے
[illegible] گر جرأت [illegible] ٹکڑے

وہ [illegible] کہ پوچھتے [illegible] بیٹھے
[illegible] تیغ و [illegible] بیٹھے
جو ہو [illegible] شمع [illegible] بیٹھے
کوئی بیتاب دیکھ کر [illegible] بیٹھے
شام سے قصد کرے وہ [illegible] بیٹھے

[illegible] نام ہوتا ہے کوئی
[illegible] کوئی
[illegible] ہوتا ہے کوئی
[illegible] رہتا ہے کوئی
[illegible] آنسو [illegible]

خدا کے واسطے یارو [illegible] کوئی
کس طرح اسے [illegible] کوئی
تو اب [illegible] کوئی
[illegible] جیسے [illegible] کوئی
اگر [illegible] کوئی

[illegible]
[illegible]

کچھ وعدہ پہ خوب آ سکے [illegible]
اور دل لگی کا [illegible] ہمارے

[illegible] دربان [illegible]
کیا قبر میں نکلیں گے ارمان ہمارے

اب [illegible] غزل [illegible]
جب [illegible] ہمارے

[illegible] جان ہمارے
سب زخم بدن پر ہیں نمکدان ہمارے

کچھ لطف محبت [illegible] بلبل کی فغاں پر
اے گل [illegible] ہمارے

[illegible]
اک آن ہی گھر آ سکے [illegible] ہمارے

[illegible] آہ
[illegible] دیوان ہمارے

[illegible]
[illegible] سر پہ اٹھا [illegible] لیے

جو شب کو بزم میں [illegible]
سو [illegible] دیکھ [illegible] لیے

[illegible] کیا حال
ذرہ [illegible] ہاتھ اس کے یار [illegible] لیے

[illegible] داغ [illegible]
[illegible] لیے

[illegible] غلطی
سخن کے واسطے ہم اور سخن ہمارے لیے

[illegible]
[illegible] دیوانے کی

[illegible] لاؤ کی
[illegible] سر اٹھانے کی

[illegible]
[illegible] آنے جانے کی

[illegible] آسمان [illegible]
[illegible] زمانے کی

[illegible] ہیں
[illegible] کیفیت آنسو بہانے کی

[illegible]
[illegible] مسکرانے کی

[illegible]
[illegible] شوخی [illegible]

[illegible] آنے کی
[illegible] آ کے لگا خوں بہانے کی

[illegible] حیراں ہوں
[illegible] پاس [illegible]

دل وحشی کو [illegible]
[illegible] بات [illegible]

[illegible]
[illegible] جانے کی

زخم اک شمشیر کا سا دل پہ لگتا ہے آہ
سنتے سو بار کہا سبکے بہلانے کو کہ تھے
جب قریب آ کر وہ بیٹھے ہم تو ہم کس کس شکل
ہدفِ ناوکِ مژگاں مرے دل کو کرکے
ہو کے رخصت اُسے دیکھوں ہوں بستر پر پھر
گر کہوں غیر تمہیں کرتے ہیں رسوا تو کہے
دیکھے جی عشق میں ہم چھوڑ چلے اے جرأت

یاد آجاتی ہے جب وہ جنبش ابرو مجھے
سو وہ اب سوچتے ہیں اپنے بچا کرنے کو
لوٹنے لگتے ہیں کہ ہاتھ لگانے کے لئے
وہ نگہ ڈھونڈھے ہے کچھ اور نشانے کے لئے
اتنی فاصلہ کر کہو اب بھی پھرانے کے لئے
تم بھی آفت ہو کوئی بات بنانے کے لئے
ایک افسانہ پرورد زمانے کے لئے

اب تو ہجرات پر آ زردگی آنے لگی
یہ نہ کہو یاد آئی کسکی جو کلیجہ پر مرے
بیچ کے گیا سے کا کچھ پایا زلا تو نے مزہ
سوزش پروانہ ہوتی اس طرح کی ہو بیان
بیقراری سے لگا کیا جرأت اب بیٹھنے

میری بیتابی جو اس بیدرد کو بھانے لگی
سانس کے لینے میں اک برچھی سی لگ جانے لگی
ہم نہ کہتے تھے بری ہوتی ہے دیوانے لگی
جو خموشی میں زبان شمع بتلانے لگی
وہ نشست، بزم شب اشکو جو یاد آنے لگی

آنکھ اپنی روتے روتے تو شب تا سحر لگی
اپنی تئیں بھی بھول گئے ہیں ہم اسقدر
وہ جس طرف سے آن نکلتا تھا گاہ گاہ
لیتا وصل جہد تو ہیں تو کہتے ہیں ہم
سو خواب میں بھی اب نظر آتا نہیں وہ شخص
آزردہ پھر ہوا ہے سو آنے کو تو نہ ہو

کیا جانے وصل یار میں کسکی نظر لگی
اک تیری یاد رہتی ہے ہر آں سے تشنہ گر لگی
رہتی ہے اپنی آنکھ ادھر ہی پیشتر لگی
صحبت ہمارے صبح کو بھی خوش نہ کر سکی
افسوس سب ہماری ہی ہچکی نظر لگی
ہوتی تمہیں ہوا ہے جیسا اگر لگی

ہجر میں مضطرب [illegible] ہو کے	پیار سے دیکھتے ہیں ہم وہ ہو کے	[illegible] کیا آ کر ہم [illegible]	[illegible] ہیں [illegible]
وصل میں اسکو پڑے ہیں [illegible]	جسکو پایا وہ بات [illegible] ہو کر	تو بلا دے [illegible] وہ جرأت	[illegible] ہیں [illegible]

وہ جو [illegible] کیا [illegible]
[illegible] وہ [illegible] ہائے ادھر جان
[illegible] سا محفل میرا مجھکو [illegible] گیا

[illegible]
[illegible] زلفوں [illegible] پیار [illegible]
[illegible] سے [illegible]

دو چار قدم فرش پہ گلگشت جو ہے اجل
سو ناز و کرشمہ سے وہ دامن کو سنبھالے

اشدہ ی نزاکت کہ وہیں آتش محل کی
گرمی سے پڑے پاؤں تیرا جسکے کئی چھالے

اس بزم میں جرأت اسی عجب بھی ہے بیٹھا
کہتا ہو جو کوئی کہ خدایا تو اٹھالے

بیقراری سے ہم اس بزم میں کیونکر ہو سکتے
ٹک ذرا ان بیٹھنے پائے تھے کہ اٹھوا ہی گئے

یا تو دل میں رہی تھی یا نکل آنکھ بھی آہ
گرچہ سو ذلت سے ہم آپ اسکے حضور آہی گئے

بے اجل ہمکو تو مارے ہے اسی بات کا پیچ
ربط و اخلاص کہ ہر اک سے وہ سب کھو ہی گئے

نہ وفادار ہیں دیار کا چھوڑا جرأت
گرچہ سو بار ہم اس گھر سے نکلوا ہی گئے

دی فصو نے کسیکو اور بینائی مجھے
بند آنکھوں پر بھی وہ دیتا ہے دکھلائی مجھے

گھر میں کیا بیٹھا ہے ظالم تماشا تو بھی دیکھ
کھینچ لائی ہے ہوس بازار رسوائی مجھے

دیکھے کیا کیا داغ حسرت مجکو دکھلاتا ہے آہ
جب سے بھایا ہے وہ شوخ اپنا تماشائی مجھے

کچھ نظر آتا نہیں یہ محو حیرانی ہوں میں
جیسے ایک تصویر سی صورت نظر آئی مجھے

دیکھوں جرأت اسکو تو کہتا ہے بیٹھ پیچھے
کس بڑی آنکھوں سے دیکھی ہے یہ سودائی مجھے

یہ تو میں کیونکر کہوں کچھ نہیں بھاتا ہے مجھے
کچھ تو بھایا ہے کہ اب کچھ نہیں بھاتا ہے مجھے

صحبت اب یار میں اور مجھ میں ہے بلا غلط ہوس
جوں ہی بیٹھیں اسکو بڑھاؤں وہ گھٹاتا ہے مجھے

زخم ہمارا وہ کیطرح ہے کہن ای جرأت
ٹک ہنساتا ہے تو پھر خوب رلاتا ہے مجھے

یوں دوڑتے تیری اٹھتے ہی ہم یار گر پڑے
جوں مست سے کوئی دم رفتار گر پڑے

روٹھے یار مجھسے جب نہ منایا تو آپ ہی
ہم جاکے اسکے پانوں پہ لاچار گر پڑے

خاک تو وہ جنس ہے بازار حسن میں
بے اختیار جسپہ خریدار گر پڑے

یہ حال دل کہا تو کہ یار سنے اب آہ
بجلی کسی پہ جیسے کہ یکبار گر پڑے

نکلا نہ اور کچھ دم رخصت زبان سے پھر
یکبار اشک چشم سے دو چار گر پڑے

جرأت کہاں جو دیکھتے در یار کو ہم
آواز مستی ہے پس دیوار گر پڑے

سچ ہے کب خاطر میں تو الفت ہماری لائی ہے
بیرہن مجبوریاں سے بے اختیاری لائی ہے

دو میں بس گھر سے ہیں بھی بیقراری لائی ہے
اسکے دروازہ پہ جب کوئی سواری لائی ہے

[illegible]

اپنی بیگانوں سے ... [illegible]
سینے ... [illegible]
جبکہ دل ہوتا ہے ... [illegible]
وہ ... [illegible]

... کوئی گھر ایک ... [illegible]
سبب فراموشی کسیکی یاد ... [illegible]
بات اسکی بزم میں ... [illegible]
سر ... [illegible]
... [illegible]

ذرہ یاں مست و عشق ... [illegible]
اسکے آنے کی ... [illegible]
... کہوں ... دل ... [illegible]
... [illegible]
گرچہ ... گیا پاس نہیں اسکے ... [illegible]

اسی ... کہاں ... [illegible]
[illegible]
آپ بھی ... [illegible]
... کس کوچے میں یہ آفت جاں ... [illegible]
... اسنے ... کہاں رہتا ہے

درد و غم ... نام ترے آنے سے
شکر ... کہ لبریز ہوا ہے ساقی
... [illegible]
شکر اللہ کہ چلے آتے ہیں ... [illegible]
[illegible]

دکھ گیا آگیا آرام ترے آنے سے
مے عشرت سے مرا جام ترے آنے سے
وصل کی ... نام ترے آنے سے
ساعت عیش کے پیغام ترے آنے سے
... گیا ... نام ترے آنے سے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گل جو بیٹھا پاس میں یکجا ترے ... سے
... کیا ... نام ... تمام سے

[illegible]

آج جو مدت سے نکلی ہے یہ بات نئی
یہ بھی کوئی ہوش رہا [illegible]

پھر ملا داغ کہنہ پر [illegible] اور [illegible]
سو جیو [illegible] یہ مدارات نئی

داغ دل چمکے ہیں [illegible] شب ہجر نہیں
[illegible] دیکھنا [illegible] برسات نئی

[illegible]
آج کل اور دنوں سے [illegible] ملاقات نئی

[illegible] گرفتار ہی آہ
[illegible] تھی

کیا کیا وہ خطا جس سے ہوا [illegible]
[illegible] دل کے

یا [illegible] کشتی [illegible] نکر ویر
[illegible] سے جھلکے

[illegible]

اب میرے [illegible] نہیں کرتا
پھر [illegible] بیٹھے ہیں [illegible]

دم [illegible] بیمار محبت کا [illegible] تیر سے
[illegible]

[illegible] کچھ یاد [illegible]
کیا رونے [illegible]

[illegible]

آنکھیں تری اگر پہلے پھر منہ چھپا لیا ہے — کس کس ادا سے اپنے دل کو لبھا لیا ہے
رنگ حنا جو تیرے ہاتھوں نے اڑا چلا ہے — یہ رنگ رو کا میرے نقشہ اڑا لیا ہے
ظاہر ہیں گو نہ یوسے وہ شوخ لیک ہم سے — خوباں کی انجمن میں یہ آزما لیا ہے
آزردگی ہو ناحق اور بے سبب ہو رنجش — دل دیکھے ہمنے اسکا کیا ما جے کیا لیا ہے
غصہ ہو اٹھ گیا ہو لب وہیں جب کہ بیٹھے — الفت سے پاس مجھکو اپنے بٹھا لیا ہے
بیٹھے ہیں آکے جرأت تب سے یہ یار کہ ہم — جب سب طرف سے دل کو ہمنے اٹھا لیا ہی

جوش گل چاک قفس سے دم بدم دیکھا کئے — سامنے پایاں تو ہم دیا دیں اور ہم دیکھا کئے
جب تلک دیکھا نہ مجھکو تب تلک آنسو رواں — کس کا کینہ [illegible] یا درد و غم دیکھا کئے
خون دل جاری رہا آنکھوں سے تیرے بعد میں — بلبل و گل کی جو ہم صحبت بہم دیکھا کئے
صبح سے روتے اسے دیکھا کئے تا شام ہم — سر بسر افسانہ سے تا صبح ہم [illegible] دیکھا کئے
کچھ نہ بولا ہے سو نہ چلی بھی جرأت [illegible] — دم بدم حیرت سے اسکے منہ کو ہم دیکھا کئے

ہم کیا اسیر ہوتے ہی خاموش ہو گئے — سب چہچہے چمن کے فراموش ہو گئے
شکل ہلال عید ہم آغوش کو ترسے — ہم تو تمام صورت آغوش ہو گئے
غیبت سے بھی ہمیں نہیں کرتا کبھی وہ یاد — ہم ایسے اسکے دل سے فراموش ہو گئے
کہکر فسانہ سوز دل اپنا کا شمع ساں — بس ہم سحر کے ہوتے ہی خاموش ہو گئے
جرأت بغیر کیسے پئے تو وہ جب ہم سے — آمد ہی اسکی دیکھ کر بیہوش ہو گئے

تو گیا اور ہم تری صورت کو تکتے رہ گئے — خون ہو ہو روتے تڑپتے سر پٹکتے رہ گئے
عاشقوں کے دل بلا قیاد کے بہر کی طرح — بوسہ کی خواہش میں اس لب تک پہنچتے رہ گئے
جو سنا میرا حال پوچھا اور تیرے در تلک — نوک مژگاں سے کئی آنسو ٹپکتے رہ گئے
کارواں جاتا رہا اب اور ہم گم کردہ راہ — گرد کے مانند صحرا میں بھٹکتے رہ گئے
ہو گیا غائب نظر سے برق کی مانند وہ — اور ہم جرأت پلک اپنی جھپکتے رہ گئے

چلا جاتا ہوں کہتا اس سے کچھ کچھ ہر گھڑی اسکو — کسی دن پر جو مجھکو اسکا تو گر دیکھ لیتا ہے
اٹھو محفل سے کوئی خوبرو تو بدگمانی سے — سر ہی منہ کو وہ بھی کیا فور کر کر دیکھ لیتا ہے

بیٹھے ہیں اسکو جمع خوباں کہیں گر دیکھ لیتا ہے — تو کیا ہر سو دل مضطر ترا گھر دیکھ لیتا ہے

ہوتا ہی کوئی تصویر گر ہاتھ اسکی آتی ہی
زلیں سیجے ہوئے ہی خوب وہ حالت پہ گھبرا کے
کیونکہ بہلا اب اسکی شکل آنکھ پہر نہ دیکھئے
خوبی حسن یار بیاں جلوہ نما ہو جا ز سو
اب مجھسے تو نیچے بیاں کسکا ہی خوف بہر زبان
جرأت اور رشک سے [illegible] بیگانا اپنی جان

[illegible] دیکھیں [illegible] وہ [illegible] ہی
اسکے [illegible]
دیکھیں تو [illegible]
دیکھئے اپنے [illegible]
وصل کے دن تو [illegible]
اسکے طرف ہی لطف [illegible] دیکھئے

اٹھ پیچھے ناتواں رکھتا ہے | عشق ہی اک نشاں رکھتا ہے | بات کوچے میں کوئی پاتا | یار بھی پیر گمان رکھتا ہے
شورت سننے کا ہی تو ہن اگر | وہ دل کا بیاں رکھتا ہی | حق سلامت رکہے اسے اپنا | جو کوئی مہربان رکھتا ہے
سنے جرأت کو گہر ہی تو تنگ آ | سب کی تا طرفہ ات رکھتا ہی | کب تلک پہر میاں سر سے درد | یہ بیچارہ ہی جان رکھتا ہی

اے یا سنت دل میرا تو نے | ہائے ظالم یہ کیا کیا تو نے | ہم بہلا درکنار اسے ظالم | کہہ تو تک کس کی وفا تو نے
چھکے رہنے سے خوش [illegible] | ہمکو نا خوش بہت کیا تو نے | منہ کہتا تہا ذکر اے جرأت | مجھکو پہر کیا تھا تو نے
پہر مجھکو وہ موڑ موڑ آتا ہی | اسقدر چھوڑ دی حیا تو نے | اب جو جا در [illegible] پہرے کو | پہر تا منکے ہم سنا تو نے

کن حسرتوں سے دیکھتے ہیں ہم ڈری ڈرے
تب ہو بہار عاں ہو کہرا وہ بسنتی پوش
کیا یاد آ گئی ہے لگے جانا وہ اپنا آ
تلبث انکا سو اب دل لگا پہ ہائے
جرأت بلند مرتبہ عشق ہی بہت

وہ ابہری ابہری گات وہ بازو بہرے بہرے
جیسا کہ کہیت ہوں لب دریا ہرے ہرے
اور مسکرا کے اسکا یہ کہنا پیر کو پیر کو
کرتے ہیں بات ہی تو قیامت ڈرے ڈرے
ہم پست ہمتی سے ابہی تک [illegible]

اے مرگ تیری باعث یہ ناتواں اٹہی ہے
تماشا یہ ہی کہ جو ہوتا ہی بہر تم پیر آ کیسے
ذرا آنکھیں ملا یا کیجئے محفل میں جب ہی
[illegible] ہو کے جواب
[illegible] جا وسے گا ماتم یہ تو بہی تم
[illegible]

دل یار کے گلے سے منہ کہاں اٹہے ہے
چلا جاتا ہوں اسکے پاس میں کس کیلئے
نہیں چوری پکڑ لیگا کوئی آنکھیں چرا لیسے
کیا اس گہر میں جسنے بند مجکو آ کے [illegible]
اسنے کیوں سچ بتا کر [illegible]
اسلا کیا [illegible]

صحبت ہی گئی چورہ گئی تم یا نگے آئے
نکلا و لطف چوری سے تو ہو ملا کریگا
چلو کچھ تو کہو اب بیچے نیچے دیکھکر سے ہی
چلو اب صبح کی ہر سے نہ اور پر اٹھا ہوگا
کیا یہ آپ کے نا آشنا ہو لئے جرأت سی

جو کرتے دل ملے پر ملتے ہیں سو ہوا سے
دکھائی اور کچھ دیتا ہو گر لطف ہیں ملانے
ملا یا آنکھ گر لا دم نہیں ہے جو جڑا ہوئے
کرنا ہی سو چتی ہے تمکو گر آنکھیں لڑانے
کہ آئے ہیں لطف اب اسکو اپنی بیگانے

دوستو سانس بھی لیتا ہوں میں تھوڑے سے
بعد مرنے کے مری خاک بھی اُس کوچے میں
دیکھتا تو بھی اگر شیخ تو قائل ہوتا
ہر قدم پر ہیں ترے دشمن جاں سیکڑوں

حال یہ کچھ ہے میرا عشق کی بیماری سے
رہ گئی جو تیکو برباد و فا داری سے
آج آیا تھا وہ ایسی ہی طرحداری سے
جرأت اُس کوچے میں جاتا تو خبرداری سی

دل لگا بیٹھے جو ہمسائے میں اک دلبر سے
ہجر میں اُس کے گذر جاتی ہیں کیا کیا جو یہاں
اپنے کوچے میں وہ عیار سنا کر ہے مجھے
رات سنتے ہیں کہ لوگوں نے اُسے مار لیا
حیف صد حیف کہ تو جا کے ملے غیروں سے

تو فلک ہمکو اُٹھانے ہی لگا اُس گھر سے
گھر میں جب دوڑ کے آتا ہی کوئی باہر سے
کل کسی شخص سے کہتا تھا نکلکر گھر سے
تک رہا تھا جو کوئی شخص کسیکو در سے
اور یہ جرأت بہت بڑا یوں تر سے

فلک نے باز رکھا ہے وہاں کے جانے سے
پیام بر کا جو آنا وہ یاد آتا ہے
نہ انکو شب بھی ملاقات کا نہ شب کو آ
نہ صدیاں رہے جب ہم نامہ و پیغام
یہ جیسے کہتے ہیں ہم کیخ غم میاں جرأت

کہ اب تو مل نہیں سکتے کسی بہانے سے
تو دو لوٹے جاتے ہیں کیا وہ تمکو زمانے سے
گئی وہ چوری چھپے کی بھی آنے جانے سے
تو دلکو چین ہو گیا خاک تلملانے سے
کہ موت آئی تو چھٹ جاتے دکھ اُٹھانے سے

کب رفتگان راہ عدم کا نشان ملے
ہے یہ ہوس کہ رخصت پرواز اکبار
یہ بھی نہو سکے تو بھلا تجھ اسیر کو
[illegible]

بانگ جرس نہیں ہے جو یہ کارواں ملے
صحن چمن میں مجھکو اب اے باغباں ملے
اک دم قفس میں رخصت آہ و فغاں ملے
[illegible]

پھر کیا کہوں کہ اپنا سامنا کیسے رہ گیا
ای راہ رو خبر وہیں جرأت کی لیجیو

اس آنکھ کے لڑنے سے نہ کیونکر خدا دوی
سو وضع کو عیب انہیں ہمارے ہے پیچ و تاب
وہ ربط وہ اخلاص کہاں اب جو شب و روز
یہ فکر ہوا ہو کہ کسی شکل ہماری
جرأت غزل اک درد کی پڑھ اور کہ جس سے

اس پردہ نشیں سے کوئی کس شکل بر آوے
گر بہر تماشا وہ لب بام پر آوے
سونپ آتے ہیں اس کو جو یہیں بوجھ کے جی کو
بس سوز محبت کہیں جی تن سے ہوا ہو
ہم کہتے ہیں جرأت تو دعا یار کو دیو

کوئی کسی کی باتیں ایسی جو سن گیا ہو
محروم ہیں اگرچہ دیدار سے یہ آنکھیں
وہ گرمیاں ابھی تو دیکھی نہیں ہیں اسکی
ہیں جیسے آڑ کے پہونچیں اس پاس کیا ہے ہم
پھر اسکے شعر خوانی کہا اسکی مجھے جرأت

طبیعت اپنی جو اب مبتلا کسی پر ہے
وہ آج آئینہ دیکھے ہے دیکھیو کہ نمی
شباب عشق گلستاں میں تھا ہنوز چڑھا
جو غور کیجئے تو کارواں صبر و قرار
رلیو ہو مصلحتاً ضبط کے بہت ہر فن
جز زیں محبت کی سنے یہ تمنا ئی

آنکھیں ملا کے جو یہ کہا اس نے ہاں سے لے
حسرت زدوں کا انکو جہاں کارواں ملے

خوابیدہ بخت دیکھ کے فتنہ کو ڈر آوے
دل ہاتوں میں لینے کا جسکو ہنر آوے
ہم یار کے گھر جائیں جو اسے وہ گھر آوے
کچھ اسکو خبر ہا سے کچھ اسکی خبر کرے
انداز سخن کا ہمیں جلوہ نظر آوے

جو خواب میں بھی آوے تو منہ ڈھانک کے آوے
تو ساری خدائی کا تماشا نظر آوے
جیسے کوئی مر رہے تئیں دفن کر آوے
ہر روز کے جلنے کو کہاں سے جگر آوے
بسنے لگے یہ وہی بات جو الفت میں آوے

چھینک تھگا کے دلکو وحشی بنا گیا ہے
پر حسن کا کرشمہ دل میں سما گیا ہے
پر سنکے اچپلاہٹ دل تلملا گیا ہے
کر دیکن خرابی نے ابتک رہا گیا ہے
پیغام بر تو مضمون سارے بھلا گیا ہے

وہ دل کہ جس میں ہے نہ اختیار جا پر ہے
عجب مزے سے نگہ اسکی آرسی پر ہے
کہ آہ تب سے مزاج اپنا عاشقی پر ہے
کسیکے جانے سے کیا ہوا روی چہرے
مزاج تمام خدا جنگ زردگی پر ہے
کہ بیکسی پہ بھی غیر اسکی بیکسی پر ہے

ادھر کو دیکھیو اللہ رے تیرا جلوہ
تمام خوبی کو نہیں کس پہ ہے جرأت

نہ ایسا ہو رہ عالم [illegible] پیری کا پیر ہے
مگر یہ ختم [illegible] اور عمل پر ہے

نہ صبح کو نہ تاب نگہ نہ خواب چشم پر آب ہے
دیکھو گر آنکھ اٹھا کے [illegible] غفلت [illegible] نیچی لا کر
قیامت اسکا ہے رنگ [illegible]
کھلا کسی نے گر نہ دیکھا ہو باغ دریا میں تو دیکھے
ترے پسینے کی [illegible] کا عالم بیان کریں بیخودی ہو
[illegible] کا غذ [illegible] آپ عجب ہو جرأت

غم جدائی سے جان [illegible]
[illegible] وہ اسکے کا فر [illegible] شوخی [illegible]
یہ پردہ ابر میں ہے بجلی کہ اسکا مکھڑا نقاب میں ہے
[illegible] ہر ایک [illegible] جگر کا چشم پر آب میں ہے
نہ لطف یہ [illegible] لطافت گلاب میں ہے
[illegible] کیا خط اسکو ایسا آیا کہ اسکے ششدر جواب میں ہے

آخر اسکی بزم سے ہم شمع ساں اٹھ جائینگے
[illegible] جب اسکو تب وہ کہتا ہے یہی
[illegible] خفا ہو ایکدم پاس بیٹھے سے اسقدر
ہم بھی اس باغ جہاں میں شب کی شبنم ساں ہیں
تب [illegible] عشق کا سودا ہے جرأت کہ جب

صبح تک بیٹھتے ہیں پھر گریہ کناں اٹھ جائینگے
پاس سے ہم تیرے ان باتوں سے ہاں اٹھ جائینگے
[illegible] دیکھکر اے مہرباں اٹھ جائینگے
مثل شبنم صبح کو گریہ کناں اٹھ جائینگے
[illegible] سو وہ [illegible] سب یاں سے اٹھ جائینگے

چل [illegible] ادھر ہم بھی چلیں گے
[illegible] تیغ [illegible]
[illegible]
اگر [illegible] گلی ہیں

چلیگا تو جدھر ہم بھی چلیں گے
[illegible] ہم چلیں گے
[illegible] ہم پیچھے چلیں گے
[illegible] جرأت [illegible] ہم [illegible] چلیں گے

دل [illegible] تیری [illegible]
نہ [illegible] ہرگز
[illegible] عدم کو
[illegible] کچھ کام ہرگز

[illegible] ہم بھی چلیں گے
[illegible] ہم بھی چلیں گے
تو واں [illegible] ہم بھی چلیں گے
تری خاطر [illegible] ہم بھی چلیں گے

فصل گل میں گل و بلبل تو کہیں یار سے ملے
[illegible] ترے کوچے میں ہم [illegible] سے ملے
[illegible] کسی سے [illegible]
آج اس طرح سے [illegible]
[illegible]

پھر کبھی [illegible] نہ تم آنکے اے یار سے ملے
جو [illegible] دل اٹکا ہے اک تازہ دل [illegible] سے ملے
گر چہ اپنے تئیں لاکھوں [illegible] سے ملے
[illegible] ہو جو دلکو [illegible] سے ملے
[illegible] ہیں یہ [illegible] سے ملے

[illegible]

[illegible] وہ کاروان پایا ہے

منزل مرگ آ گئی ہر سو کہتا ہے
بیٹھے ذرا کچک دکر کا تشنہ

مجکو کیا سب مہرباں پایا ہے
ذکر فنا مہرباں پایا ہے

شکستہ آتا ہی بیٹھے ہو کوئی
سب بیچے ہیں کہ جرأت

بیٹھ کر تو فرمان بیتا ہو
یار کیا اچھے بھی پایا ہو

غضب طرز ستم میرا ایجاد جانے ہے
گرچہ مجکو ہنسنا ایام ہی استاد جانے ہے

کیا آزاد سب کو ایک مجھی کو دام میں رکھا
نہیں معلوم خوبی مجھ میں کیا صیاد جانے ہے

نصیبوں کی بھی ہو گئی کچھ اور اس بت کی
میرا اپنا دعویٰ کہتا ہوں وہ فریاد جانے ہے

کسی نے تیری خاطر خانہ ویراں کر دیا اپنا
بھلا تو بھی اسے اے خانماں آباد جانے ہے

فقط حسرت کو اس کوچے سے کچھ ... نہیں ہو گا
ہر اک اہل سخن اگر تجھی استاد جانے ہے

پھر کہا ہے کہ مضطر ہو جائے کوئی
تو عجب ناز سے جھنجھلا کے کہا ہے کوئی

یارب اس عشق و محبت کو کہیں آگ لگے
روز و شب ہی کے جلا بیٹھے ہو ورنہ کوئی

جسکے ہاں دیکھے کسی مشکل سے پڑتی نہیں کل
حق تو یہ بات ہے وہ بھی ہو جیتا کوئی

تک چلا ہیں جو غضب وصل میں دیکھا تو کہا
جا نکلتا ہے منزل دوست سے ہو ہیر کوئی

کیفیت ہو جو ہم اور وہ ہوں اکیلے گھر میں
اور بہانے سے بلا دیوے اسے مجکو کوئی

کہاں ہے گل میں صفائی تیرے بدن کی سی
عجب نہیں ہے سہاگ کی تیرے بو دلہن کی سی

بدشت خار اب اپنے قدم کی برکت سے
قدم قدم پہ بہاریں ہیں سو چمن کی سی

جتاؤں درد محبت تو کس ادا سے کہو
کروں میں جیسے باتیں دیوانہ پن کی سی

تو اے برنگ کہکشاں ہوں تارے
چمک کہاں ترے بازو کو نورتن کی سی

وہ ایک تو ہی ... ہو کا سا ...
... قیامت ہے بانکپن کی سی

کیا کہوں کیا خوبرو نظریں ملا کر لے گئے
دل سے مونس کو مری ہنسکے جدا کر لے گئے

کیا کہیں ... بیٹھے جو تم مجھسے تو جینا ہی گیا
جا بجا لوگ اس کے افسانے بنا کر لے گئے

کو ... آنکھوں سے دریا لگا آخر تو کیا
سینکڑوں کو وہ جو نذر دین لٹا کر لے گئے

سر پٹکتے رہ گئے ساحل سے ہم مانند موج
اور افسانہ ان کو کشتی میں بٹھا کر لے گئے

بے ... تقاضا ... جب کہ لے جا ...
تو وہ بیٹھے دور سے مجکو دکھا کر لے گئے

... اسکو ... ساتھ
... لب دیوار کا بوسہ ہم آ کر ...

آسمان پر ہے کو جرأت کا قد بادی کی شکل
اب نسیم آہ کی جھونکے اڑا کر لے گئے

اجل گر اپنی خواب جان یا عجب لگے
تو پھر بجائے فرشتہ پھری خرابی کے

یک کرشمہ جیسے اختیار کر لیوے اسے
وہ عشق سا کسی کی کب اختیار میں آئے

پس از فنا جو تیرے دل جلی کی خاک اڑی ہی
تو مضطرب سا وہاں اک غبار میں آئے

نہ پوچھ جیسے وہ عالم کہ صبح عید سو اٹھ
وہ آٹھ پہر کو جو ملتی ہوئی تھا میں آئے

اب کی جانے نہ جرأت اٹھا کو درد فراق
آہی موت بھی آئے تو دل یار میں آئے

ہو چکے کیا ہو کہ اب الفت کسی کے ساتھ ہے
اور یہ دل کا اخرا تو اپنے جی کے ساتھ ہے

جیسے پروسے ہی میں عالم کو دیوانہ کر دیا
آگ اس کمبخت وکی اس پری کے ساتھ ہے

سمجھنا تو کہئے کچھ حالت تیری بیمار کی
اتنو گویائی عجب ناطاقتی کے ساتھ ہے

ہوں اسیر زلف جسکا وہی پوچھی ہے بات
جسکے باعث یوں مزاج آشفتگی کے ساتھ ہے

کیوں دلا کیا رنگ ہی ایوا ہی یہ کیا گل کھلا
کل سے ہے جو بات تیری بیکلی کے ساتھ ہے

ہمکو تو دل کی رفاقت نے کیا یارو ہلاک
طرفہ ہمتو اتنا سا کچھ یہ نشتری کے ساتھ ہے

شاعرانہ شعر کہہ جرأت بدل کر قافیہ
یہ غزل ہی گرچہ تیری شاعری کے ساتھ ہے

بسکہ وابستہ خیال اُس عشوہ گر کے ساتھ ہے
جی لگی اک تصویر سی تار نظر کے ساتھ ہے

چرخ کرتا ہی یہ عیب مفلسی مطعون خلق
اک عداوت جو اسے اہل ہنر کے ساتھ ہے

ہمنشینے واسطے پیرا جو حرف امید وصال
کیا ہجوم یاس اپنے نامہ بر کے ساتھ ہے

قد قیامت غمزہ آفت سج غضب کاکل بلا
سو گزر داری ہمیں اُس فتنہ گر کے ساتھ ہے

گھر سے وہ نکلے نہ نکلے پر مجھے جا بیٹھنا
کیا کروں ہیں مجھکو عشق اُس رہگذر کے ساتھ ہے

ہی جلا کر اُس سے کچھ کہنے تو ہرا تا ہے دل
اپنی بیتابی ہی کیا خوف و خطر کے ساتھ ہے

عشق کو کوہ گران ہو سر کیں کیا یہ کی کہن
ہم ہیں جرأت یہ ارادہ اپنے سر کے ساتھ ہے

جب یہ سنتے ہیں کہ ہمسایہ ہیں آپ آئے ہوئے
کیا وہ با مرّت ہم پھرتے ہیں گھبرائے ہوئے

آپ سے میں تو نکا تا ہوں کروں کیا کر کہیں
دل بیتاب تڑپتا ہے ہے دیوانے ہوئے

گھر نہیں ہے یاد بسکہ اپنا دسکے ہمراہ
دو گھڑی ہو دل جولا قید میں بھلائے ہوئے

مردنی پھر گئی منہ پہ مرے جن کی خاطر
ابر تصویر کے مانند ہم اُس محفل میں
کہہ کے موزوں اُنہیں جرأت غزل ایک ابھی

خوف کچھ کھاتے ہیں بیداد سے ہم الواسے ہو تو
رشک کی جا ہے غرض قہر و فغاں بھی کر اب
جوشِ وحشت سے گریبان کو کر چاک ہم آہ
دور چھوڑا ہمیں گلشن سے یہ رونے کی ہوا
دمِ رخصت کہے جرأت کوئی اُس کافر سے

اختیار اب نہیں ملنے پہ یہ مجبور رہے
اک جہاں کو مری ورزش کا ہوا غم تو ہوا
منہ چڑھے ہیں کیوں نہ مری واہ رفتہ پہ … جگر
دیکھتے دیکھتے گھر میں بخدا ماہ تری
روگ کیا تیر ہوا مریضاں محبت کو لگا
اپنے کوچے میں قدم سب کو سمجھ کر مارے
کیونکہ ہو نظر مجھ پہ ترحم کی نگاہ
کہہ غزل اور اس انداز کی جرأت اب تو

کی سفارش جو مری اُس سے کسی نے تو کہا
گردشِ چرخ سے کچھ اور زمانے کا ہے رنگ
اختیار اب تو کسی بات پہ اپنا نہ رہا
یہ مگر بولی کہ جی کیوں نہ لگوگا اُن سے
لیتے ہیں گر خبر عزت میں پڑی اہلِ دول
درد دل اُٹھتے ہی دنیا سے اُٹھا ہم کو بار
اُس نے خدمت سے جو منہ موڑ [illegible]

رنگ رو کیا وہ پھرے پھر تو ہیں چھکے پھوکے
رو نہیں سکتے ہیں اب تک کہ آنکھ میں ہم
دل میں جو تازہ مضامین ہیں ٹھہرائے ہوئے
جلوہ تم خواب میں بھی آئے تو گھبرائے ہوئے
سو گیا چین سے میں پاؤں کو پھیلائے ہوئے
سرخ آنکھوں کو کئے بیٹھے ہیں جھنجلائے ہوئے
کہ سزاوار اسیری بھی نہ ہم ہائے ہوئے
اک مسلمان کو کیوں جانتے ہو ترسائے ہوئے

ربط ہم دو سے کیوں لوگوں میں مشہور ہوئے
پر میں خوش ہوں کہ بلا آپ تو مسرور ہوئے
اب تو عشرت دل وقت کے منظور ہوئے
مضطرب ہم تو قیامت بت مغرور ہوئے
جوں جوں تدبیر ہوئی اور بھی مجبور ہوئے
سیکڑوں خاک میں مل شیشۂ دل چور ہوئے
اب تو اغیار سے ربط آپ کو منظور ہوئے
ریختے جتنے کہ لکھے تری مشہور ہوئے

ربط کچھ ان کو تو ٹھہرائے نہ منظور ہوئے
پہلے معمول گیا اب تو یہ دستور ہوئے
دل کو لگ جاتی تھی اور اب یہ مجبور ہوئے
اب تو وہ جا بیٹھنے والے مرے مشہور ہوئے
اور جو محتاج تھی سو صاحب مقدور ہوئے
شکر یا رب کہ … نہ مشکور ہوئے
یاں تلک روئے کہ ہم آنکھوں سے معذور ہوئے

ہم اسا عالم کو کہتے نہیں نہ ٹوٹے
پیمان خیر محبت اے منہ جبیں نہ ٹوٹے

مت پوچھو الگ میری اس ہی قدر ہو شمسل
یہ بار موتیوں کا اے آستین نہ ٹوٹے

بیٹھے ہیں جب پہ وہ مہ ہے یہ صدا کہ یا رب
تا خانہ جہاں ہے وہ مہ نشین نہ ٹوٹے

بہتر ہو دل خراشی یعنی جو ہیچ گسترہ
قیمت ہوا اسما فزوں قند نگین نہ ٹوٹے

حیران ہو رہیں کہ کیونکر تو دل کو توڑتا ہے
جب ہم گل ہی جیسے اونا یقین نہ ٹوٹے

پڑھکر غزل سیح قطع کلام کیجے
سر رشتہ سخن کا سر رشتہ کہیں یا نہ ٹوٹے

کہتے نہیں ہو لا ہم سر یا جبیں نہ ٹوٹے
دل تیز پھر دو اسے آ گئی کہیں نہ ٹوٹے

مجھ جان بلب کو کیا دو اشتیاق تھا
یعنی کہ دم بھی اسکا اپنے قرین نہ ٹوٹے

دیکھیے اسنے سہ پہرے کیسا بکی ہاتھ اٹھایا
رہا تنگ اسکی ٹوٹے یا رب کہیں نہ ٹوٹے

فرمیں جو میں بلا ہیں رنجش کا کوہ ٹوٹا
کمبخت ہاتھ میرے کیوں نازنین نہ ٹوٹے

ہو تجھ میں پھر تو اک گردش فلک پر دے
دو گل کی ایک پتی اونا زنین نہ ٹوٹے

عاشق ہو تو جرأت رکھیو یا تشنہ الفت
پڑکر یہ قیامت رشتہ کہیں نہ ٹوٹے

لطف سے ہیں سیر گلستاں کب سے
دیکھیے دیدہ گریاں تجھ گل خندہ کب سے

اتنا جب تک ہو گئی ہے ہنوز بس تو پھر
تنگ آنکھوں میں فضا ہی چمنستاں کب سے

دل کی نا مالی ہے جو ضد میں دیتا ہے
ورنہ عالم کو سمجھے عشق ور بیاباں کب سے

مجھ سا دیوانہ جو اس بزم طرب تک پہونچے
پاس تو ہے وہ با حال پریشاں کب سے

اور لیے منت نہ اتنا ری جیب ہاں نہیں تو پھر
آنکھ اٹھاتی ہے وہ غیرت خوباں کب سے

بات نہ [illegible] تو آہ [illegible] ہیں یہ ہم
گر خدا دیوے نہ جب [illegible] کب سے

تا صبح [illegible] شام [illegible] سب مجھے
تجھ بن نہ کٹی نہ ایک شب آرام سے مجھے

[illegible] جو پسند
کیا کام ہے [illegible] بلا کام سے مجھے

[illegible] باغ
آئی نظر قفس کے در و بام سے مجھے

وہ صید نا توان [illegible] کچھ
صیاد نے بھی چھوڑ دیا دام سے مجھے

[illegible] شرم کی
جرأت [illegible] انجام سے [illegible]

ہوا ابر خجل دیدۂ گریاں کے آگے — دم مارے نہ بادل اس دل نالاں کے آگے
پایا ہی نہ پایا سو جو ہوا وصل کسیکو — کیوں کہتے ہو اک تشنۂ ہجراں کے آگے
جاتا تھا کہیں جلد پرا پایا جو نظر میں — ہرگز نہ پڑا تھا وہ مجھے پہچان کے آگے
بسمل سے بیتاب کہاں جاتی ہے بلا دل — کچھ بات تو کہہ مجھ سے ذرا آن کے آگے
حسرت کی زمیں میں شعر کہو جرأت کوئی شاعر — [illegible] ہو ایسے غزلخواں کے آگے

خدا شاہد ہے یہی اپنی تو اے شیر جان نکلے ہے — کہ جس میں اس بت کافر کی سی کچھ آن نکلی ہے
شہا جاتا تھا [illegible] بلا ہی جا بیٹھا اونکا — کہ جس [illegible] اٹھا کر دل لیتیں جہاں نکلے ہے
گلی قاتل کی گذری اور بس [illegible] ہے — ہر اک [illegible] کچھ ہر دکھیں کیا فرمان نکلے ہے
یہی ہم چپکے چپکے بیٹھ کر آہیں کئے ہیں جرأت — بہو کا سا کبھی وہ اضطراب جو آن نکلے ہے
خدا کیواسطے [illegible] جا گلے سے لگ کر جلدی — [illegible] دل کو کب تک [illegible] کا زمان نکلے ہے

ازل سے گرفتار پیدا ہوا ہے — یہ دل کیا مرے دار پیدا ہوا ہے
کرو منع ناصح کو مجھسے نہ بولے — کہاں تک یہ غمخوار پیدا ہوا ہے
ہوا چشم مردم سے آرام پنہاں — وہ جب سے ستمگار پیدا ہوا ہے
ترے دور میں [illegible] — غضب اک طرحدار پیدا ہوا ہے
مرے [illegible] دل دیکھا [illegible] — یہ دنیا میں گلزار پیدا ہوا ہے
[illegible] — [illegible] پیدا ہوا ہے
[illegible] — یہی تو خریدار پیدا ہوا ہے

[illegible] — [illegible] تری
[illegible] — [illegible] تری
[illegible] — [illegible] تری
وہ [illegible] — [illegible] تری
[illegible] — [illegible] تری
[illegible] — [illegible]

بخت کی مری یہ اشک رواں ہیں پیادے ہے
برگ گل جوں کوئی دریا میں بہا دیتا ہے

قصد محفل سے وہ اٹھنے کا کرے ہے جس وقت
دل بیتاب وہیں مجھکو جتا دیتا ہے

وصل ہوتا ہی کبھو اس سے تو بالفرض وہ شوخ
ہنستے ہنستے مجھے سو بار رلا دیتا ہے

ہمنشیں مت ہو خفا گر دم شوق با تری
اک تصور ہے کہ وہ وہیاں بنا دیتا ہے

لذت درد و غم عشق ہے ایسا کہ اگر
رو دیئے اسمیں تو رونا بھی مزا دیتا ہے

گھر سے وہ جاوے کہاں ہیں یا کہیں ہر سو جو
نہیں معلوم مجھے کون بتا دیتا ہے

جانتے ہیں اسکے در سے یہ جانا محال ہے
جس جا قدم پڑی ہی اٹھانا محال ہے

رونے سے اور آتش الفت بھڑک اٹھی
اب اس لگی کا ملے سے بجھانا محال ہے

کیا تاب ہے جو دیکھے کوئی اسکو بھر نظر
اس مہروش سے آنکھ ملانا محال ہے

روٹھے تو ہیں ہم اس سے ولیکن کیا خوب
روٹھا جو وہ تو اسکا منانا محال ہے

جرأت بہا وہ اشک کہ جیسا اثر ہو کچھ
رونا ہی یوں تو سہل رلانا محال ہی

منہ سے ملا کے اپنے تصویر اک پری کی
کہتا تھا پھر وہ آپ ہی خوبی برابری کی

کل حال پوچھا تھا جا کر اسے دکھایا یا
تو کیا کہوں نہیں خوبی اسکی ستمگری کی

ملتے ہی آنکھ نظریں کہتی تھیں اسکی دیکھا
دل بزنے ہنسنے لیکر کیا خوب دلبری کی

اس فتنہ گر کو دیکھے کیا کیا اوچھلتیاں ہیں
ناز و ادا کی چالیں طرزیں ستمگری کی

ازبسکہ ولسے جرأت بندہ ہوں ہیں حسن کا ہم
سجدہ کریں انہی میں مسجد جو ہو پری کی

مجبور ہو تو یوں مہ کے لگے منہ کو ڈھانپنے
تہمت پہ پھر لگا مجھے تلووں میں ہانپنے

دل خاک میں ملایا تمہارے ملاپ نے
اچھا غرض سلوک کیا ہم سے آپ نے

وا ملسے وقت جاتی ہی جو کہ سے پیار میں
لگتا ہی کہو کے ہلکی زمین واں کی کانپنے

خالی زمین شعر نظر آئی ہو تو بس
جرأت اگر ہے تو سن فکر اپنا ماپنے

پھرے جو رخسار سے رکھا پھیر کسی نے
سو باتیں سنائیں مجھے منہ پھیر کسی نے

لو خاک ہم سے پیر بھی اٹھاتا ہے وہ ہمکو
دیکھا ہی بھلا یوں کہیں اندھیر کسی نے

درپیش ابھی دیکھئے کیا ہے کہ کیا ہے
اک دم میں دو عالم زبر و زبر کسی نے

وہ مہ نہیں کچھ جاتے نکلے جاتے ہیں اب اور آہ
آتے ہیں لگائی ہے بڑی دیر کسی نے
جرأت یہ غزل سنکے یہ تغییر توافی
تکلیف سخن گوئی کی دی پھیر کسی نے

مت گڑھ جو نہ پوچھا دل رنجور کسی نے
وہ پاس مروت ہی کیا دور کسی نے
آپ ہی تو گرا پایا مجھو اور کہتے ہیں آپ ہی
کیا منہ کا ترے چھین لیا نور کسی نے
اب دور سے مجری کا ہمیں حکم ہوا واہ
اچھا یہ سکھایا تمہیں دستور کسی نے
اللہ ری تجلی کہ لب بام پر آکر
دی پھر نہیں دکھا روشنی طور کسی نے
عیاری تو دیکھو دلا نیکے سے لئے آنکھ
دیوانہ کیا ہے ہمیں مشہور کسی نے
منہ دیکھو جو ایسی کوئی یاں کرسکے جرأت
کیا دخل جو پایا ہو یہ مقدور کسی نے

پری سا جو مکھڑا دکھا کر چلے
جو گندری لیں اور گت بنا کر
انہیں پاس ہم تو لو ہی چلا

ہمیں جب تو دیوانہ بنا کر چلے
تو دامن کو اپنا اٹھا کر چلے
او ہو دیکھیو جا یہ کیا کر چلے

دکھا اپنا جلوہ ہمیں شکل بہت
خفا ہو کے یاں تنگ مری شکل ہی
ہوا انکے یاں سے جرأت تو کیا

ترا اک آگ دل میں لگا کر چلے
پہ جلسا تو منہ چھپا کر چلے
اگر تم کو آکر خفا کر چلے

کیونکر کوئی سلامت اسکے مکاں سے نکلے
جب تحمل ہو بریدہ تب گلستاں سے نکلے
عاری تھے قافلے سب فریاد سے ہماری
بیتاب ہو کے مارے ہم کاروان سے نکلے
شب بزم یار میں ہم بیٹھے تو تھی یہ لشکی
چتون سے تھا یہ ظاہر یہ شخص یاں سے نکلے
ہوں ناتواں یہاں تک گر بعد مرگ کوئی
کھولے کفن نہ ہرگز کچھ درمیاں سے نکلے
اس انجمن میں جرأت سب کامیاب آئے
حسرت بھرے پر ارمان اک ہم یہاں سے نکلے

اک چاند کی جھلک سی جو بیٹھی کی اوٹ ہے
کیونکر ادھر نہ دیکھوں کہ دل لوٹ پوٹ ہے
کیا سیر ہے کہ آپ تو ہنستے ہیں بام پر
اور بسمل عشق کی کوچہ میں لوٹ ہے
جرأت کہو نہیں کیا کہ جو بل بیٹھے ہیں ہم
تو بھی حجاب عشق کی آپس میں اوٹ ہے

اٹھ کے گھر جاتا ہے وہ تو کس سے کہا جائے ہے
نام میں جانیکا سنتا ہوں تو غش آ جائے ہے
بیقراری سے کسی صورت سنبھلتا ہی نہیں
دل کو جوں جوں روکتا ہوں اور گھبرا جائے ہے
ہائے کی تقلید نہ اسنے چاہ تو حالت مری
یہ ہوئی جیسے کہ کوئی چور پکڑا جائے ہے
جس طرف کو جائے وہ تو یہ دل بیتاب بھی
پیچھے پیچھے اسکے بیتابی سی دوڑا جائے ہے

ول منے سمت ہوئی ہے اب تلک لیکن مزاج
اس بت کافر کا کسکا فریب سے سمجھا جائے ہے

چپ ہوں تو اور بھی دی گالیوں پر گالیاں
میری خاموشی سے شاید بات کچھ کھل جائے ہے

کیا کہوں کس تند خو سے لگ گیا ہے دل مرا
نہ منا سکتا ہوں اسکو اور نہ روٹھا جائے ہے

اسکا بہتر اس نے [illegible] منزل [illegible]
دیکھیں پھر مضمون سیا کیونکہ لکھا جائے ہے

دل میں کیا کیا آئے ہے ولے اور کیا کیا جائے ہے
کان میں آواز اسکی سی جو پڑ جائے ہے

بزم میں آنکھوں تلے پھر جائے ہے جب آپ کی شکل
آنکھ بھر کر پھر کسو سے کسکو دیکھا جائے ہے

چھیڑنے کو مجھسے یہ آزردہ وہ ہوتا نہیں
وقت رنجش تو بھلا کیوں مسکراتا جائے ہے

کسکے آنے کی خبر آئی جو ایسا پیک اشک
پیش قدمی کے لئے آنکھوں سے دوڑا جائے ہے

کیا ہجوم بدگمانی گھیر لیتا ہے مجھے
جب میں سنتا ہوں کہیں کچھ [illegible] ہے

بس دل عشاق پر بجلی سی پڑ جاتی ہے آہ
جب سمند ناز کو اپنے وہ چمکا جائے ہے

اشک خونی دیکھ چہرے پر مرے بولا وہ شوخ
دن بدن رنگ اب تو جرأت کا نکھرتا جائے ہے

ملاؤں آنکھ جب تک اس سے تو سرکش ہی وہ ہووے
کہاں لا کر پھنسایا اے ترے دل کا برا ہووے

نہیں پھرتا ہے گھر میں بے تکلف آنکھ خاطر وہ
صبا [illegible] دروازے سے [illegible] ہووے

لب اس [illegible] لاتا ہوں تو لب پہ ملتی آہ ہی
جو لذت اسکو بھی مل جاوے کچھ تو کیا مزا ہووے

جدائی اسکے [illegible] جان ہی پر آبنی ہے
جیئے وہ کیونکہ اس بن ہمیں [illegible]

بہت خوش [illegible] حالت یہ ہوئی ہے
کہ جیسے کوئی اپنی زندگانی سے خفا ہووے

[illegible]
ولے [illegible]

[illegible] جرأت اس سے بہت [illegible]
[illegible] عشق کا [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

نہ آیا تہ کبھو ایسی کہ ٹھہرے تو نکل آئے
رہی گو ہم صفیر اب نہ ہم پرواز کے لائق
سمجھے تو اضطراب دل سے پہلو بہتر ابھی
انھیں سے فیصلے ہونے لیے کیونکہ جینا تو کچھ دیر ہے
رولایا تھا مجھ کو شوخ ستم نے تو تین ستے ہی
آپ کے گھر رہ کے یہ افسوس ہم کرتے ہو
کیا غضب کیلئے تیری بن جائیے اور سو رہئے
بزم میں بیٹھے ہو کیا رات چلی جاتی ہے
پائنتی بیٹھ کے تلوؤں کو تو سہلاؤ نہیں
جاگتے ہیں بلا ہی فکر میں ہم تو رات
تم تو رہو ٹھہری ہی رہیو اور چلے وصل کی رات
نیند آنکھوں میں نہیں ہے کہو کیونکر ہی یہ ہم آج رات
اب کیونکر ملنے پاؤں میں ناتواں تجھے
بیٹھ آ وصل میں تھک کا لطف اٹھانے دے مجھے
تجھ سے پوچھے ہیں بگڑ کر وہ حقیقت میری
تکلفی باندھ کے سے بات نہ نکل سکا کبھی
اور بہی وار لگاتے تھے کیا لگتا ہے
انکھیا اب پاؤں کی اب اپنی وہ دبا ئی ہے
وہی پھر پوچھو جرأت سبب حیرانی
سامنے ہی وہ جو چشم پر حجاب نرگسی
چشم بد دور سا انکو نسبت چشم آہو سے ہی کیا
ہے یہ عالم چشم ساقی پر کہ وقت میخواری
نازکی کا چشم خوبان کی جہاں مذکور ہے

ابھی حسرت میں رہتے دم آخر آنسو نکل آئے
ملے ظاہر تو غیرت سے مار کر باہر نکل آئے
کہ شاید کوئی دن کو پھاڑ کر پہلو نکل آئے
بھبکا سا جو وہ دیتے کا لو تو نکل آئے
سنا یا انکو یہ قصہ کہ بس آنسو نکل آئے
سنئیے تم ڈرتے رہے اور سے ہم ڈر گئے
تو تنہا پاس تو کچھ کھائیے اور سو رہئیے
تو پھرا اب کہیں بہلوائیے اور سو رہئیے
اتنا منہ سے بیکے زبائیے اور سو رہئیے
کیونکر گھر میں اُسے لے آئیے اور سو رہئیے
وگر نہ بخت سے ل جائیے اور سو رہئیے
پاؤں اس کو جو میں پھیلائیے اور سو رہئیے
گرد دیدہ ہو گیا ہے سارا جہاں تجھ سے
اے تو جرے پاؤں پڑوں ہاتھ لگانے دو مجھے
کچھ تو ابھی بیخودی بات بنانے دے مجھے
حیرت حسن پلک تک تو ہلانے دے مجھے
جو کہ ڈھونڈے ہے شرم ہم بھی لگا لینے دے مجھے
کچھ تو اسے پاس ادب ہاتھ بڑھانے دو مجھے
پہلے آئینہ ذرا اسکو دکھانے دیجے مجھے
نزع کا عالم بھی ہو گیا کہ خواب نرگسی
پھر ہیں رہ دیدہ فتنہ خراب نرگسی
چشم بینا حق سے یا ہر ہے کیا بے نرگسی
سنگ سے واں شوخی تو ہے کیا بے نرگسی

اس طرح کا سوچ ہے جرات مجھے حیران ہوں
ہے جب مشتاق تب ملنے کو ترسانے لگے

جب لگا جی دوڑنے تم پر مرا بے اختیار
بار بار آ نیکا ولیں بند ہوگیا جب اپنی دہان

پاس سے اٹھنے میں جب ہم پر قلق ہونے لگا
مصلحت جب اپنی یہ ٹھہری کہ در مشتی ہمیں

اتھ اٹھا بیٹھے تمہارے واسطے جب جب ستم
ہو چکا شیریں زبانی سے تمہاری جب اسیر

جب تمہارے عشق میں جاتی رہی غیرت مری
کیا غضب ہے بیخودی کا جبکہ جسکا پڑگیا

جرات اور دل جب ہوئے مجبور تب کہتے ہیں
قل اللہ ہزار دل ہی شجر اور ثمر بھی

یا گھر ہی میں ہو بیٹھے ہیں خبر روز ہم اور وہ
یا ہوئے تھے بہ سو میں ہی اکدم جدا ہم

یا تھا جو کوئی برس تو ٹھنڈا اتا کلیجہ
یا اک دو گھڑی تھے ہم و ہمدم افسردہ

چھینٹے غیروں سے جو کل آپ اڑے پانی کے
در تلک آسکے وہ دخواہ نہیں دیتا ہے

بیٹھے اٹھتے گر اس بزم میں پہونچوں تو وہاں
اب جو ملتا نہیں قسمت میں تو واں جا کر کو

عندلیب چمن اب بلبل تصویر ہے آہ
منتشر ہو کے نشیں تو ہیں مارا جرات

یہ بولا وہ جو یا تانگی میں ہم ناگاہ بول اٹھے

دیکھ کر اس شوخ کی چشم پر آب نرگسی
چھپکی لگ جاتی ہی گھر سے ادھر کو تم جاتے ہو جب

تب کہیں چپ چپ بیٹھ کر تم مجھکو دکھلانے لگے
تو کہیں تم وہ ہمدم گھر سے چلے جانے لگے

تب ہماری بیٹھنے سے آپ گھبرانے لگے
شورت تب اور کچھ تم ولیں ٹھہرانے لگے

تب کسیکو پاس لا تم اپنے بٹھلانے لگے
تب مجھے تم قصہ فرہاد سنوانے لگے

تب ہمیں در پردہ کچھ کچھ آپ سمجھانے لگے
جام دکھلا دور سے تب مجھکو ترسانے لگے

پیر کو سمجھے یا الٰہی کیوں یہ دیوانے لگے
تک کچھ تو گذرا وہ بہار ہی تو ادھر بھی

یا دیکھ نہیں سکتے ہیں اب جانب در بھی
یا اب نہیں مل بیٹھتے دو چار پہر بھی

یا دل کی طپش کے ہی سوا سوز جگر بھی
یا جی کی رکاوٹ ہے ادھر اور ادھر بھی

پھر گئے سیکڑوں اب ہم پہ گھر سے پانی کے
گھر میں دل چپ ہیں آہ نہیں دیتا ہے

بیٹھے نالہ جانکاہ نہیں دیتا ہے
استخارہ بھی ہمیں راہ نہیں دیتا ہے

باغباں رخصت یک آہ نہیں دیتا ہے
اب دکھائی بھی وہ واللہ نہیں دیتا ہے

سب کے سبا تی ہیں گر می تم بیٹھا وہ بولا اٹھ بیٹھ

ملتفت ہو سکے اب جو ہمارا اُٹھنے نہ لگا چھوڑا
خدا جانے یہ ہم کیا بیخودی میں بول اُٹھے

مصور نے جو کھینچا اُسکا نقشہ رقیق نکلا ہو
کہ گویا منہ سے یہ تصویر ابھی واللہ بولی ہو

بوقت ذبح اُسکا پاؤں لغزش کھا گیا تھا
گئے حلقوم سے سو بار بسم اللہ بول اُٹھو

ہوئے آزاد سب خاموش رہ کر تم عزیز اپنی
یہ کیا بیٹھے بٹھائے بیٹھنے کی جو آہ بول اُٹھی

عزیز و کل سے بیکل کر کے وہ مجھکو گیا کیسی ہوا
جو واقف ہو کر لی تو خجستہ لعنتہ بول اُٹھی

ملا تصویر یوسف سے کسی کو تا جبیں وہ جو گزرا
زلیخا سے کہو اب جسکی ہو وہ چاہو بول اُٹھو

اُس پری کو یوں بلا کر واں ہی یاد آ گئی
جیسے پھرتے ہیں اگرد شمع پروانے کئی

رو دو وہ کوستے ہیں پیدا اس سے دیوانے کئی
چھوڑ بیٹھے جنکی خاطر ہم ہیں یگانے کئی

دل میں گر سوز فرق نہیں رہتے ہیں سینہ پتیں
کیوں نکل آئی پتلی میں مرنے والے کئی

جوش سودا جب کہ تیری دیکھیو نکو سر پھرا
شہر اُجڑ کر ہو گئے آباد ویرانے کئی

ذکر اُس نا آشنا کا سنتے ہی خفا ہو گئے
اپنی حالت پر کفِ افسوس بیگانے کئی

نشہ مے سے گلی پیچکی ہو مجکو شیشہ ساں
او دے پینے کو بلائے اُسنے پیمانے کئی

ایک ہی جلسہ پڑھ کر غزل جرأت ہوا تو کیسے پرتوش
شعر ابھی تو اور بھی ہیں تجھسے پڑھوانے کئی

جاں بلب اُس زلف کی قیدی ہیں یاد آ گئی
مر گئے بستر پہ غم کے مار کر شانے کئی

اُسنے عمداً مجکو دکھلائی قریب صبح رات
ہتھ جو تھا کستر پیالے فقط پیمانے کئی

قصہ غم اُسکو کون اپنا سنا آیا کر آہ
صبح سے ہم شام تک سنتے ہیں افسانے کئی

رو کے دل خالی کیا بس بھیجو پیغام ے
ہو گئے غیروں کو دی جب اُسنے پیمانے کئی

گھر سے ستانے جو نکلے چشم کیفی کو ترے
ہو گئے بس جا بجا رستوں میں میخانے کئی

اس طرح اب گھر میں ہیں ہم اور دل آتش کدہ
مضطرب جوں گنج زنداں میں ہوں دیوانے کئی

ہے جنون عشق ای جرأت خدا حافظ ترا
مار ڈالے ہیں یونہیں اُس شوخ نے بیگانے کئی

ہے تو بلند محبت ہیں اب اُس دلبر کے
جب سنا کہ سکتے نہیں بات بھی مارے ڈر کے

سینکے دل پھٹتے ہو ملتے ہیں ہے رسوائی واہ
آپ ہشیار بنے مجکو دیوانا کر کے

کسی بیدرد پہ جو کوئی نہ مرتا ہو اُسے
جیتے جی چین نہیں جیتے یہ جانا مر کے

مضطرب ہوسکے دل [illegible]   [illegible]
خواب اسکے بھی گھر میں تو بہرا ہے جرأت   ہمنے بھی صبر کیا چھاتی پہ پتھر دھر کے
ہے مدت سے نہ کچھ بس ہی میں یہ بات آگئی ہے   یاد جب مجھکو وہ وہ شب کی ملاقات آگئی ہے
سینہ کوبی کے سوا کچھ اور بن آتا نہیں   یار جب یاد مجھکو وہ کچھ اجڑی ہوئی بات آگئی ہے
گھر جاکے مجھکو تم بیٹھے ہو ناحق کا نیاں   حق تو یہ ہے خوب تمکو بھی مدارات آگئی ہے
بادۂ الفت نے کیفی کر دیا ایسا ہمیں   جس طرف دیکھیں نظر ہمکو خرابات آگئی ہے
صدمۂ ایام ہجراں کیا کروں جرأت بیان   رات سے بدتر دن اور [illegible] برسات آگئی ہے
کب تلک ایام جدائی سے رہوں سن مارے   اس سے اے کاش وہ آ کر مجھے گردن مارے
بیقراری ہمیں یوں موج کیونکر ہو کہ جب   لہر دریا کی طرح یار کا جوبن [illegible] مارے
ایسی سج دھج کا جہاں میں ہو کوئی آج بھلا   حسن و خوبی پہ نہ کیوں لات وہ تن تن مارے
کیا غضب ہے کہ جو تک مجھکو نکالے تو مجھے   آنکھ ہر ایک سے محفل میں وہ پر فن مارے
صبح اٹھ گھر کو چلے وہ تو مجھے جرأت آہ   جوں چراغ سحری جنبش دامن مارے
جب چلے حسرت بھرے کوچہ سے اس دلدار کے   روئے کیا کیا ہم گلے لگ لگ در و دیوار کے
کیا کہا پیغام بھیجنے یہ ترے مشتاق نے   مر گیا بس وہ جو سینے پر دو ہتڑ مار کے
دیکھ جرأت اسکو کہتا ہے دل مضطر یہ یہ   ایسے ٹکڑے پر سے مجکو پھینک دیں تلوار کے
گر وہ ہاتھ آئے تو زانو پہ بٹھائے رکھیئے   لب سے لب سینہ سے سینہ کو ملائے رکھیئے
مجکو ڈر ہے کہ کہیں حشر نہ برپا ہو کہیں   دیر پا اس دل مضطر کو دبائے رکھیئے
بیٹھیں کیا دور کہ چاہے ہے یہی کثرت شوق   آپکے زانو سے زانو کو بھڑائے رکھیئے
جب وہ بگڑی ہی تو کہتے ہیں یہ تا نہ خود   منہ بنائے ہوئے تیوری کو چڑھائے رکھیئے
ہو وے محفل میں جو وہ تو یہی چاہے ہے   روز و شب بس یونہیں صحبت کو جمائے رکھیئے
بس میں وہ پردہ نشین اپنے گر آجائے تو بس   کنج خلوت میں اسے سب سے چھپائے رکھیئے
ابخت اپنے جو بیدار ہوں تو آنکھ پھر   کیا ہی لپٹا کے گلے ساتھ سلائے رکھیئے
[illegible] وحشت کا سبب اور نہیں پر جرأت   یہ وہ چاہے ہے کہ اسکو بھی لگائے رکھیئے

[illegible] آیا [illegible] بے لگائی
[illegible] ہم وہ جھبوکا
[illegible] کر خریدا سب چلے آئین
[illegible] گئو ہم
[illegible] پیغام جو بھیجا [illegible]
[illegible] دیا رستے وال میں
[illegible]

[illegible]
جامہ تو ستروشی کو کسی نے جو پہنایا
افسوس کہ آج آپکا تا وعدہ جا تا ان
[illegible] نہیں لگتی پلک [illegible]
ہر سو نظر آتی ہیں پریوں کی [illegible]

شعلہ فشان ہی [illegible] اپنی زبان [illegible]
حسب حال اپنے [illegible]
شکل تصویر [illegible] ہم پشت بدیوار کھڑے
اسکے لبیں [illegible] غش سا [illegible]
ہر کلام [illegible] جرأت [illegible]

[illegible] سلجھا نا ترا کنگھی سو دل الجھا [illegible]
شیخ ڈوبے دیکھ کیا یہ حال [illegible]
[illegible]
[illegible] آفت ہو تو بھی [illegible]
غش میں [illegible]
ہی جلا کر [illegible]

سلونے کی [illegible]
اک آگ سی [illegible]
دو کان [illegible]
چپک سی [illegible]
تا خیر سی [illegible] لگائی
[illegible] حسرت [illegible]
[illegible]

[illegible]
پیا [illegible]
چپکی وہیں گردان [illegible]
پھر پیوند [illegible]
[illegible]
[illegible] جرأت [illegible]

[illegible]
اس سے ظاہر ہے کہ اک [illegible]
پیراہن [illegible]
[illegible]
بات اسبات [illegible]

اور کپڑے [illegible]
[illegible]
اور پھر [illegible]
ہو قیامت [illegible]
جب سی جرأت [illegible]
اسمیں گو رسوائی ہو [illegible]

دیکھ مضطر بزم میں مجکو یہ آنکھوں نہیں کہا — پھر بھی آنا ہی تو یاں سے اک کنارہ جانیے
کیا کسی سے کی یہ سرگوشی کہ بس اک بار گی — ہنستے آنکھوں میں لگے ہونے اشارہ جانیے
تہمت دلمیں کیا جانے یہ کیا ہر ۲ گئی — پھر ہیں اُسسے بلا بیچارہ ہے بارے جانیے
گو بہر صورت میاں جرأت بگاڑے تھے وہ — آپ ہر صحبت کے قصے کو سنوارا جانیے

مرنا ہی نظر آیا انجام گرفتاری — پیغام اجل لایا پیغام گرفتاری
کیونکر دام میں گھبرائے صیاد کو گریاں ہے — کیا چین سے کٹ جاتی ایام گرفتاری
وہاں شام لطافت ہو اور صبح صباحت ہے — یاں صبح ندامت ہو اور شام گرفتاری
باقی نہیں کچھ ہم میں ہیں اور یہی عالم ہے — مر جائیں گے اک دم میں ہنگام گرفتاری
مدہوش ہو الفت میں ہوئے ہم جرأت — پیتے ہیں بصد رغبت اک جام گرفتاری

چاہ کی چتون مری آنکھ اسکی شرمائی ہوئی — تاڑ لی محفل میں سب نے سخت رسوائی ہوئی
آہ اس دل کو لگی چشم گریاں کیوں ہم — یہ اسی کمبخت کی ہے آگ بھڑکائی ہوئی
شب کو جو اپنے مقابل ہو گئی ناگاہ آہ — چاندنی میں ایک صورت چکی چمکائی ہوئی
آنکھ کے دھوکے سے کیا ہنے لپٹ جانا تھا صد — پردہ نکلا اجنبی تو سخت رسوائی ہوئی
حسب حال اشعار کہنے اپنے اب جرأت کہاں — یہ غزل تو تھی کئی یاروں کی کہوائی ہوئی

ہو غضب اپنی طبیعت اسپہ ہو آئی ہوئی — جب پڑی تھی ہر اک کی آنکھ للچائی ہوئی
کون رخصت ہو کہ یہ ہے گیا یار جو آہ — صبر نے بھی کیا رخصت شکیبائی ہوئی
ناتواں دیکھا جو مجکو تو یہ ہنسکر بول اٹھے — بارے اب تو کچھ بہت اچھی تو انائی ہوئی
معذور آئے سے جرأت کی رکوست کیا — اس بیچارے کی طبیعت تجپہ ہو آئی ہوئی

پھری ہے حسرت و یاس اپنی گفتگو میں سے — خدا ہی جانے کہ بندہ کس آرزو میں ہے
یہ حال ہو تری وحشی کی جیب و دامن کا — کہ چاک چاک میں ہے اور رفو میں ہے
اشتنگی بدن کو کہا کس مزے ہیں چتون میں — ہر ایک گی یہ کسی عطر کی بھی بو میں ہے
ہمارا بھی ہے جو شب جدا ہے جو اے یار — جو شش ما جہت میں نہیں ہے سو ہکو میں ہے
جو جو کہ جرأت نے اسی عبارت کہو — کسی جو پردہ نشیں بیکدی آرزو میں ہے

غم سے میں سنگدلوں کو جو کیا دل بھاری
تو پس مرگ بھی جاتی پہ ہی اک سل بھاری

ہیں یہ نظروں میں سبک ہوں کہ دم گریہ شوخ
ہنس کے چھیڑ ہی کرو بس نکو دل بھاری

دست بوسی کا ارادہ ترے نزدیک تو تھا
دست و پا ہو گئے لیکن دم بسمل بھاری

دل بھرا اب محبت ہی گراں باری سے
کشتی پہونچی نہ مری تا لب ساحل بھاری

ولے تا چند رہے کوہ فراق اے جرأت
جی میں ہے مارئے اب سر پہ اٹھا سل بھاری

اسکی مجھ پہ یہ کشش ہے نہ نسبت نرگس کی
دیکھئے کوئی کہ لگی آنکھیں یہ یاں کس کس کی

کیا غضب ہے کہ وہ الفت کو سمجھتا ہی نہیں
مار ڈالے ہے ہمیں آہ محبت جس کی

ہو سکے کس منہ سے بیاں وہ کہ جو کم [illegible]
کیسا کر جبر دلا ہے وہ ہے بیکسی

اب یہ نقشا ہے کہ بستر پہ وہ بیخود ہے پڑا
نہ شنے ہے کسی ہمدم کی نہ کچھ مونس کی

محو دیدار اب اسکا ہوں میں جرأت ہی کہ
جو نہ کہے ہے مجھے باقی نہیں خبر اسکی

حیرت ہے کہ کل مجھ سے کہی کان میں اپنے
وہ بات کہ مطلق جو نہ تھی دھیان میں اپنی

کیا دل کی خبر پوچھے ہے اے شوخ کماندار
سرخی سی لگی دیکھ لے پیکان میں اپنی

کیا سینۂ پرداغ سے نسبت ہے چمن کو
گل لالہ ہوس کرتے ہیں گلستان میں اپنے

خورشید ہیں صبح قیامت کا دکھایا
رکھ کے تکمۂ لعل اسنے گریبان میں اپنے

اب جی میں ہے اشعار کہیں ایسے کہ جرأت
ایسی نہ غزل ہو کوئی دیوان میں اپنے

یارو کہو ہر بار نہ کچھ کان میں اپنے
کیا جانیں کہ ہم بیٹھے ہیں کس دھیان میں اپنے

افسوس کہ وہ جان جاں پاس تب آیا
جب کچھ بھی طاقت نہ دل و جان میں اپنے

دیکھ اسکا تبسم نہ ہوں کیوں بے سر و سامان
بجلی سے پڑی خرمن سامان میں اپنے

دل آپ نے کیوں وصل کی عادت پہ لیا تھا
رکھنا جو یوں ہی تھا ہمیں ارمان میں اپنے

موقوف ہوا فارسی فکر ہی جرأت
اشعار گئے جب سے کہ ایران میں اپنے

مل لب پہ جو ہیں پیر اسنے جمالی مسی
شفق شام سے بہتر نظر آئی مسی

آج شبہ ہاتھ سے اکدم نہیں ہوتا ہے جدا
اللہ اللہ اسنے کیا اپنی خوش آئی مسی

جی میں آتا ہے کہ جھوٹھوں [illegible]
کیا وہ حال دہا ریکھ [illegible] لگائی مسی

[illegible]

ہم [illegible] [illegible]

جوشِ [illegible] [illegible]

قدِ [illegible] قیامت [illegible]

[illegible]

[illegible]

اب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا [illegible] چھوڑ کر [illegible] آباد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیا [illegible]

تو [illegible] کیا [illegible] پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا

[illegible] آبرا[illegible]

[illegible] گرم ہے

[illegible] لکھنو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رفتار گرم ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گرم ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آتا

[illegible] بات [illegible]

[illegible]

[illegible]

جرات [illegible]

[illegible] حسرت [illegible] مری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گرم ہے

[illegible] گرم ہے

[illegible] گرم ہے

اور [illegible] سوز عشق کا آثار گرم ہے

[illegible]

[illegible] گرم ہے

[illegible] گرم ہے

[illegible] گرم ہے

[illegible] گرم ہے

[illegible] بازار گرم ہے

[illegible] گرم ہے

[illegible] گرم ہے

[illegible] گرم ہے

[illegible] گرم ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible] مری

[illegible] مری

[illegible] غزل [illegible]

[illegible] آرزو مری

[illegible] مری

یارب یہ کس گھڑی سے میں نکلا کہ خلق میں
ہر داستان در بدر و کو بکو مری

جلاد مجھ پہ پاک محبت کا جرم سے
گردن تکھیو تن سے جدا بے قصوری

شفقت کا اسکے مانند ہوں میلا کیلیناں
جرأت خفا ہی شکل سے ظاہر ہو مری

دل اب ایسا کہیں آیا ہو کہ جی جانے ہے
یہ قلق ہمنے اٹھایا ہے کہ جی جانے ہے

دل کہیں اور اب اسکا جو لگا ہو تو ہمیں
ایسا بہتان لگایا ہے کہ جی جانے ہے

یوں ہی آپس میں ذرا سے جو ہوا تھی رنجش
اسقدر اسکو بڑھایا ہو کہ جی جانے ہے

روٹھے اس شوخ ستمگر سے تو اسنے ہمکو
ان ٹھکوں سے منایا ہو کہ جی جانے ہے

اک پری زاد کے پیچھے یہ بگڑ جانے سے
ایسا دیوانہ بنایا ہے کہ جی جانے ہے

کھوئے جاتے ہیں ہم اب دیکھ کر اسکی حرکات
ہمنے محبوب وہ پایا ہو کہ جی جانے ہے

آج جرأت اس شوخ نے تہ اک سو ڈرا کر قرات
ہمکو سب سے یہ ڈرایا ہو کہ جی جانے ہے

جی نکل جائے جو بندہ نہ ترا منہ دیکھے
منہ نہ دکھلائے تو میرا تو ہوا منہ دیکھیے

بس چلے کچھ بھی جو تجھپر ترے عاشق کا تو بس
سامنے اپنے تجھے پہروں بٹھا منہ دیکھیے

ایسے عاشق کی کہاں طالع بیدار جو آہ
اسکا سوتے ہی دوپٹہ کو اٹھا منہ دیکھیے

کیا مزا ہو کہ وہ باتیں کریں اغیار سے بیٹھ
اور بحسرت کوئی کمبخت کھڑا منہ دیکھیے

کچھ نہ کچھ کیجیے کہ لیجیے غایت پیارے
سنیں کہکے کوئی تاب کہاں منہ دیکھیے

دیکھو چوری سے جو دیکھے عمل شرمندہ سی
یہ تو کیا سنہ ہے کہ منہ اپنا دیکھا منہ دیکھیے

وصل کیا ہو جو ہم اور دل اسی پہ دیکھ سکیں
وقت رخصت جو وہ تیوری چڑھا منہ دیکھیے

ہو جو گلشن میں تو ہمدم جاناں تو سہی
خار ہو کر بھی نہ چھوڑوں ترے دامن تو سہی

تیری آمد سے چلا ایسے جو دامن چھڑا
میری وحشت سے پھٹے تیرا گریباں تو سہی

سننے تو دل لیتے مجھسے کی خوشی اختیار
جا بسا ہوں میں ابھی شہر خموشاں تو سہی

امتحان عشق کرنا ہو تو [illegible]
[illegible] ہو کر بھی [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

غارتِ دل سے اٹھا اب ہاتھ تا کو ستمگر تو — سینۂ عشاق اب اے صفت ترغالی ہوئے
ابتو دونوں میں نظر آتا نہیں اک قطرۂ خون — یہ فشارِ دستِ غم سے دل جگر خالی ہوئے
چھیٹ کر صیاد مرکر تو جو مرغانِ اسیر — لے قفس تیرے اب اے صیاد گر خالی ہوئے
پلادیں ساقی کو جو آتا ساغر کو کیطرح — گہہ ہو لبریز گاہ ہو چشم تر خالی ہوئے

کر خون بہا دیا سب کیوں جو خوں فشانی — کی دل کی چشمِ تر نے کیا خوب پاسبانی
اکدم میں نالۂ دل ہفت آسمان ہلادے — فرمائش فغاں پر گر وہ زباں ہلادے
لوگ سب کہتے ہیں اس بیمارِ غم کو کیا ہوا — جانتے ہم بھی نہیں ہیں پر کہ ہمکو کیا ہوا
بحرِ الم میں ہمکو آرزوے یار نے ڈوبی — یہ خواہش نہ وروق آرام ہی کیا ہم نے ڈوبے
کچھ داغ جوانی میں نہیں عشق کا چرکا — طفلی میں بھی ہم کھیل جو کھیلے تو صنم کا
ہے شوخ کا مارِ زلف کالا کالا افسر — حلقہ مار سے ہے تشبیہ بالا کا افسر
اُس چشم پہ آنکھ پڑتے ہی ہمنے کہا — جادو بر حق ہے کرنے والا کا افسر
حاصل نہ دلوں کو آہ کچھ کام ہوئے — سو توڑ وہ دوستی کے پیغام ہوئے
اے شہرۂ حسن و عشق تیرا ہو برا — ہم دونوں کے نام مفت بدنام ہوئے
دل ہو جب تک عشق کا انکار کر سکتے نہیں — پردہ پہچے ہر تو ہم اقرار کر سکتے نہیں
مری اوقات کی کچھ اور ہی نقشہ اب اُس بن ہے — نہ وہ چرچا نہ وہ باتیں نہ وہ راتیں نہ وہ دن ہے
جو مہِ عید سے بھی ہمکو سہانے لگتی ہیں — عید کو بھی وہ کہاں آ سکے گلے لگتی ہیں
کئی دن بعد جانے پر خفا جس سے کہ الفت ہو — غضب ہے اسکا یہ کہنا کہ کتنے بیمروت ہو
شبِ ہجراں نہیں بلا سے یہ — صبح ہوتی نہیں ہے۔ کیا ہے یہ
اسکی بے رحمی پہ آنسو جو رہے بہتے ہو — لوگ کہتے ہیں کہ کیوں ہم نے سمجھے ہو تم
کیوں فلک یہ بھی نہ تو دیکھ سکا ہو ظالم — گر نہ ملتے تھے پر اک شہر میں تو رہتے ہم
شبِ فرقت کی حقیقت کوئی کیا جانے ہے — جس خرابی سے کٹی رات خدا جانے ہے
کسی مشتاق کا یہ خط ہے جسے کیر لپیٹا ہی — کہ جوں جوں اسکو کھولے وہ لپٹا ہی جاتا تھا
حد سے افزوں چشمِ نم کی خونفشانی ہو چکی — گر یہی رونا ہے تو بس زندگانی ہو چکی

[illegible]

[illegible]

بات ہو اول تو وہ کرتا نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انگریزوں کے ہاتھ اک قفس میں ہیں اسیر [illegible]

[illegible] بنگالے [illegible] جیسے یہ پورب [illegible]

[illegible] کیا ہلاک انفعال سے ہمیں | کہو یا دنیا سے اس محبت [illegible]

[illegible] ہم جراءت | مارا ہے تعلق طبیعت نے ہمیں

رفتار میں یہ کسی کی انداز کہاں | باتوں میں کسی کی ایسی آواز کہاں

خوبی ہے تمہیں پہ ختم محبوبی کی | یہ عشوہ کہاں کسی میں یہ ناز کہاں

ہم درد فراق سے جو گھبراتے ہیں | کہہ روتے ہیں گلہ سر کو ٹکراتے ہیں

دم پا بہ رکاب ہے ہمارا پیارے | آنا ہے تو آ ورنہ ہم جاتے ہیں

ہرچند کہ ہیں سیکڑوں دُنیا میں حسین / لیکن حق یہ ہے کہ ایک بھی تجھسا نہیں

تک دیکھیو اس طرف کو اللہ اللہ / کافر ہے لب جو پنکھڑی سا یہ کہیں ہو نہیں

اک صبح چلا تھا کل میں دل کے ہمراہ / جوں ہی نظر آیا اسکا کوچہ ناگاہ

دل ہولکے اُدھر کو یوں لگا کہنے لے / تیری یہ راہ اور سیدھی یہ راہ

اب گھر سے وہ اپنے کب صنم نکلے ہے / اور نکلے بھی تو بہت ہی کم نکلے ہے

اُسکی تو وہ چال اور اپنا یہ حال / اکدم جو نہ دیکھئے تو دم نکلے ہے

افسوس کہ جو نکالا دے گھر سے ہے / در پہ بیٹھوں تو دے اُٹھا دہسے ہے

میں دیکھوں جب اسکو تب یہی کہتا ہوں / صدقے گئے لڑ والے کوئی اسپر سے ہے

وہ ناز و ادا سے اُسکا آنا ہے ہے / اور آکے کسیکو چھیڑ جانا ہے ہے

ہونٹوں کی پھڑک دکھا کے تیوری کو چڑھا / دانتوں سے تلے ہونٹ دبانا ہے ہے

ایسی مری دل کو بیقراری کب تھی / خوابی جیسے وصل میں میسر سب تھی

کہتا تھا کچھ اُس سے اور کچھ سنتا تھا / دو دن کی ہجر میں ایک پہر بھی شب تھی

عبارت خاتمہ دیوان

کلیات جرات جو ایک مدت سے کمیاب ہو رہا تھا اسکی اشاعت کا قصد راقم حروف کو بعض وجوہ سے تھا لیکن بمصداق کل امر مرہون باوقاتہا اسوقت تک اسکے پورا ہونے کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی کلیات جرات کا ایک انتخاب مطبع نظامی میں ۱۲۸۵ھ میں چھپا تھا۔ اسکے بعد ۱۳۰۰ھ میں پورا کلیات بڑی تقطیع پر مطبع ادبی رکاب نادر فرنگی محل میں طبع ہوا ان مطبوعہ نسخوں کے علاوہ ایک اور قلمی نسخہ مولوی سید فخر الحسن صاحب فخر کی مہربانی سے کتب خانہ سے دستیاب ہوا۔ موجودہ انتخاب زیادہ تر کلیات جرات مطبوعہ مطبع کارنامہ سے ماخوذ ہے صرف دس پانچ غزلیں جو قلمی نسخے میں زیادہ تھیں وہ اور لے لی گئیں۔ حسب معمول اس دیوان میں بھی انتخاب اسطرح پر کیا گیا ہے کہ باوجود اختصار دیوان کی صورت قائم ہے یعنی اگرچہ منتخب غزلیں اصل غزلوں سے بلحاظ اشعار کم ہیں لیکن غزل کی حیثیت بجنسہ باقی رکھی گئی ہے۔

ممکن ہے کہ بعض غزلوں میں مطلع اور بعض میں مقطع بشکست رہ گیا ہو لیکن اس سے یہ فائدہ ہے کہ جو اصل میں تھے اول یہ کہ غزل کی صورت مکمل رہیگی دوسرے یہ کہ شاعر کا طرز کلام بھی کچھ نہ کچھ نمونہ انتخاب میں موجود رہیگا اور ناظرین کو شاعر کی اصل طرز شاعری کی دریافت میں مدد مل سکیگی۔ فقط حسرت موہانی